8

اِسلامیات

یکساں قومی نصاب 2022ء کے مطابق

عباسی مسجد، ضلع بہاولپور

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اِسلامیات

آٹھویں جماعت کے لیے

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

یکساں قومی نصاب 2022ء کے مطابق

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بُک بورڈ، لاہور

اس کتاب کو پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور نے یکساں قومی نصاب 2022ء کے مطابق Align کیا ہے۔ جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔
اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

منظور شدہ

متحدہ علما بورڈ، پنجاب، لاہور، بمطابق مراسلہ نمبر: ایم یو بی (پی سی ٹی بی / 5 / درسی کتب) 2022 / 36 مورخہ 09-06-2022

تمام مکاتبِ فکر کے علما کرام پر مشتمل، اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان (ITMP) کی مجوزہ کمیٹی کو وزارت وفاقی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت (MoFE&PT)، اسلام آباد نے مورخہ 20 اپریل 2017ء کو بمطابق مراسلہ نمبر 3(8)/2015/E-III نوٹی فائی کیا۔ اس کمیٹی نے ''دی علم فاؤنڈیشن، کراچی'' کے مرتب کردہ قرآنِ مجید کے ترجمے پر مکمل اتفاق کیا، جسے اس درسی کتاب میں استعمال کیا گیا ہے۔

ریویو کمیٹی

- علامہ ڈاکٹر راغب حسین نعیمی — ممبر اسلامی نظریاتی کونسل / مہتمم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو، لاہور
- مفتی شاہد عبید — استاذ الحدیث، جامعہ اشرفیہ، فیروز پور روڈ، لاہور
- ڈاکٹر حافظ حسن مدنی — ایسوسی ایٹ پروفیسر، انسٹیٹیوٹ آف اسلامک سٹڈیز، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
- علامہ ڈاکٹر محمد رشید ترابی — ڈائریکٹر، جامعۃ الواعظین، لاہور
- ڈاکٹر حارث مبین — ڈائریکٹر، ڈیپارٹمنٹ آف قرآن وسنہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
- ڈاکٹر محمد اکرم ورک — پروفیسر آف اسلامک سٹڈیز، گورنمنٹ گریجوایٹ کالج، سٹیلائٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ
- ڈاکٹر محمد اویس سرور — صدر شعبہ عربی و علوم اسلامیہ، گورنمنٹ اسلامیہ کالج فار بوائز، لاہور کینٹ
- ڈاکٹر سلطان سکندر — اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ اسلامیہ گریجوایٹ کالج، ریلوے روڈ، لاہور
- ڈاکٹر عبد الغفور — سینئر سکول ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول، مندر روڈ، چنیوٹ
- ڈاکٹر آصف جاوید — گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج فار بوائز، اوکانوالہ بنگلہ، چیچہ وطنی، ساہیوال
- فتح محمد — ایجوکیشن آفیسر، قائداعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، میانوالی
- تصدّق حسین — پرنسپل (ر)، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول، گروٹ، خوشاب
- ڈاکٹر فخر الزمان — سینئر ماہر مضمون، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

ماہر زبان

- پروفیسر طارق حبیب — شعبہ اُردو، سرگودھا یونیورسٹی، سرگودھا

تجرباتی ایڈیشن

نگران طباعت

- ڈاکٹر فخر الزمان — سینئر ماہر مضمون، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور
- محمد صفدر جاوید — معاون ماہر مضمون، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

- ڈائریکٹر (مسوّدات): محترمہ فریدہ صادق
- ڈپٹی ڈائریکٹر (گرافکس): سیدہ انجم واصف
- کمپوزنگ: عرفان شاہد، محمد اظہر
- لے آؤٹ اینڈ ڈیزائننگ: حافظ انعام الحق

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

فہرست

بابِ اوّل: قرآن مجید و حدیث نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

(الف) ترجمۂ قرآنِ مجید 1
(ب) حفظِ قرآن 2
(ج) حفظ و ترجمہ 5
(د) حدیثِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم 7
(ہ) دُعائیں (زبانی) 9

بابِ دوم: ایمانیات و عبادات

(الف) ایمانیات: (۱) تقدیر پر ایمان 11
(۲) عقیدہ آخرت 14
(۳) خشیتِ الٰہی 17
(ب) عبادات: (۱) زکوٰۃ کی فضیلت و اہمیت 20
(۲) حج اور اس کی عالمگیریت 23
(۳) اسلامی عبادات کے تقاضے اور اثرات 27

بابِ سوم: سیرت طیبہ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم)

(الف) عہدِ نبوی کے ماہ و سال (مدنی عہد)
(۱) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی دعوت و تبلیغ کی عالمگیریت و آفاقیت 30
(۲) غزوۂ خیبر 34
(۳) معرکہ مؤتہ 37
(۴) خصائص و شمائل 40
(ب) اسوۂ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اور ہماری عملی زندگی
(۱) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی معاشرتی تعلیمات (حجاب، عفت و پاکدامنی، اجازت طلب کرنا) 44

بابِ چہارم: اَخلاق و آداب

(الف) مساوات 47
(ب) اخوتِ اسلامی اور اتحادِ ملّی 50
(ج) بُری عادات سے اجتناب (۱) بدگمانی سے پرہیز 53
(۲) حرص و طمع کی ممانعت 56

بابِ پنجم: حسن معاملات و معاشرت

(۱) حقوق العباد 59
(۲) خرید و فروخت کے احکام و آداب 63

بابِ ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

(الف) امہات المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ 66
(ب) حضرت سیدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ 71
(ج) صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ 74
(د) صوفیہ کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ 78
(ہ) علما و مفکرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ 82
(و) فاتحین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ 86

بابِ ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

(الف) امر بالمعروف و نہی عن المنکر (دعوت و تبلیغ) 91
(ب) ذرائع ابلاغ کا استعمال 94

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

باب اوّل

قرآنِ مجید و حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

(الف) ترجمہ قرآنِ مجید

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ منتخب سورتوں کے ترجمہ کو سمجھ سکیں۔
- ☆ ان سورتوں کے پس منظر اور ان میں بیان کردہ تعلیمات کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ کلمہ اور اس کی اقسام (اسم، فعل، حرف) بیان کر سکیں اور منتخب سورتوں کے قرآنی الفاظ کی پہچان ان بنیادوں پر کر سکیں۔
- ☆ ان سورتوں میں بیان کردہ تعلیمات کو سمجھ کر ان پر عمل کر سکیں۔

جماعت ہشتم میں طلبہ ترجمۃ القرآن المجید کے مضمون کے تحت ترجمہ قرآن مجید کا درج ذیل نصاب پڑھیں گے:

سُوْرَۃُ الزُّخْرُف سے سُوْرَۃُ الْجَاثِیَة
سُوْرَۃُ قٓ سے سُوْرَۃُ الْوَاقِعَة
سُوْرَۃُ الْمُلْكِ سے سُوْرَۃُ الْمُرْسَلَات
سُوْرَۃُ یُوْسُف

قرآنِ مجید کی روشنی میں درج ذیل انبیاء کرام عَلَیْهِمُ السَّلَامُ کا تعارف:
حضرت یوسف عَلَیْهِ السَّلَامُ (سُوْرَۃُ یُوْسُف مکمل)
حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ (سُوْرَۃُ مَرْیَم، آیت 01 تا 40)

ترجمہ قرآن مجید کی تعلیم کے لیے الگ سے پیریڈ مختص کیے جائیں گے اور اس کا امتحان بھی الگ سے ہوگا، جس کے لیے کل نمبر پچاس مقرر کیے گئے ہیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- ☆ طلبہ انبیاء کرام عَلَیْهِمُ السَّلَامُ کے قصص سے متعلق چند معلومات تلاش کر کے لائیں اور ہم جماعت ساتھیوں کو بتائیں۔
- ☆ ترجمہ قرآن مجید کی کتاب کو ذوق و شوق سے پڑھیں اور اس میں دی گئی سرگرمیوں کو عمل میں لائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- ☆ طلبہ کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے ترجمہ قرآن مجید میں پڑھی گئی سورتوں کے اہم نکات کی فہرست بنوائیں۔
- ☆ ترجمہ قرآن مجید کی تعلیم کا سلسلہ پورا سال جاری رکھیں۔
- ☆ طلبہ کی قراءت کی درستی کے لیے طلبہ کو کسی معروف قاری کی آواز میں قراءت سنوائیں۔
- ☆ مسابقہ حسن قراءت کروائیں اور بہترین کارکردگی کے حامل طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

(ب) حفظِ قرآن

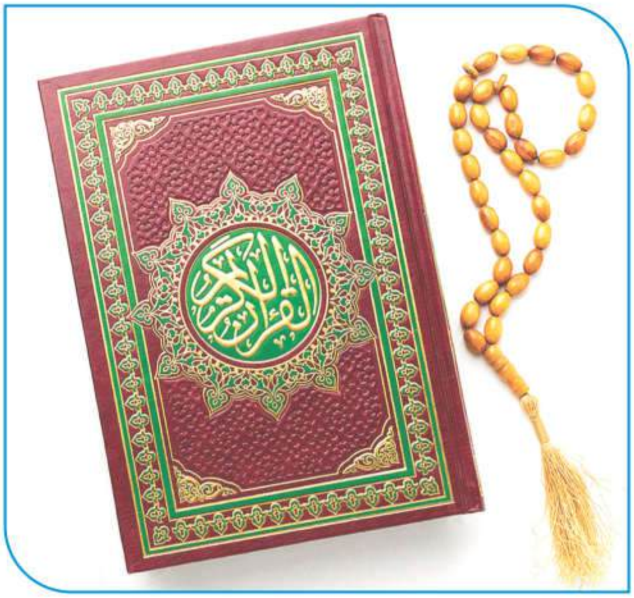

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ درست تلفظ اور تجوید کے قواعد کے مطابق حفظ کر سکیں۔
- ☆ سبق میں دی گئی سورتوں کو درست تلفظ، تجوید اور لہجہ کے ساتھ حفظ کر سکیں۔
- ☆ مذکورہ سورتوں کو نماز اور نماز کے علاوہ زبانی پڑھ سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

سُوْرَةُ الْبَلَدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِیْ كَبَدٍ ؕ﴿۴﴾ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ ۘ﴿۵﴾ یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ﴿۶﴾ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ
یَرَهٗۤ اَحَدٌ ؕ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَیْنَیْنِ ۙ﴿۸﴾ وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَیْنِ ۙ﴿۹﴾ وَ هَدَیْنٰهُ النَّجْدَیْنِ ۚ﴿۱۰﴾
فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۖ﴿۱۱﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ؕ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ
مَسْغَبَةٍ ۙ﴿۱۴﴾ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ؕ﴿۱۶﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ؕ﴿۱۷﴾ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ؕ﴿۱۸﴾ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا
هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْــَٔمَةِ ؕ﴿۱۹﴾ عَلَیْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۠﴿۲۰﴾

NOT FOR SALE - PESRP

سُوْرَةُ الشَّمْسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ﴿١﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ﴿٢﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ﴿٣﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ﴿٤﴾
وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ﴿٥﴾ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ﴿٦﴾ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ﴿٧﴾ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا
وَتَقْوٰىهَا ﴿٨﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ﴿٩﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴿١٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ﴿١١﴾ اِذِ
انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوْهُ
فَعَقَرُوْهَا ۙ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿١٥﴾

سُوْرَةُ الَّيْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴿١﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ﴿٢﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ﴿٣﴾ اِنَّ سَعْيَكُمْ
لَشَتّٰى ﴿٤﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ﴿٥﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿٦﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ﴿٧﴾ وَاَمَّا
مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ﴿٨﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿٩﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿١٠﴾ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ
مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ﴿١١﴾ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿١٢﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿١٣﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا
تَلَظّٰى ﴿١٤﴾ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿١٥﴾ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿١٦﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿١٧﴾
الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿١٩﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ
الْاَعْلٰى ﴿٢٠﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿٢١﴾

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

سُوْرَةُ الضُّحٰى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ الضُّحٰى ﴿۱﴾ وَ الَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى ﴿۳﴾ وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ
الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿۶﴾ وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا
فَهَدٰى ﴿۷﴾ وَ وَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿۸﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا
تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ وَ رَفَعْنَا لَكَ
ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿۷﴾ وَ اِلٰى
رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

سرگرمیاں برائے طلبہ

- ☆ مقابلہ حسن قراءت کروایا جائے اور بہترین قراءت کرنے والے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
- ☆ زیرِ نظر کتاب میں دی گئیں سورتوں کو زبانی یاد کریں اور جماعت میں ایک دوسرے کو سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- ☆ تجوید کے اصولوں پر مبنی کسی معروف قاری کی قراءت سمعی و بصری ریکارڈنگ (آڈیو یا ویڈیو ریکارڈنگ) طلبہ کو سنوائیں اور طلبہ سے مشق کروائیں۔

NOT FOR SALE - PESRP

(ج) حفظ و ترجمہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ سبق میں دی گئی دعاؤں کو مع ترجمہ حفظ کر سکیں اور ان کے معنیٰ و مفہوم کو یاد کر سکیں۔
- ☆ زیرِ نظر کتاب میں مذکور سبق میں دیے گئے اسمائے حسنیٰ مع معانی پڑھ سکیں۔
- ☆ مسنون کلمات مع مفہوم یاد کر کے روزمرہ زندگی میں پڑھنے کا معمول بنا سکیں۔
- ☆ سبق میں دی گئی دعاؤں کو اپنی روزمرہ زندگی بالخصوص نماز میں پڑھ سکیں۔

رحمت اور مغفرت کی دعا

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ
نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا
تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا ۥ وَ اغْفِرْ لَنَا ۥ وَ ارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى
الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

ترجمہ: اللہ کسی شخص پر اُس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتا اُس کے لیے (اجر) ہوگا جو (نیک عمل) اس نے کیا اور اس پر (وبال) ہوگا جو (بُرا عمل) اس نے کمایا۔ اے ہمارے ربّ! تُو ہماری گرفت نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں، اے ہمارے ربّ! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جیسا (بوجھ) تُو نے اُن پر ڈالا جو ہم سے پہلے گزر رہے ہیں، اے ہمارے ربّ! ہم پر وہ (بوجھ) نہ ڈال جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اور ہم سے درگزر فرما اور ہماری بخشش فرما اور ہم پر رحم فرما، تُو ہمارا کارساز ہے پس کافر قوم کے مقابلہ میں ہماری نصرت فرما۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة :286)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾ وَ يَسِّرْ لِيْۤ اَمْرِيْ ﴿۲۶﴾ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿۲۸﴾

ترجمہ: اے میرے ربّ! میرے لیے میرا سینہ کھول دے اور میرے لیے میرا کام آسان بنا دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔ (سُوْرَةُ طٰهٰ :25 تا 28)

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

دشمن پر غلبہ پانے کی دعا

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿١٧٣﴾ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنِ: 173) **ترجمہ:** ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

حضرت یونُس علیہ السّلام کی دعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ (سُوْرَۃُ الْاَنْبِيَاء: 87)

ترجمہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک ہے بے شک میں ہی نقصان کاروں میں سے ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کے کلمات

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ (صحیح مسلم: 6913)

''اللہ کی حمد و تسبیح بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد اور اس کی رضا کے بقدر نیز اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر''۔

اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى

اَلْبَاعِثُ	اٹھانے والا، موت کے بعد مردوں کو زندہ کرنے والا	اَلْوَلِيُّ	سرپرست و مددگار
اَلشَّهِيْدُ	حاضر، جو سب کچھ دیکھتا اور جانتا ہے	اَلْحَمِيْدُ	مستحقِ حمد و ستائش
اَلْحَقُّ	جس کی ذات و وجود اصلاً حق ہے	اَلْمُحْصِيْ	سب مخلوقات کے بارے میں پوری معلومات رکھنے والا
اَلْوَكِيْلُ	کارسازِ حقیقی	اَلْمُبْدِئُ	پہلا وجود بخشنے والا
اَلْقَوِيُّ	صاحبِ قوت	اَلْمُعِيْدُ	دوبارہ زندگی دینے والا
اَلْمَتِيْنُ	بہت مضبوط	اَلْمُحْيِيْ	زندگی بخشنے والا

سرگرمیاں برائے طلبہ

- ☆ طلبہ دی گئیں قرآنی دعاؤں کی خطاطی (کیلیگرافی) کریں اور ترجمہ خوش خط لکھیں۔
- ☆ طلبہ اپنے گھر والوں کو مذکورہ دعائیں سنائیں اور انھیں روزمرہ زندگی میں پڑھنے کو اپنا معمول بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- ☆ طلبہ کو سبق میں دیے گئے مسنون کلمات و اذکار کے فضائل بتائیں۔
- ☆ طلبہ کو مذکورہ دعائیں اور چھٹا کلمہ درست تلفظ اور تجوید کے قواعد کے مطابق زبانی یاد کروائیں۔

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(د) حدیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

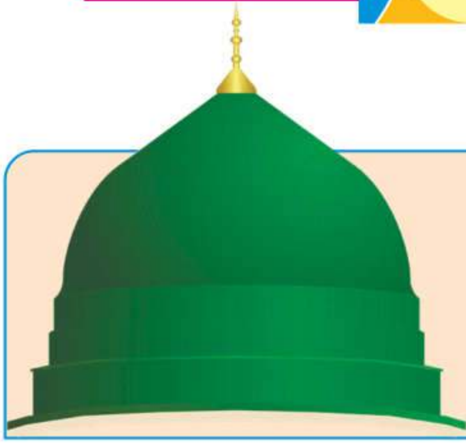

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ منتخب احادیث مع ترجمہ سمجھ کر پڑھ سکیں اور ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو سکیں۔
- ☆ زیرِ نظر کتاب میں مذکورا آٹھ مستند احادیث مبارکہ مع ترجمہ سمجھ سکیں۔
- ☆ مذکورہ احادیث کو سمجھ کر روزمرہ زندگی میں ان کی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

1 اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ (صحیح بخاری:9، مستدرک الوسائل، ج:8، ص:463)

ترجمہ: حیا ایمان کا حصّہ ہے۔

2 اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ (صحیح بخاری:2989، بحار الانوار، ج80، ص369)

ترجمہ: اچھّی بات کہنا بھی صدقہ ہے

3 اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا (صحیح بخاری:2446، جامع الاخبار، :ج14)

ترجمہ: ایک مومن دوسرے مومن کے لیے ایک عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصّہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔

4 اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ (صحیح بخاری:6023، الوافی، ج26، ص:163)

ترجمہ: جہنّم سے بچو، خواہ کھجور کا ٹکڑا صدقہ دے کر ہی

5 عَائِدُ الْمَرِيْضِ فِيْ مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ (صحیح مسلم:2568)

ترجمہ: مریض کی عیادت کرنے والا واپس آنے تک جنت کے درمیان گزرنے والی روش پر ہوتا ہے۔

NOT FOR SALE - PESRP

6 اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ (صحیح بخاری:7138، ارشاد القلوب ج1، ص184)

ترجمہ: تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے اپنی رعایا کے مُتعلّق باز پرس ہوگی۔

7 كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ (صحیح مسلم:7، بحار الانوار، ج14، ص494)

ترجمہ: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سُنی سنائی بات آگے منتقل کر دے۔

8 اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ (صحیح بخاری:10، وسائل الشیعۃ، ج12، ص278)

ترجمہ: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ طلبہ احادیثِ مبارکہ میں بیان کردہ تعلیمات کی روشنی میں بتائیں کہ وہ اپنی روزمرّہ زندگی میں ان تعلیمات کو کب اور کیسے عمل میں لا سکتے ہیں؟
☆ طلبہ احادیثِ مبارکہ میں بیان کردہ تعلیمات کو اپنی عملی زندگی کا حصّہ بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ طلبہ کو احادیثِ مبارکہ میں بیان کردہ تعلیمات پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

(ہ) دُعائیں (زبانی)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ☆ منتخب دعاؤں کو درست تلفُّظ کے ساتھ حفظ کر سکیں اور روز مرّہ زندگی میں موقع کی مناسبت سے پڑھنے کے عادی بن سکیں۔
- ☆ سبق میں دی گئیں دعاؤں کو درست تلفُّظ اور تجوید کے ساتھ یاد کر سکیں۔
- ☆ سبق میں دی گئیں دعاؤں کو یاد کر کے اپنی روز مرّہ زندگی میں پڑھنے کے عادی بن سکیں۔

''دُعا'' ایک جامع لفظ ہے، جو قرآن وحدیث کے متن میں ''بلانے اور مانگنے'' جیسے معانی میں استعمال ہوا ہے۔ بندہ جب اپنے خالق و مالک کو پکارتا ہے اور اس سے مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے خوش ہوتا ہے، اس لیے اس کی ایک صِفَت ''سَمِیْعُ الدُّعَاءِ ''یعنی'' دعا سننے والا'' ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے نہایت قریب ہے اور پکارنے والے کی دعا کو سنتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:186)

ترجمہ: میں (ہر) دعا کرنے والے کی دُعا قبول کرتا ہوں۔

حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دعا سے بڑھ کر کوئی چیز پسند نہیں ہے۔ (سنن ابن ماجہ:3829)

عافیت کی دعا

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا کہتے ہیں کہ حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ یہ دعا صبح وشام پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیا وآخرت میں معافی اور سلامتی مانگتا ہوں۔ (سنن ابن ماجہ:3871)

ہر معاملہ میں حُسنِ خاتمہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ

ترجمہ: اے اللہ تمام اُمور میں ہمارا انجام بہتر کیجیے اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا دیجیے۔ (مسندِ احمد: 5638)

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

لباس پہننے کی دعا

- جب کپڑے بدلنے لگیں تو کپڑے پہن کر یہ کلمات کہنے چاہییں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جس نے مجھے یہ پہنایا اور میری کسی قوّت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا فرمایا۔ (سنن ابی داود: 4023)

میزبان کے لیے دعا

- حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جب کسی کے پاس کھانا تناول فرماتے تو میزبان کے لیے یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

ترجمہ: اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا، آپ اسے کھلایئے اور جس نے مجھے پلایا، آپ اسے پلایئے۔ (مسند احمد: 2867)

آداب:-

دعا مانگتے ہوئے ہمیں جن آداب کا خیال رکھنا چاہیے ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- ☆ دعا کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنا۔
- ☆ قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا کرنا۔
- ☆ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا۔
- ☆ دعا کے شروع اور آخر میں درود شریف پڑھنا۔
- ☆ معتدل آواز سے دعا کرنا۔
- ☆ خُشوع و خُضوع کے ساتھ دعا کرنا۔
- ☆ ظاہری طور پر دعا قبول نہ ہونے کی صورت میں بے صبری کا مظاہرہ نہ کرنا۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- ☆ طلبہ دی گئیں دعاؤں کی فضیلت و اہمیت کے بارے میں آپس میں گفت گو کریں۔
- ☆ طلبہ کے درمیان مسنون دعاؤں اور اُن کا ترجمہ سننے کی مشق اور مسابقہ کروایا جائے جس میں صحتِ تلفُّظ کا اہتمام ہو۔
- ☆ مذکورہ دعائیں درست تلفُّظ اور تجوید کے قواعد کے مطابق زبانی پڑھیں۔

برائے اساتذہ کرام

- ☆ طلبہ کو سبق میں دی گئیں دعاؤں کی فضیلت و اہمیت کے بارے آگاہ کریں۔
- ☆ طلبہ کو مذکورہ دعائیں درست تلفُّظ اور تجوید کے ساتھ یاد کروائیں۔
- ☆ طلبہ کو مذکورہ دعائیں مناسب مواقع پر پڑھنے کی ترغیب دیں۔

NOT FOR SALE - PESRP
Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

باب دوم

اِیمانیات وعِبادات

(الف) اِیمانیات

(1) تقدیر پر اِیمان

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ تقدیر کے معنیٰ و مفہوم کو جان سکیں۔
- ☆ یہ سمجھ سکیں کہ عقیدۂ قضا و قدر کا انکار دینِ اسلام کی بنیادی تعلیمات کے منافی ہے۔
- ☆ عقیدۂ تقدیر کے تصوّر، اہمیت اور اقسام کو سمجھ سکیں۔
- ☆ تقدیر اور تدبیر کے باہمی تعلّق کی معرفت حاصل کر سکیں۔
- ☆ تعمیرِ کردار میں عقیدۂ تقدیر کے اثرات کو سمجھ سکیں۔
- ☆ عقیدۂ تقدیر پر ایمان پختہ کر کے دعا کا اہتمام کرنے والے بن سکیں۔
- ☆ عقیدۂ تقدیر کی روح کو سمجھ کر اللہ تعالیٰ پر توکّل کر کے اس کی رضا اور تقسیم پر راضی رہنے والے بن سکیں۔
- ☆ تقدیر کے متعلّق پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کر کے یہ جان سکیں کہ انسان اپنے اعمال اور فیصلوں کا خود ذمہ دار اور جواب دہ ہے۔

تقدیر کے لغوی معنیٰ ''مقرر کرنا اور طے کرنا'' کے ہیں۔ دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی چاہت کے مطابق ہوتا ہے اور اس کے علم و حکم کے مطابق انجام پاتا ہے۔ اسی بات پر یقین رکھنے کو عقیدۂ تقدیر کہتے ہیں۔

عقیدۂ تقدیر پر ایمان لانا دینِ اسلام کے بنیادی عقائد میں شامل ہے اور اس کا انکار دینِ اسلام کی بنیادی تعلیمات سے انکار کے مترادف ہے۔ عقیدۂ تقدیر ایمان کا اہم رکن ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

''اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ'' (سنن ابی داود: 4695)

ترجمہ: اِیمان یہ ہے کہ تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور اچھی اور بری تقدیر پر اِیمان لائے۔

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم پیدا فرمایا اور پھر اس سے قیامت تک آنے والی ہر چیز کی تقدیر لکھ دی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تقدیر کو آسمان اور زمین کی تخلیق سے پچاس (50) ہزار سال پہلے تحریر فرما دیا تھا۔ (صحیح مسلم: 2653)

تقدیر کی اقسام: 1۔ تقدیرِ مُبرَم 2۔ تقدیرِ مُعلَّق

تقدیر مبرم سے مراد وہ تقدیر ہے جو اللہ تعالیٰ کا آخری فیصلہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوحِ محفوظ پر لکھ دیا گیا ہے اور اس میں تبدیلی نہیں ہوتی۔

NOT FOR SALE - PESRP
Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

تقدیرِ مُعلّق سے مراد وہ تقدیر ہے جو انسان کے نیک عمل اور دعا کی وجہ سے بدل دی جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یَمۡحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَ یُثۡبِتُ ۚۖ وَ عِنۡدَہٗۤ اُمُّ الۡکِتٰبِ (سُوْرَۃُ الرَّعد: 39)

ترجمہ: اللہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور ثابت رکھتا ہے (جو چاہتا ہے) اور اُسی کے پاس اصل کتاب ہے۔

اسی طرح نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ (جامع ترمذی: 2139) ترجمہ: دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے۔

حدیث مبارک میں ہے کہ صلہ رحمی اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے رزق اور عمر میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ (صحیح مسلم: 2557)

تدبیر اور تقدیر میں واضح فرق ہے۔ حصولِ مقصد کے لیے ظاہری اسباب اختیار کرنا تدبیر ہے اور دنیا میں وقوع پذیر ہونے والے تمام اعمال کو اللہ تعالیٰ کی چاہت کے تابع سمجھنا تقدیر ہے۔

تقدیر پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے معاملات اور افعال میں تدبیر یعنی حکمت عملی کو بھی اختیار کرنا چاہیے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے تدبیر اختیار کرنے کے پابند ہیں۔ ہمیں تدبیر اختیار کرکے معاملے کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہیے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

ترجمہ: تو عنقریب تم (وہ باتیں) یاد کرو گے جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اور میں اپنا معاملہ اللہ کے حوالہ کرتا ہوں بے شک اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْغَافِر: 44)

ہمیں اپنے معاملات کی بہتری اور مشکلات سے نکلنے کے لیے نیک اعمال اور دعا کا اہتمام کرنا چاہیے اور پھر اللہ تعالیٰ سے بہتری کی امید رکھنی چاہیے۔ تقدیر سے متعلق ان تعلیمات سے لاعلمی کی وجہ سے بعض لوگ تقدیر کے حوالے سے شکوک و شبہات کا شکار ہوجاتے ہیں۔ تاریخ میں ایک گروہ نے تقدیر کا انکار کرتے ہوئے انسان کو مطلق طور پر خود مختار قرار دیا اور اعتقاد رکھا کہ افعال و اُمور کی انجام دہی انسان کے مکمل اختیار میں ہے اور تقدیرِ الٰہی کو اس میں کوئی دخل نہیں، یہ لوگ قَدرِیَّہ کہلائے۔ اس کے مقابل دوسرے گروہ نے انسان کو بالکل مجبور قرار دیا، ان کے مطابق انسان خود کچھ نہیں کرسکتا، یہ لوگ جَبرِیَّہ کہلائے۔

تقدیر و تدبیر کی اس بحث میں راہِ اعتدال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو کوشش کرنے اور تدبیر اختیار کرنے میں آزاد رکھا ہے۔ انسان کے پاس اس کے سوا کوئی راستہ نہیں کہ وہ امورِ دنیا کی انجام دہی کے لیے عقل اور تجربے کی روشنی میں تدابیر اختیار کرے لیکن تدبیر کی کامیابی اللہ تعالیٰ کے اِذن اور حکمت کی مرہونِ منّت ہے۔

انسان تدبیر کا پابند ہے، لیکن اس کا بھروسا اپنی تدبیر کے بجائے اللہ تعالیٰ پر ہونا چاہیے۔ تقدیر پر ایمان سے یہ لازم نہیں ٹھہرتا کہ انسان زندگی کے تمام معاملات میں بے اختیار ہے اور اس کے پاس اچھائی اور برائی کا کوئی اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن و سنّت کی تعلیمات میں رہتے ہوئے انسان کو عمل اور ارادے کی آزادی عطا فرمائی ہے۔ ہر شخص اپنے اعمال میں خود مختار ہے وہ اپنی مرضی سے اچھے یا برے اعمال سرانجام دیتا ہے۔

عقیدۂ تقدیر پر ایمان لانے سے انسانی شخصیت کی تعمیر ہوتی ہے، انسان کا اللہ تعالیٰ پر توکّل مضبوط ہوتا ہے، انسان فخر و غُرور سے اجتناب کرتے ہوئے اپنی کوشش کرتا ہے اور نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیتا ہے۔ تقدیر پر ایمان دراصل مومن کے لیے بڑا ہتھیار ہے کہ وہ کسی قسم کی ناامیدی اور مایوسی کا شکار نہ ہو، مشکل سے مشکل حالات میں بھی وہ صبر و رضا کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے کیوں کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق ہو رہا ہے۔

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

ہمیں اس سبق سے یہ درس ملتا ہے کہ ہم اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ پر کماحقہٗ بھروسا کریں اور راہِ اعتدال اختیار کریں، یہی دنیا اور آخرت کی کامیابی کا بہترین ذریعہ ہے۔

مشق

-1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) تقدیر کا لغوی معنیٰ ہے:

(ا) گرہ لگانا (ب) بند لگانا (ج) ضرب لگانا (د) طے کرنا

(ii) تقدیر کی اقسام ہیں:

(ا) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

(iii) اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی تخلیق سے کتنے ہزار سال پہلے تقدیر لکھ دی تھی؟

(ا) چالیس (ب) پینتالیس (ج) پچاس (د) پچپن

(iv) اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا فرمایا:

(ا) مٹی کو (ب) قلم کو (ج) روشنی کو (د) درخت کو

(v) تقدیر کو ٹال سکتی ہے:

(ا) دولت (ب) شہرت (ج) دعا (د) محنت

-2 مختصر جواب دیں۔

(i) تقدیر کا مفہوم بیان کریں۔
(ii) تعمیرِ کردار پر عقیدۂ تقدیر کے کوئی سے دو اثرات لکھیں۔
(iii) تقدیر کے بارے میں ایک حدیث مبارک لکھیں۔
(iv) تدبیر اور تقدیر میں کیا فرق ہے؟
(v) تقدیر کی اقسام لکھیں۔

-3 تفصیلی جواب دیں۔

(i) عقیدۂ تقدیر پر ایک مفصل نوٹ لکھیں؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ تقدیر سے مُتَعلّق سوال کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی جانب سے دیے جانے والے جواب کا مذاکرہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنْ میں مذکور آیت مبارکہ طلبہ کو سمجھائیں (وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ﴿۴۴﴾)

☆ توکّل اور تدبیر کے صحیح تصوّر سے آگاہی کے لیے طلبہ کو معلومات فراہم کریں۔

☆ تَوَكُّلُ عَلَى اللّٰه کے موضوع پر جماعت میں مذاکرہ کروائیں۔

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(2) عقیدۂ آخرت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ ''آخرت'' کے معنیٰ و مفہوم جان سکیں۔
- ☆ عقیدۂ آخرت کے تصوّر اور اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- ☆ حوضِ کوثر، شفاعت رسول کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور مقامِ محمود کے بارے میں جان سکیں۔
- ☆ میزان، صراط اور اعمال کے حساب و کتاب کے مراحل کو سمجھ سکیں۔
- ☆ یہ سمجھ سکیں کہ عقیدۂ آخرت کا انکار دینِ اسلام کی بنیادی روح کے منافی ہے۔
- ☆ جزا و سزا اور جنّت و جہنّم کے تصوّر کو سمجھ کر اس پر ایمان پختہ کر سکیں۔
- ☆ عقیدۂ آخرت کی روح کو سمجھ کر اپنی عملی زندگی اس کے مطابق گزار سکیں۔
- ☆ تعمیر کردار میں عقیدۂ آخرت کے نفسیاتی، معاشرتی، انفرادی اور اجتماعی اثرات کا جائزہ لے سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

''آخرت'' کے لفظی معنیٰ ''بعد میں آنے والی چیز'' کے ہیں۔ اصطلاح میں اس سے مراد موت کے بعد آنے والی زندگی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ عقیدۂ آخرت ایمان کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ قرآنِ مجید میں آخرت پر ایمان لانے کی بار بار تاکید آئی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة: 4)

ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔

قبر آخرت کی منزلوں میں سے سب سے پہلی منزل ہے۔ قبر میں انسان سے فرشتے، سوال کرتے ہیں، جن کو منکر نکیر کہتے ہیں۔ جب قیامت قائم ہوگی تو تمام انسان اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے، پھر انھیں کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس اَبدی زندگی کی کامیابی کا دار و مدار دنیا میں کیے گئے اعمال کی بنیاد پر ہوگا۔ گویا یہ دنیا ایک عارضی قیام گاہ ہے، جہاں ہمیں آخرت کی تیاری کے لیے بھیجا گیا ہے۔ ہم میں سے جو شخص اس دنیا میں نیک اعمال کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گزارے گا اسے روزِ قیامت متعدد انعامات سے نوازا جائے گا۔ ان میں سے ایک انعام قیامت کی ہولناک گرمی اور پیاس میں رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے ہاتھوں حوضِ کوثر سے سیراب ہونا ہے۔

''کوثر'' جنّت کے اس حوض کا نام ہے، جو حضور اقدس خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے تصَرُّف میں دیا جائے گا اور حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی امّت اس سے سیراب ہوگی۔ حوضِ کوثر سے سیراب ہونے والے خوش نصیبوں کو یہ بشارت دی گئی ہے کہ جو اس حوض سے پانی پی لیں گے وہ خوش بخت ہوں گے۔ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مومنین کو حوضِ کوثر سے سیراب ہونے کی نوید سنایا کرتے تھے۔

اسی طرح آخرت میں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو مقامِ محمود دینے کا بھی وعدہ فرمایا ہے، مقامِ محمود سے مراد ''مقامِ شفاعتِ کبریٰ''

NOT FOR SALE - PESRP

ہے۔محشر میں سب انسان جمع ہوں گے، یہ مرحلہ سب کے لیے انتہائی مشقّت اور پریشانی کا باعث ہوگا۔ اہلِ محشر مصیبت کے عالَم میں سفارش کے لیے باری باری حضرت آدم، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السّلام کے پاس جائیں گے، ہر نبی یہ جواب دے گا کہ تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ جب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے درخواست کی جائے گی تو آپ فرمائیں گے کہ اس منصب کا اہل میں ہی ہوں، پھر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو اذنِ شفاعت عطا ہوگا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی شفاعت سے حساب شروع ہوجائے گا۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو دیا گیا شفاعت کرنے کا یہ اعزاز مقامِ محمود ہوگا۔

نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سفارش پر اللہ تعالیٰ حساب کتاب شروع فرمادیں گے جس کے لیے ترازو نصب کیا جائے گا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ (سُوْرَۃُ الْاَنْبِيَاء: 47)

ترجمہ: اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو رکھیں گے تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا

قیامت کے دن جہنّم پر ایک پل نصب کیا جائے گا جسے حدیث مبارک میں ''جِسْرُ جهنم''یعنی''جہنّم کا پُل'' فرمایا گیا ہے۔ ہر انسان نے پُل صراط کے اوپر سے گزرنا ہے۔لوگ اپنے اعمال کے مطابق اس پل سے گزریں گے، جو شخص دنیا میں نیکیاں کرنے میں جلدی کیا کرتا تھا وہ اس پل سے فوری گزر جائے گا، اور جو شخص دنیا میں نیکیوں میں تاخیر کرتا ہوگا، اس کی برائیاں زیادہ ہوں گی اور اللہ تعالیٰ نے وہ برائیاں معاف نہیں کی ہوں گی، تو وہ اس پل کو عبور کرتے ہوئے جہنّم میں گر جائے گا۔ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو اس موقع پر یہ اعزاز عطا کیا جائے گا کہ سب سے پہلے آپ اس پل کو عبور کریں۔

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے سے انسان کی زندگی پر درج ذیل اثرات مرتّب ہوتے ہیں:

- ☆ عقیدۂ آخرت نیکی کا شوق اور برائی سے نفرت پیدا کرتا ہے۔
- ☆ عقیدۂ آخرت کا یقین انسان میں احساس ذِمّہ داری پیدا کرتا ہے۔
- ☆ عقیدۂ آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص اپنے فرائض اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھتا ہے۔
- ☆ اس عقیدے پر یقین کی وجہ سے انسان میں عمدہ اخلاق پیدا ہوتے ہیں اور اس کے کردار کی تعمیر ہوتی ہے۔
- ☆ عقیدۂ آخرت پر یقین سے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق انسان میں عبادت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

آخرت برحق ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا کی زندگی عطا کی ہے تاکہ ہم اپنی آخرت کی زندگی بہتر بنا سکیں۔ لہٰذا ہمیں دنیا میں نیک اعمال کے ذریعے سے آخرت کی بھرپور تیاری کرنی چاہیے تاکہ ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہوسکیں۔

مشق

-1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) آخرت کی زندگی سے مراد ہے:

(ا) بعد میں آنے والی (ب) ختم ہونے والی (ج) بار بار آنے والی (د) مرنے سے پہلے والی

(ii) جنّت کے حوض کا نام ہے:

(ا) کوثر (ب) محمود (ج) فردوس (د) نعیم

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(iii) نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو دیا گیا شفاعت کا اعزاز کہلاتا ہے:

(ا) ابدی معجزہ (ب) کوثر (ج) لواء الحمد (د) مقامِ محمود

(iv) قیامت کے دن اعمال کے وزن کے لیے نصب کیا جائے گا:

(ا) جھنڈا (ب) پُل (ج) ترازو (د) خیمہ

(v) عقیدۂ آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص زندگی گزارتا ہے:

(ا) ذمہ داری کے ساتھ (ب) شوق کے ساتھ (ج) جستجو کے ساتھ (د) دل چسپی کے ساتھ

-2 مختصر جواب دیں۔

(i) عقیدۂ آخرت سے کیا مراد ہے؟

(ii) عقیدۂ آخرت کے بارے میں ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں

(iii) عقیدۂ آخرت کے بارے میں ایک حدیث مبارک بیان کریں۔

(iv) حوضِ کوثر کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(v) سبق عقیدۂ آخرت میں ہمارے لیے کیا درس ہے؟

-3 تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن وسنّت کی روشنی میں عقیدۂ آخرت اور اس کے اثرات کو بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ اِیمانِ مُفَصّل، اِیمانِ مجمل اور ان کے ترجمے پر مبنی چارٹ بنائیں۔

☆ جنّت اور جہنّم سے متعلّقہ دو قرآنی آیات اور دو مستند احادیث مبارکہ مع ترجمہ لکھیں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی شفاعت کا حق دار بننے والے اعمال طلبہ کو بتائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

(3) خَشِیَّتِ الٰہی

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ خَشِیَّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت کے معنیٰ و مفہوم جان سکیں۔
- ☆ خَشِیَّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔
- ☆ اسوۂ نبوی، سیرت اہل بیت اطہار رضی اللہ عنھم، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے خَشِیَّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت کی مثالوں کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ یہ سمجھ سکیں کہ رضائے الٰہی کے حصول کے لیے خَشِیَّتِ الٰہی ایک اہم ذریعہ ہے۔
- ☆ خَشِیَّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت کی روشنی میں اعمالِ صالح کرنے والے بن سکیں۔
- ☆ برے عقائد، اعمال اور اخلاق سے اجتناب کرتے ہوئے اپنی روزمرہ زندگی کے اعمال سرانجام دے سکیں۔

''خَشِیَّت'' ڈر اور خوف کو کہتے ہیں اور خَشِیَّتِ الٰہی سے مراد ''اللہ تعالیٰ کا خوف'' ہے۔ ہر اس کام سے خود کو باز رکھنا جو اللہ کی ناپسندیدگی کا سبب بنے، خَشِیَّتِ الٰہی کہلاتا ہے۔ فکرِ آخرت اور خَشِیَّتِ الٰہی ایک دوسرے کو لازم ہیں۔

جو کام اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضا کے لیے کیا جائے اس میں تقویٰ، اخلاص اور خَشِیَّتِ الٰہی کا شامل ہونا نہایت ضروری ہے۔ جو انسان اپنے اندر خَشِیَّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت پیدا کر لیتا ہے، اس کے اعمال میں اخلاص اور تقویٰ پیدا ہو جاتا ہے۔ خَشِیَّتِ الٰہی دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضامن ہے اور ہر ڈر سے نجات دلانے والی ہے۔ جس اِنسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور آخرت کی فکر ہو وہ انسان کسی گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا اور اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے وقف کر دیتا ہے۔ اپنی عبادت کو دکھاوے اور ریاکاری سے پاک رکھتا ہے۔ خَشِیَّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت درحقیقت گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہیں، خَشِیَّتِ الٰہی دل سے گناہوں کے مَیل کو دھو ڈالتی ہے۔ دلوں میں اللہ کا خوف ہی انسان کو گناہوں سے باز رکھتا ہے۔ خَشِیَّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت انسان کے اعمال کی درستی کا ذریعہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں خَشِیَّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت اختیار کرنے والوں کی تعریف بیان کی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ (سُوْرَةُ الرَّعد: 21)

ترجمہ: اور وہ اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں اور برے حساب کا خوف رکھتے ہیں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ، آپ کے اہل بیت رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اور صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ خَشِیَّتِ الٰہی کی مجسّم تصویر تھے، سیّدہ فاطمۃ الزہرا رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا اور سیّدنا حسن و حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا نے خَشِیَّتِ الٰہی کے جذبات حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے وراثت میں پائے تھے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خَشِیَّتِ الٰہی کا یہ عالم تھا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرمایا کرتے تھے ''مجھے سورۃ ہود اور اس جیسی دیگر سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔'' (جامع ترمذی: 3297)

NOT FOR SALE - PESRP
Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

سیدہ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب بادل یا آندھی کے آثار دیکھتے تو آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا، مَیں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) لوگ تو بادل دیکھ کر خوش ہوتے ہیں کہ بارش ہوگی مگر میں دیکھتی ہوں کہ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) بادل دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں۔ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) نے فرمایا: اے عائشہ! کیا پتا اس آندھی میں کوئی ایسا عذاب پوشیدہ ہو جس سے ایک قوم ہلاک ہو گئی تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خَشِیَّتِ کا عالم یہ تھا کہ ایک دن میں ستر سے زائد مرتبہ استغفار کرتے اور اللہ سے بخشش طلب فرماتے۔ (صحیح بخاری: 6307)

نمازوں میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خَشِیَّتِ الٰہی کے بارے میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح گڑگڑاتے کہ آپ کے سینے سے اس کی آواز سنی جاتی تھی۔ (سنن ابی داؤد: 904)

سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خَشِیَّتِ الٰہی کا عالم یہ تھا کہ زندگی کے آخری برسوں میں مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیے۔ قیامت کے مواخذے سے بہت ڈرتے تھے۔

سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے تھے کہ مَیں یہ چاہتا ہوں کہ مرنے کے بعد مجھے دوبارہ نہ اٹھایا جائے۔ سیّدنا امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وضو فرماتے تو آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ زرد ہو جاتا، گھر والے عرض کرتے کہ آپ کو وُضو کے وقت کیا ہو جاتا ہے۔ فرماتے! کیا تم نہیں جانتے کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہونے والا ہوں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور اہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی زندگیوں کے خَشِیَّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت کے ان واقعات سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ ہمیں بھی خَشِیَّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت کو اپنی زندگی کا حصّہ بنانا چاہیے۔ وہ برگزیدہ ہستیاں ہو کر بھی اللہ تعالیٰ سے اس قدر ڈرتے تھے اور آخرت کی فکر کرتے تھے تو ہمیں بھی بہت فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں کثرت کے ساتھ نیک اعمال سرانجام دینے چاہییں اور برے اعمال سے بچنا چاہیے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) خَشِیَّتِ سے مراد ہے:

(ا) خوشی اور غم (ب) عدل و انصاف (ج) ناراضی اور پریشانی (د) ڈر اور خوف

(ii) خوفِ آخرت ذریعہ ہے:

(ا) باتوں سے بچنے کا (ب) بے خودی سے بچنے کا (ج) گناہوں سے بچنے کا (د) فضولیات سے بچنے کا

(iii) خَشِیَّتِ الٰہی کا نتیجہ ہے:

(ا) مال و دولت (ب) اطمینانِ قلب (ج) کفایت شعاری (د) انسان دوستی

NOT FOR SALE - PESRP

(iv) دنیا کی زندگی کا مقصد ہے:

(ا) آخرت کی تیاری　(ب) مال و دولت　(ج) عہدہ و مرتبہ　(د) دنیاوی کامیابی

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ''مجھے اس سورت نے بوڑھا کر دیا ہے'':

(ا) سورۃ ہود　(ب) سورۃ الکوثر　(ج) سورۃ الفلق　(د) سورۃ الناس

2- مختصر جواب دیں۔

(i) خَشِیَّتِ الٰہی سے کیا مراد ہے؟

(ii) فکرِ آخرت کے کوئی سے دو فائدے لکھیں۔

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ دن میں کتنی مرتبہ استغفار فرماتے؟

(iv) سیّدنا امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی خَشِیَّتِ الٰہی کی کیفیت بیان کریں۔

(v) سبق ''خَشِیَّتِ الٰہی'' سے ہمیں کیا درس ملتا ہے؟

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن وسنّت کی روشنی میں ''خَشِیَّتِ الٰہی'' کی وضاحت کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ

☆ طلبہ خَشِیَّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت کے موضوع پر باہمی مکالمہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ خَشِیَّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت کے متعلق دو قرآنی آیات مبارکہ اور دو مستند احادیث مبارکہ تلاش کروائیں اور جماعت میں پیش کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

(ب) عِبادات

(1) زکوٰۃ کی فضیلت واہمیت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ ''زکوٰۃ وعشر'' کے معنٰی ومفہوم جان سکیں۔
- ☆ زکوٰۃ کی فرضیت، اہمیت وفضیلت کو سمجھ سکیں۔
- ☆ زکوٰۃ ادا کرنے کے احکام وآداب کے بارے میں واقفیت حاصل کر سکیں۔
- ☆ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وعید اور نقصانات کو سمجھ سکیں۔
- ☆ یہ جان سکیں کہ نصابِ زکوٰۃ کیا ہے، کن اشیاء پر زکوٰۃ لازم اور کن چیزوں پر عشر لازم ہوتا ہے۔
- ☆ زکوٰۃ کے مصارف جان سکیں۔
- ☆ زکوٰۃ کے دینی، معاشی اور معاشرتی فوائد کا جائزہ لے کر اس کی اہمیت جان سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

''زکوٰۃ'' اسلام کا اہم رُکن ہے۔ قرآنِ مجید میں نماز کے ذکر ساتھ متعدد جگہ زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ زکوٰۃ کا لغوی معنٰی ہے ''پاک ہونا''۔ اصطلاح میں انسان کے خاص مال میں مقرر شرح کے ساتھ معین حصہ معین مصارف میں خرچ کرنا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔ عشر کا لغوی معنٰی ''دسواں حصہ'' ہے۔ اصطلاح میں زرعی پیداوار کی زکوٰۃ کو عشر کہتے ہیں۔ زکوٰۃ اور عشر اہم ترین عبادات ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ: 43) ترجمہ: نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

زکوٰۃ ناداروں کی کفالت اور دولت کی تقسیم کا عمل ہے۔ یہ ایسی عبادت ہے جو دل اور رُوح کا میل کچیل صاف کرتی ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کا مخلص بندہ بناتی ہے۔ زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی بے حساب نعمتوں کے اعتراف اور اس کا شکر بجالانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ جس مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے اللہ تعالیٰ نے اسے کئی گنا بڑھانے کا وعدہ فرمایا ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی ایک مسلمان کے لیے آخرت کی نعمتوں کے حصول اور عذابِ جہنّم سے نجات کا ذریعہ ہے، جس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی ایک مسلمان کو یاد دلاتی ہے کہ جو دولت وہ کماتا ہے وہ حقیقت میں اس کی ملکیت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امانت ہے۔

جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور مال اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کے بارے میں قرآن مجید میں وعید ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٤﴾ (سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ: 34)

ترجمہ: اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو آپ اُنھیں دردناک عذاب کی خوش خبری دیجیے۔

NOT FOR SALE - PESRP

نصابِ زکوٰۃ

مال کی کم از کم مقدار جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اسے ''نصاب'' کہتے ہیں، سونا، چاندی، نقدی، مالِ تجارت اور مویشیوں پر متعین شرائط اور شرح کے ساتھ زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔

بنیادی ضروریات مثلاً رہائش، مکان، لباس، کھانے پینے کی اشیا، گھریلو استعمال کے برتن، سواری کے جانور اور زیرِ استعمال گاڑیوں وغیرہ پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر زمین کو کاشت کرنے میں کاشت کار کی زیادہ محنت نہ لگے مثلاً بارش یا نہر وغیرہ سے سیراب ہو تو اس پر عشر کی شرح پیداوار کا دسواں حصہ لازم ہے اور اگر کاشت کار کو زیادہ محنت مثلاً کنوئیں یا ٹیوب ویل وغیرہ سے سیراب کرنا پڑے تو پیداوار کا بیسواں حصہ ہے۔ زرعی پیداوار کی زکوٰۃ، عشر کی صورت میں ادا کرنے کا حکم ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ (سُوْرَةُ الْاَنعام: 141)

ترجمہ: اس کے پھل میں سے کھاؤ جب وہ پھل لائے اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔

مصارفِ زکوٰۃ

مصارفِ زکوٰۃ سے مراد وہ مدّات اور لوگ ہیں جن کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ قرآنِ مجید میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے گئے ہیں: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِى الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ (سُوْرَةُ التَّوْبَة: 60)

ترجمہ: بے شک زکوٰۃ تو (صرف) فقرا اور مسکینوں اور اس (کی تحصیل و تقسیم) پر مامور کارکنان اور (اُن کے لیے ہے) جن کی تالیفِ قلب (مطلوب) ہو اور غلاموں کی آزادی میں اور قرض داروں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لیے ہے۔

زکوٰۃ کے دینی، معاشی اور معاشرتی فوائد

زکوٰۃ سے بہت سے معاشی اور معاشرتی فوائد حاصل ہوتے ہیں، یہ فوائد انفرادی اور اجتماعی سطح پر حاصل ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ دینے والے شخص کے اندر سے بخل ختم ہوتا ہے اور سخاوت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ کا مقصد مال دار لوگوں کے نفوس کو حرص و طمع کی گندگی سے پاک کرنا ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرے میں غربت کم ہوتی ہے۔ غریب لوگوں کے دلوں میں مال داروں کے بارے میں پایا جانے والا غصہ، حسد اور کینہ دور ہو جاتا ہے۔ جس مال کی زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے وہ مال پاک ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے والے کا مقام و مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند ہو جاتا ہے اور سماج میں بھی وہ ہر دلعزیز ہو جاتا ہے۔ اس کے مال میں برکت اور اضافہ ہوتا ہے، جب کہ وہ مال جو اس نے غربا و مستحقین کو دیا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتا اور ذخیرۂ آخرت بنا دیتا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے زکوٰۃ کے نظام کو فعال بنانا چاہیے تاکہ ہمارے معاشرے سے غربت وافلاس کا خاتمہ ہو سکے اور وہ ایک مثالی معاشرہ بن سکے۔

مشق

-1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) زکوٰۃ کا لغوی معنیٰ ہے:

(ا) پاک ہونا (ب) تقسیم ہونا (ج) خیرات کرنا (د) خرچ کرنا

(ii) زرعی پیداوار کی زکوٰۃ کو کہتے ہیں:

(ا) فطرانہ (ب) کفارا (ج) عشر (د) فدیہ

(iii) زکوٰۃ کے مصارف ہیں:

(ا) چار (ب) چھے (ج) آٹھ (د) دس

(iv) ''عشر'' کا معنیٰ ہے:

(ا) دسواں حصّہ (ب) بیسواں حصّہ (ج) تیسواں حصّہ (د) چالیسواں حصّہ

(v) دل جوئی کے لیے صدقات دیے جاتے ہیں:

(ا) غریبوں کو (ب) امرا کو (ج) قبائلی سرداروں کو (د) معاشرے کے بااثر افراد کو

-2 مختصر جواب دیں۔

(i) زکوٰۃ کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

(ii) کن اشیا پر زکوٰۃ لازم ہے؟

(iii) دو مصارفِ زکوٰۃ کے نام لکھیں۔

(iv) عُشر سے کیا مراد ہے؟

(v) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے بارے میں کیا وعید آئی ہے؟

-3 تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن وسنّت کی روشنی میں زکوٰۃ وعشر پر ایک تفصیلی مضمون لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ نصابِ زکوٰۃ اور مصارفِ زکوٰۃ کا چارٹ بنائیں۔

☆ جماعت میں اپنے جیب خرچ سے کی گئی مدد کا تذکرہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ طلبہ کو ایسے فلاحی اداروں کا دورہ کروائیں جو زکوٰۃ وصدقات سے چلتے ہیں۔

☆ طلبہ سے صدقات (واجبہ ونافلہ) کی صورتوں پر تبادلہ خیال کریں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

(2) حج اور اس کی عالمگیریت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ حج اور عمرہ کے معنیٰ اور مفہوم جان سکیں۔
- ☆ حج اور عمرے کا فرق سمجھ سکیں۔
- ☆ حج اور عمرے کے شرعی احکام، فضیلت اور استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے کی وعید سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ حج کی عالمگیریت، جامعیت، اور اُمّتِ واحدہ کے تصوّر کو سمجھ سکیں۔
- ☆ حج اور عمرے کے مناسک (شرائط، ارکان اور آداب) کے بارے میں واقفیت حاصل کر سکیں۔
- ☆ یہ جان سکیں کہ جس طرح حرمین شریفین میں نیک کام کرنے سے ثواب میں اضافہ ہو جاتا ہے اسی طرح گناہ کی سزا بھی بڑھ جاتی ہے۔
- ☆ روضہ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت کی فضیلت سمجھ سکیں۔
- ☆ حج کے روحانی، معاشی اور معاشرتی فوائد کا جائزہ لے کر استطاعت کی صورت میں حج اور عمرہ کرنے والے بن سکیں۔

''حج'' کا لفظی معنیٰ ''قصد یا ارادہ کرنا'' ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے مخصوص طریقے سے بیت اللہ کی زیارت اور خاص ایام میں مناسک حج ادا کرنا ہے۔ عمرہ بھی حج کی طرح ایک عبادت ہے لیکن حج اور عمرہ میں کچھ چیزوں میں فرق ہے۔ مثلاً حج ذوالحجہ کے مخصوص ایام کے علاوہ ادا نہیں ہو سکتا لیکن عمرہ پورے سال میں جب چاہیں ادا کر سکتے ہیں۔ میقات سے احرام باندھنا، طواف کرنا، مقام ابراہیم پر نوافل ادا کرنا، سعی کرنا اور بال کٹوانا عمرے کے مناسک کہلاتے ہیں۔ عورتوں کا احرام ان کا عام لباس اور مردوں کا احرام دو چادریں ہیں۔

حج ایک جامع عبادت ہے۔ حج ۹ ہجری میں فرض ہوا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں ایک بار حج اور چار عمرے ادا فرمائے۔ حج ہر عاقل، بالغ اور صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَان: 97)

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا (فرض) ہے جو کوئی بھی اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

حج اور عمرہ بے پناہ فضیلت والے اعمال ہیں۔ حج کے لیے صاحبِ استطاعت ہونے کی شرط کا مطلب یہ ہے کہ بندہ صحت مند ہو، سفر کے اخراجات رکھتا ہو اور راستہ پر امن ہو۔ جو لوگ استطاعت کے باوجود اس فریضے کو انجام نہیں دیتے، ان کے لیے سخت وعید ہے۔ حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جِسے کسی بیماری نے یا حقیقی ضرورت نے یا ظالم حکمران نے نہ روک رکھا ہو اور اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو چاہے یہودی (کی مثل) مرے یا نصرانی۔ (جامع ترمذی:812)

اسی طرح نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ ایک کے بعد دوسرا عمرہ درمیان کے تمام گناہ مٹا دیتا ہے اور حجِ مقبول کا بدلہ جنّت ہی ہے۔ جس نے حج کیا اور اس نے کوئی فحش اور بے ہودہ بات نہیں کی اور نہ ہی کوئی گناہ کا کام کیا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (جامع ترمذی :811,933)

حج کی عالمگیریت و جامعیت

حج ایک اجتماعی و عالمگیر عبادت ہے۔ پوری دنیا سے مسلمان اس مقدس فریضے کی ادائی کے لیے اسلام کے مرکز مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں۔ حج ایسی عبادت ہے جس میں تمام عِبادات کی روح موجود ہے، اس لیے اس کو جامع عبادت بھی کہتے ہیں۔ اس میں نماز کی طرح دعائیں کرنا، روزوں کی طرح بھوک پیاس کو برداشت کرنا اور خواہشات نفسانی کو روکنا، زکوٰۃ کی طرح مال خرچ کرنا اور جہاد کی طرح سفر کی مشکلات برداشت کرنا شامل ہے۔ حج تقوٰی و پرہیز گاری، عجز و نیاز، بندگی و سادگی، زہد و ایثار اور قربانی، صبر و استقامت، قناعت و توکّل کے حُصول کا بہترین ذریعہ ہے اور بندے کا اپنے مالک سے عشق کا والہانہ اظہار ہے۔

مناسکِ حج سے مراد وہ مخصوص افعال ہیں جن کا ادا کرنا حج کی تکمیل کے لیے ضروری ہے۔ ان میں سے کچھ افعال فرض ہیں، جیسے وقوفِ عرفہ اور طوافِ زیارت اور کچھ شرط کہلاتے ہیں جیسے احرام باندھنا اور نیت کرنا۔ احرام باندھ کر تمام لوگ ایک ہی نعرہ بلند کرتے ہیں جسے تلبیہ کہتے ہیں۔

''لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ . لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ . إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ . لَا شَرِيْكَ لَكَ''

ترجمہ: حاضر ہوں اے اللہ! حاضر ہوں مَیں، مَیں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، مَیں حاضر ہوں، تمام حمد تیرے ہی لیے ہے اور تمام نعمتیں تیری ہی طرف سے ہیں، بادشاہت تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ (صحیح بخاری: 1549)

حج کا طریقہ

عازمینِ حج 8 ذوالحج (یوم الترویہ) کو فجر کی نماز کے بعد احرام باندھ کر دو رکعت نماز پڑھتے ہیں اور حج کی نیت کرتے ہیں۔ اس کے بعد منیٰ کے میدان کی طرف نکل جاتے ہیں، منیٰ مکہ سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے، اگلے دن فجر کی نماز پڑھ کر حاجی وہاں سے میدانِ عرفات جاتے ہیں، جہاں حج کا مرکزی رکن وقوفِ عرفہ ادا کرتے ہیں، وقوفِ عرفہ کا معنیٰ ''عرفات کے میدان میں ٹھہرنا'' ہے، وہاں حج کا خطبہ سنا جاتا ہے، ظہر اور عصر کی نماز ادا کی جاتی ہے اور مغرب کا وقت شروع ہوتے ہی مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ روانہ ہوتے ہیں، وہاں رات کو پہنچ کر مغرب اور عشاء اکٹھی ادا کرتے ہیں، مزدلفہ کے میدان سے جمرات کو مارنے کے لیے کنکریاں چن لیتے ہیں اور فجر کی نماز ادا کر کے سورج نکلنے کا انتظار کیے بغیر منیٰ کی طرف روانہ ہوتے ہیں وہاں تین جمرات میں سے آخری جمرہ جس کو ''جمرہ عقبہ'' کہتے ہیں۔ سات کنکریاں مار کر قربانی کر کے حلق یا قصر کرواتے ہیں، حلق کا مطلب سر منڈوانا اور قصر کا مطلب بال چھوٹے کروانا ہے پھر حاجی احرام اتار کر غسل وغیرہ کر کے اپنا روزمرہ کا لباس پہن سکتے ہیں۔ 12 ذوالحجہ کی مغرب تک حاجی راتیں منیٰ میں ہی گزارتے ہیں اور ہر روز تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں مارتے ہیں، اسی دوران کسی بھی وقت حرمِ کعبہ جا کر طواف کر لیں تو حج مکمل ہو جاتا ہے، اس طواف کو ''طوافِ زیارت'' کہتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی 12 ذوالحجہ کو مغرب تک منیٰ سے روانہ نہ ہو سکے تو اسے 13 تاریخ کو بھی رَمی کرنا ہوگی اور اگر مغرب سے پہلے نکل

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

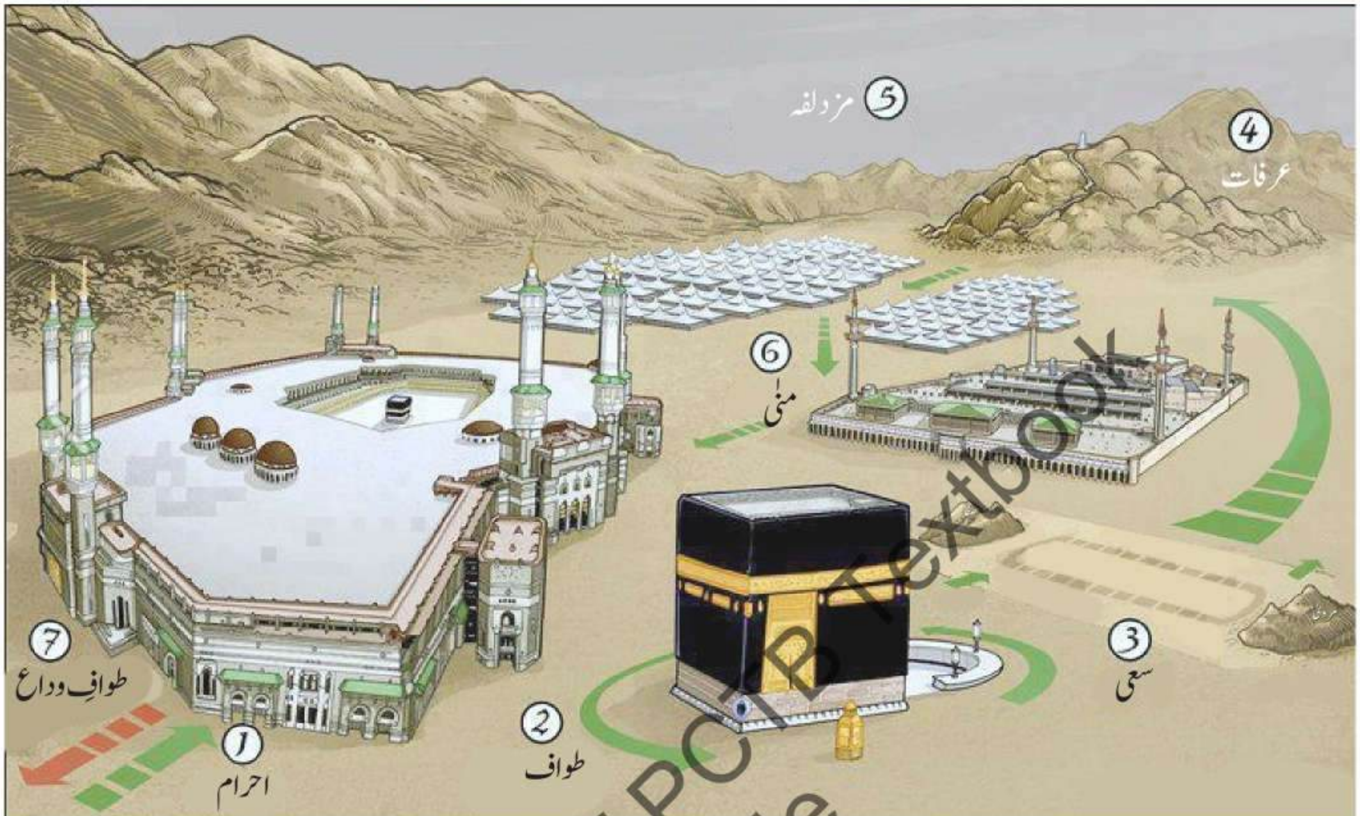

آیا تو بھی درست ہے۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو "حَرَمَین" کہا جاتا ہے اس کا مطلب "دو عزت والی جگہیں" ہیں۔ جو لوگ حج اور عمرہ کے لیے جاتے ہیں، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں دن گزارتے ہیں۔ مسجد نبوی خصوصًا ریاض الجنہ میں نوافل ادا کرتے ہیں۔ مسجد نبوی کے سامنے تاریخی قبرستان بقیع غرقد جس کو عرف عام میں "جَنَّۃ البقیع" کہا جاتا ہے اس میں مدفون اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم، صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور مشاہیرِ اسلام کی قبور پر بھی حاضری دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ دورِ نبوی کی مشہور و معروف مساجد، مسجد قُبا، مسجد قبلتین میں نوافل کی ادائی کے ساتھ ساتھ غزوۂ خندق کے تاریخی مقام اور شہدائے غزوۂ احد کی قبروں کی زیارت کرتے ہیں۔ مدینہ منورہ کے آس پاس کے علاقوں میں بہت سے تاریخی مقامات بھی ہیں جہاں حج اور عمرہ کرنے والے بغرض زیارت جاتے ہیں۔ حج عالمِ اسلام کے اتحاد اور مساوات کا مظہر ہے۔ حج کے موقع پر امیر و غریب کا فرق مٹ جاتا ہے، ایک دوسرے سے ملاقات، اخوّت و بھائی چارے اور اتّفاق و اتّحاد کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ حج کے موقع پر آپس کے تعلّقات، سیاست، تجارت، دفاع، تعلیم اور دیگر شعبوں میں تعاون اور ہم آہنگی کی فضا پروان چڑھتی ہے۔ حج کے آداب میں ہے کہ حاجی، حج کے موقع پر لڑائی جھگڑے، گالی گلوچ، فتنہ و فساد اور بے پردگی سے اجتناب کرے۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) "حج" کا لفظی معنٰی ہے:

(ا) قصد کرنا (ب) کام کرنا (ج) فرض کرنا (د) وصیت کرنا

NOT FOR SALE - PESRP

(ii) حج فرض ہوا:

(ا) چھے ہجری میں (ب) سات ہجری میں (ج) آٹھ ہجری میں (د) نو ہجری میں

(iii) حج کا مرکزی رکن ہے:

(ا) وقوفِ عرفہ (ب) آب زم زم پینا (ج) جنت البقیع جانا (د) تکبیر پڑھنا

(iv) مسلمان احرام باندھتے ہیں:

(ا) مزدلفہ سے (ب) منیٰ سے (ج) کوہِ صفا سے (د) میقات سے

(iv) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے عمرے ادا فرمائے:

(ا) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) حج کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں؟

(ii) حج کے بارے میں ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

(iii) مرد اور عورت کے احرام میں کیا فرق ہے؟

(iv) حج کے لیے صاحب استطاعت ہونے سے کیا مراد ہے؟

(v) حج کے دو ارکان تحریر کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) حج کا طریقہ بیان کریں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ تلبیہ کے کلمات کا چارٹ بنا کر جماعت میں مناسب مقام پر آویزاں کریں، متن اور ترجمہ یاد کر کے ایک دوسرے کو سنائیں۔

☆ مناسکِ حج اور عمرہ کی ترتیب پر مبنی فہرست بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ طلبہ کو مناسک حج اور عمرہ سے متعلق کوئی ویڈیو دکھائیں اور مناسک حج کی وضاحت فرمائیں۔

NOT FOR SALE - PESRP

(3) اسلامی عِبادات کے تقاضے اور اثرات

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

☆ ''عِبادت'' کے معنٰی اور حقیقی مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔ ☆ عبدیت (بندگی) کے وسیع مفہوم اور مقصد سے آگاہ ہو سکیں۔

☆ اسلام میں تمام عِبادات کے تصوّر اور مقاصد کو سمجھ سکیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی عبادت حقیقی روح کے مطابق کر سکیں۔

☆ بیان کر سکیں کہ زندگی کے تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتمُ النّبیّین صلّی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کے احکام کی اطاعت کرنا عِبادت ہے۔

''عبادت'' کا لُغوی معنٰی ''بندگی اور فرماں برداری'' ہے۔ جو شخص اللہ کی عبادت کرتا ہے اسے ''اللہ کا بندہ'' کہا جاتا ہے۔ اسلام دنیا کا واحد دین ہے، جس میں عبادت کا تصوّر سب سے زیادہ وسیع ہے۔ باقی مذاہب میں ایک خاص طرزِ عمل کو عبادت کا درجہ دیا جاتا ہے اور یہ عبادت خاص ایام کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے۔ جب کہ اسلام میں جہاں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ایک عبادت ہے وہاں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق کی ادائی بھی عبادت کے زمرے میں شامل ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے پڑوسیوں، رشتے داروں، غریبوں یا بے سہارا لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتا ہے اور ان کی مدد کرتا ہے تو یہ بھی عبادت میں شامل ہے۔ الغرض ہر وہ فعل جس کے سرانجام دینے سے اللہ تعالیٰ راضی ہو اور رسول اللہ خاتمُ النّبیّین صلّی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کی سنّت پوری ہو، عبادت کہلاتا ہے۔

اسلام جہاں انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیتا ہے وہاں انسان کو یہ بھی بتاتا ہے کہ زمین اور آسمان کی ہر چیز انسان کے لیے تخلیق کی گئی ہے۔ وہ اس دنیا میں ایک مکمّل معاشرتی زندگی بسر کرے، اس دنیا سے لاتعلّق ہو کر کسی کونے یا مسجد تک اپنے آپ کو محدود نہ کرے بلکہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا ذمّہ دار بندہ ہونے کی حیثیت سے معاشرے میں بھرپور کردار ادا کرتا رہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (سُوْرَةُ الذّاریات: 56)

ترجمہ: ''اور ہم نے انسان اور جن کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔''

اسلامی عبادات انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہیں۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اور نبی کریم خاتمُ النّبیّین صلّی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کے طریقے کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے۔

اسلامی عبادات کے اثرات

اسلام میں نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی عبادتیں فرض کی گئی ہیں۔ جس کے نتیجے میں انسان کی تربیت ہوتی ہے اور وہ زندگی کا ہر عمل سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔

☆ نماز انسان کے ذہن میں یہ احساس پختہ کرتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہے۔ نماز انسان میں فرض شناسی، ضبطِ نفس اور مساوات کے یقین کو پختہ کرتی ہے۔ انسان کو برائی سے بچاتی ہے، پابندیِ وقت اور احساسِ ذمّہ داری پیدا کرتی ہے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

☆ روزہ انسان کو عملی زندگی میں صبر کرنا سکھاتا ہے۔ روزے کی حالت میں مسلمان بھوک پیاس کے باوجود کچھ کھاتا پیتا نہیں ہے، گویا روزہ انسان کو نفس اور شیطان کی تابع فرمانی سے روکتا ہے اور اس میں ضبط و برداشت پیدا کرتا ہے۔ روزہ قانون کی پابندی اور دوسرے انسانوں سے ہمدردی اور غم گساری کے جذبات کو مضبوط کرتا ہے۔

☆ زکوٰۃ سے، مال پاک ہونے کے ساتھ ساتھ باہمی تعاون کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ جب انسان اپنے محنت سے کمائے ہوئے مال میں سے کچھ حصّہ دوسروں کو دیتا ہے تو اس کا دل کنجوسی اور بخل سے پاک ہو جاتا ہے۔

☆ حج سے انسان کو اطمینان قلب اور تقوی جیسی کیفیات نصیب ہوتی ہیں۔ حج کے موقع پر روحانی فوائد کے ساتھ ساتھ معاشی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں، حج کے موقع پر لاکھوں جانور قربان ہونے سے ان لوگوں کو بھی گوشت کھانے کا موقع ملتا ہے جو غربت کی وجہ سے اس سے محروم رہتے ہیں، حج کے موقع پر اجتماعی مساوات کا عملی نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔

اسلام کا تصوّرِ عبادت چند مخصوص اعمال تک محدود نہیں ہے بلکہ ہر جائز کام اگر اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مبارک طریقے کے مطابق کیا جائے تو وہ بھی عبادت بن جاتا ہے مثلاً، کھانا، پینا، اٹھنا، بیٹھنا، شادی، خوشی، غمی، ملازمت اور تجارت وغیرہ۔ اسلامی عبادات کا جامع تصوّر انسان کی پوری زندگی کو عبادت میں ڈھال دیتا ہے۔ انسان اس دنیا میں کی ہوئی عبادت کا بدلہ آخرت میں پائے گا۔

ہمیں ہر عبادت کو اس کے حقیقی پیغام کو سامنے رکھتے ہوئے انجام دینا چاہیے اور ہر عبادت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتِ مطہرہ کے مطابق ادا کرنی چاہیے۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) ''عبادت'' کا لغوی معنٰی ہے:

(ا) بندگی (ب) تعلیم حاصل کرنا (ج) پڑھنا (د) پڑھانا

(ii) اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کو پیدا کیا ہے:

(ا) نسل کی افزائش کے لیے (ب) زمین کی رونق کے لیے

(ج) اپنی عبادت کے لیے (د) خوش رہنے کے لیے

(iii) زکوٰۃ دینے سے انسان کا دل پاک ہو جاتا ہے:

(ا) بخل سے (ب) حسد سے (ج) کینہ سے (د) نفرت سے

(iv) اجتماعی مساوات کا عملی نمونہ ہے:

(ا) روزہ (ب) حج (ج) زکوٰۃ (د) صدقہ

NOT FOR SALE - PESRP

(v) عبادات کا جامع تصوّر انسان کی پوری زندگی کو ڈھال دیتا ہے:

(ا) مشقت میں (ب) راحت میں (ج) عبادت میں (د) محنت میں

-2 مختصر جواب دیں۔

(i) عبادت کا لغوی معنیٰ لکھیں۔

(ii) اسلامی تصوّرِ عبادت سے متعلق ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

(iii) انسان کی زندگی میں روزہ کا کیا مقصد ہے؟

(iv) نماز انسان کی زندگی میں کیا اثر رکھتی ہے؟

(v) عبادات کو کس طرح ان کی حقیقی روح کے مطابق ادا کیا جا سکتا ہے؟

-3 تفصیلی جواب دیں۔

(i) اسلام میں عبادات کا جامع تصوّر اور مقاصد بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

☆ طلبہ اسلامی عبادات کے تقاضے اور اثرات کے موضوع پر باہمی مکالمہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ طلبہ کو اسلامی عبادات کی اہمیت اور اثرات سے آگاہ کریں۔

☆ طلبہ کو پنج گانہ نماز کی ادائی کی ترغیب دیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

باب سوم

سیرتِ طیبہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

(الف) عہدِ نبوی کے ماہ وسال (مدنی عہد)

(ا) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت وتبلیغ کی عالمگیریت وآفاقیت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کی عالمگیریت اور آفاقیت کے متعلق جان سکیں۔
- ☆ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی جانب سے جزیرۃ العرب اور دیگر ممالک کے مختلف فرماں رواؤں کو بھیجے گئے سفرا اور دعوتی خطوط کی اہمیت جان سکیں۔
- ☆ سیرت طیبہ کی روشنی میں قومی اور بین الاقوامی تعلّقات کے اصولوں کو سمجھنے اور داعی اسلام بننے کا جذبہ پیدا کر سکیں۔
- ☆ حکمت وتدبر کی اہمیت سمجھتے ہوئے دعوت وتبلیغ میں افراط وتفریط سے بچ سکیں۔
- ☆ سُوْرَۃُ النَّحلِ کی آیت 125 کے تناظر میں دعوت وتبلیغ کی حکمت جان کر اسے اپنی عملی زندگی میں اپنا سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

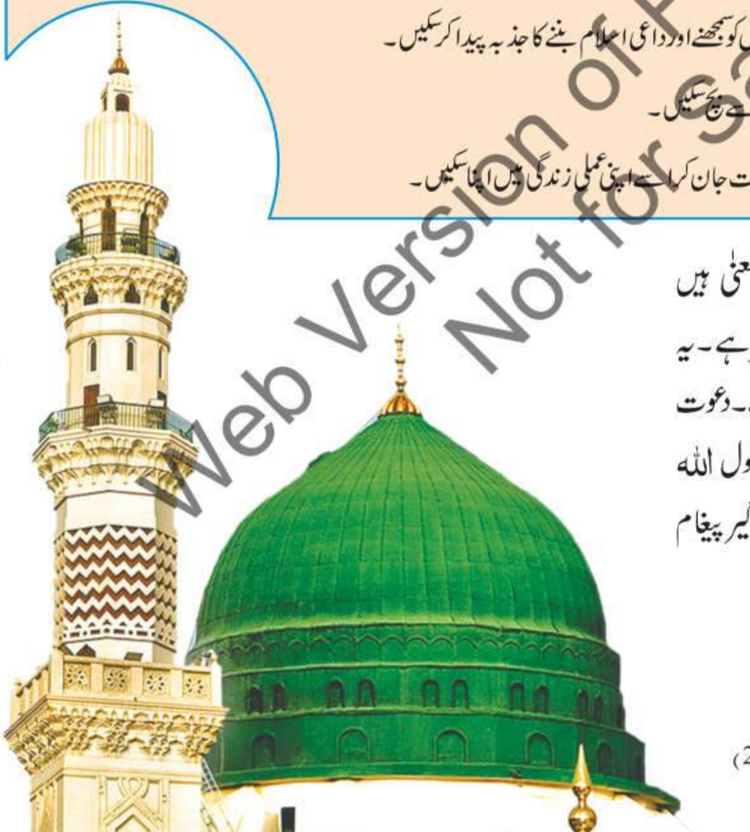

''دعوت'' کے لفظی معنیٰ ہیں ''بلانا'' اور تبلیغ کے لفظی معنیٰ ہیں ''پہنچانا''۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوّت آفاقی اور عالم گیر ہے۔ یہ نبوت رنگ ونسل کی تمیز کے بغیر پوری دنیا کی تمام مخلوقات کے لیے ہے۔ دعوت کی عالمگیریت کا مطلب عالم انسانیت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کی طرف بلانا ہے۔ اسلام ایک عالم گیر پیغام ہے اور محض کسی زمان ومکان تک محدود نہیں ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ (سُوْرَۃُ السَّبا: 28)

ترجمہ: اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کو تمام لوگوں کے لیے بھیجا ہے۔

NOT FOR SALE - PESRP

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے جب چالیس سال کی عمر میں اعلانِ نبوت فرمایا تو دعوتِ اسلام کے اس ابتدائی مرحلہ میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوبکر صِدّیق، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسلام لائے۔ اس دور کو خفیہ دعوتِ اسلام کا دور کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے قریبی رشتہ داروں کو دعوتِ اسلام دی، اس مرحلہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی مدد فرمائی۔ اس کے بعد دعوتِ عام کے مرحلہ میں آپ نے اہلِ مکہ کو دعوتِ اسلام دی۔ جس کے نتیجے میں آپ کو کامیابیاں بھی ملیں اور مشکلات بھی پیش آئیں۔ مشکلات میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے صبر اور برداشت سے کام لیا اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا رکھا۔

انھی مشکلات کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دو مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ آخر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام مکہ مکرمہ سے باہر مدینہ منورہ پہنچا۔ مدینہ طیبہ میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے مؤاخاتِ مدینہ، میثاقِ مدینہ اور دیگر معاہدات کے ذریعے سے ریاست مدینہ کی داخلی مضبوطی کے بعد دعوت اسلام کو حجاز سے باہر پہنچانے کا فیصلہ فرمایا اور دیگر ممالک تک کلمہ اسلام پہنچا کر اپنا فرضِ منصبی بخوبی سرانجام دیا۔ دعوتِ اسلام کے اسی مرحلہ میں آپ نے مختلف بادشاہوں اور سرداروں کی طرف سفیر روانہ فرمائے اور خطوط بھی لکھے۔ ان خطوط کو مختلف حکمرانوں تک پہنچانے کے لیے نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے چند جاں نثار ساتھیوں کا انتخاب فرمایا۔ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے یہ سفیر نہایت ذہین و فطین، معاملہ فہم اور فصیح و بلیغ گفت گو کرنے والے تھے۔ صلح حدیبیہ، ۶ ہجری کے بعد ۷ ہجری میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے مختلف بادشاہوں کو خطوط لکھے۔

سفیرانِ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم میں سیدنا عمرو بن اُمیہ الضَّمرِی، علاء بن حضرمی، عبد اللہ بن حُذافہ سہمی، دِحیہ کلبی، حاطِبْ بن ابی بلتعہ، عمرو بن عاص، سُلَیط بن عمرو، شجاع بن وہب، مہاجر بن ابی امیہ اور سیدنا سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں۔ اسلام کی دعوت دینے کے لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے جن بادشاہوں اور رئیسوں کو تبلیغی خطوط لکھے ان میں نجاشی، شاہ حبشہ، مُقَوقِس، شاہ مصر، کِسریٰ (شاہ ایران)، قیصر (شاہ روم)، مُنذر بن ساوٰی حاکم بحرین، ہَوذَہ بن علی حاکم یمامہ، حارِث بن ابی شمر غسانی حاکم دمشق، اور جَیفَر شاہِ عمان شامل ہیں۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ان سفارتی مہمات اور خطوط کی بدولت بعض حکمرانوں نے اسلام قبول کیا، بعض نے اسلام سے صرف محبت و عقیدت کا اظہار کیا جب کہ بعض نے انتہائی سخت جواب دیا۔ اس طرح آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے خطوط سے نہ صرف اس دور کے حکمرانوں کو دعوتِ اسلام سے آگاہی حاصل ہوئی بلکہ وہ اسلامی ریاست کے احوال سے بھی باخبر ہو گئے اور انھیں معلوم ہو گیا کہ اب اسلام کا آفتاب طلوع ہو گیا ہے۔

ان خطوط کا طرزِ تحریر یہ تھا کہ ہر خط اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے شروع ہوتا یعنی بسم اللہ لکھی جاتی، پھر رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا نام مبارک اور اس کے بعد اس شخص کا نام لکھا جاتا جس کی طرف خط روانہ کیا جا رہا تھا۔ حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی طرف سے بھیجے گئے تمام خطوط میں نہایت آسان، سادہ اور مختصر الفاظ کا استعمال کیا گیا۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے خطوط اور دیگر دعوتی سرگرمیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے دعوت و تبلیغ کے ہر مرحلہ پر حکمت و تدبُّر سے کام لیا۔ مخاطب سے گفت گو کرتے ہوئے کبھی کلام کو بے جا طول نہیں دیا، چناں چہ ہر داعی اسلام کے لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی پیروی ضروری ہے۔ ہر داعی کو چاہیے کہ وہ اخلاص کی دولت سے مالا مال ہو۔ مخاطب کی زبان، ذہنی معیار کے مطابق اور خیر خواہی کے جذبات سے بات کرے۔ حکمت و تدبُّر کا تقاضا یہ بھی ہے کہ ضد سے اعراض کیا جائے، رضائے الٰہی کے حصول، اِعلائے کلمۃ اللہ جیسے حسین عظیم مقاصد کو مدِّنظر رکھا جائے اور اپنی طاقت کے مطابق دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا جائے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

دعوت وتبلیغ میں حکمت وبصیرت کی اہمیت کے حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (سُوْرَةُ النّحل:125)

ترجمہ: بلایئے اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور اُن سے اُس طریقہ سے بحث کیجیے جو بہترین ہو۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی اس دعوتی سرگرمی سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اسلام کی نشر واشاعت اور فروغ کے لیے بے مثال جدوجہد کی اور جوں ہی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو کچھ امن اور سکون میسر آیا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فوراً اسلام کو عالمی سطح پر فروغ دینے کے لیے پرامن انداز میں مختلف حکمرانوں کو قبولِ اسلام کی دعوت دی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی سُنّت سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ ہمیں اپنی بساط کی حد تک اسلام کے فروغ اور نشر واشاعت کی کوشش کرنی چاہیے۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) "دعوت" کے لفظی معنیٰ ہیں:

(ا) بلانا (ب) پیغام (ج) کام (د) کوشش

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اعلانِ نبوت فرمایا۔

(ا) 40 سال کی عمر میں (ب) 50 سال کی عمر میں (ج) 53 سال کی عمر میں (د) 63 سال کی عمر میں

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے بادشاہوں کے نام مختلف خطوط لکھے:

(ا) 7 ہجری میں (ب) 8 ہجری میں (ج) 9 ہجری میں (د) 10 ہجری میں

(iv) صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا:

(ا) 6 ہجری میں (ب) 7 ہجری میں (ج) 8 ہجری میں (د) 9 ہجری میں

(v) شاہِ حبشہ کا لقب تھا:

(ا) مُقوقِس (ب) نجاشی (ج) قیصر (د) کِسریٰ

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) دعوت وتبلیغ کا لغوی معنیٰ بیان کریں۔

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی دعوت کی عالمگیریت پر ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے جن بادشاہوں کو خطوط لکھے۔ ان میں سے دو کے نام لکھیں۔

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(iv) سفرائے رسول میں سے دو کے نام تحریر کریں۔

(v) داعیِ اسلام کے دو اوصاف تحریر کریں۔

3۔ **تفصیلی جواب دیں۔**

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کی عالم گیریت پر روشنی ڈالتے ہوئے دعوتی خطوط کی اہمیت بیان کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

☆ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی جانب سے مختلف ممالک کے فرماں رواؤں کو بھیجے گئے اہم نامہ ہائے مبارکہ کے مقامات، نقشے یا گلوب کے مدد سے واضح کرتے ہوئے ایک چارٹ بنائیں جس میں بھیجے گئے سفیر کا نام، بادشاہ یا امیر کا نام، جغرافیائی محل وقوع اور اس خط کے اثرات کو نمایاں کیا جائے۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کی عالمگیریت وآفاقیت پر مذاکرہ کرائیں۔

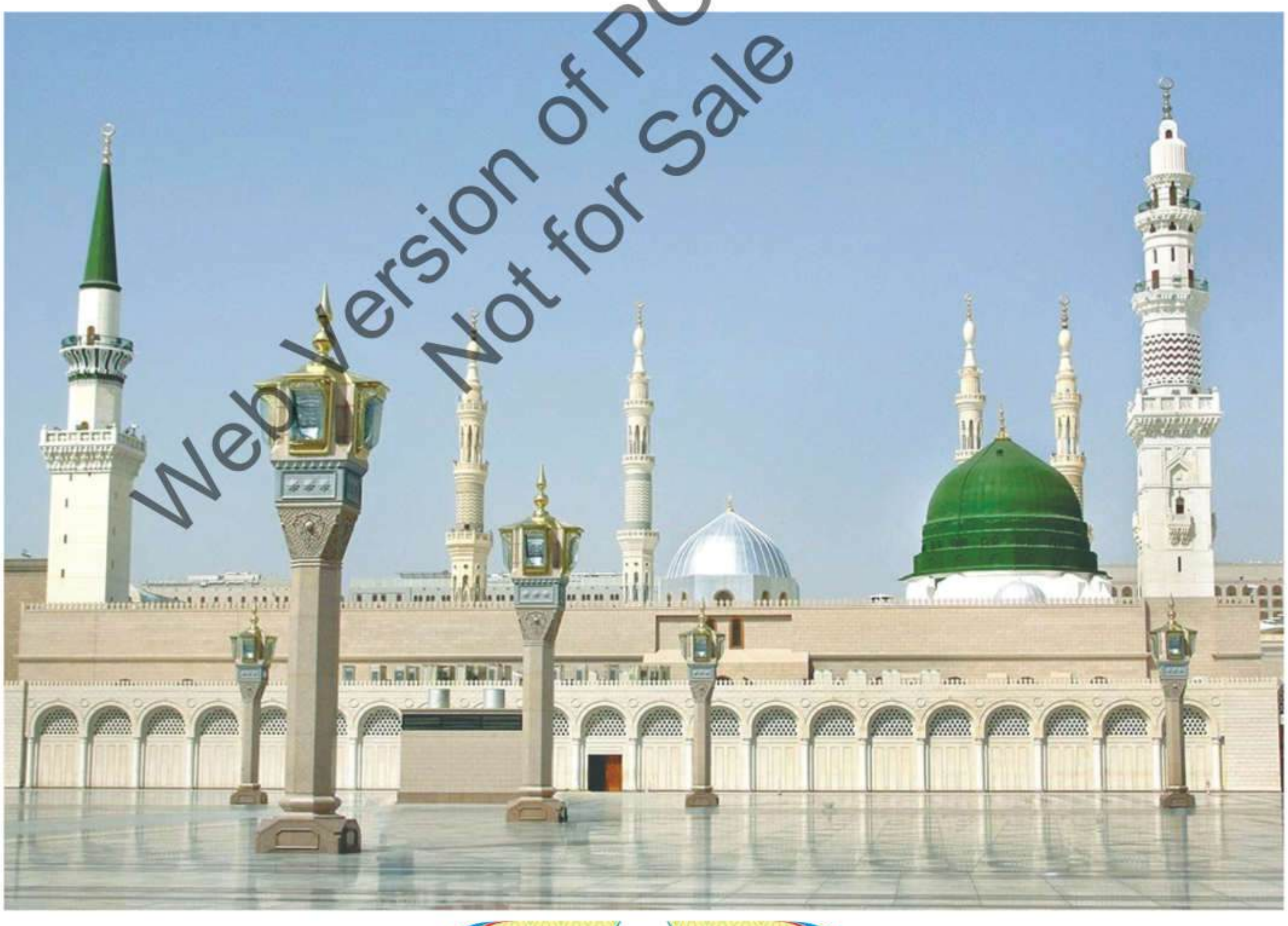

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

(2) غزوۂ خیبر

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ غزوۂ خیبر کا پس منظر، اسباب اور جنگی تیاری کے بارے میں جان سکیں۔
- ☆ خیبر کے علاقے کی جغرافیائی حیثیت اور وہاں موجود قلعوں کے بارے میں جان سکیں۔
- ☆ غزوۂ خیبر میں رونما ہونے والے معجزات اور واقعات سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ غزوۂ خیبر میں فاتح خیبر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت، شجاعت اور امتیاز کے بارے میں سمجھ سکیں۔
- ☆ غزوۂ خیبر کے موقع پر مہاجرین حبشہ خصوصاً حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی واپسی کے متعلق جان سکیں۔
- ☆ غزوۂ خیبر کے نتائج واثرات کی اہمیت کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ غزوۂ خیبر کے نتائج کے باعث مسلمانوں کو حاصل ہونے والے دینی، معاشی اور سیاسی فوائد کا جائزہ لے کر اسے اپنی زندگی میں مشعل راہ بنا سکیں۔

غزوہ خیبر، غزوات میں سے ایک اہم غزوہ ہے، جو سات (7) ہجری کو خیبر کے مقام پر یہودیوں کے خلاف لڑا گیا۔ خیبر مُتعدّد قلعوں پر مشتمل ایک بڑا شہر تھا۔ خیبر مدینہ منورہ سے تقریباً ایک سو پینسٹھ (165) کلومیٹر دور شمال کی طرف ایک سرسبز وشاداب علاقہ ہے۔ یہاں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں، کھجوروں اور دوسرے کئی ایک انواع کے پھلوں کے باغات ہیں۔ خیبر یہودیوں کا سیاسی اور عسکری مرکز تھا۔ خیبر میں کئی یہودی قبائل آباد تھے اور مدینہ منورہ سے بھی بنونُضیر اور بنوقَینُقاع کے لوگ مدینہ بدر ہونے کے بعد خیبر میں آباد ہو گئے تھے۔ خیبر مسلمانوں کے خلاف یہودی سازشوں کا مرکز بن چکا تھا اور یہودی آئے دن مسلمانوں کے خلاف کوئی نہ کوئی سازش اور نقصان پہنچانے کے لیے جال بنتے رہتے تھے۔ یہودی اپنی کھوئی ہوئی ساکھ بحال کرنے اور مسلمانوں سے بدلہ لینے کے لیے ہر وقت کوشاں رہتے۔ خیبر سے مسلسل یہ خبریں آ رہی تھیں کہ یہودی مسلمانوں کے خلاف جنگ کے لیے تیاری کر رہے ہیں۔ دوسری طرف مدینہ میں یہودی قبیلہ بنوغُطفان اور مدینہ کے منافقین جن میں عبداللہ بن اُبی کا نام سرِفہرست ہے، مسلسل مسلمانوں کی مخبری کر رہے تھے اور مسلمانوں کے خلاف لڑائی کے لیے ابھار رہے تھے۔

لشکر اسلام کی تیاری اور روانگی

صلح حدیبیہ (7ہجری) کے کچھ عرصہ بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے خیبر کی طرف لشکر کشی کا ارادہ فرمایا اور یہود کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے چھٹکارہ پانے کے لیے چودہ سو کے قریب مجاہدین پر مشتمل ایک لشکر تیار کیا، جس میں اکثریت ان صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی تھی جو صلح حدیبیہ میں شریک تھے۔ اس لشکر کی روانگی کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے خفیہ رکھا کہ کسی کو خبر نہ ہو اور مسلمان تین دن کی مسافت طے کرنے کے بعد خیبر پہنچ گئے۔ خیبر کے یہودیوں کی تعداد 14 ہزار کے قریب تھی۔ خیبر میں یہودیوں کے بہت سے قلعے تھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شجاعت اور اہلِ خیبر کی شکست

اسلامی لشکر فجر ہونے سے پہلے یہودیوں کے علاقے میں پہنچ گیا۔ فجر کی نماز خیبر کے قریب ادا کی اور سورج طلوع ہوتے ہی خیبر پر حملہ کر دیا۔

NOT FOR SALE - PESRP
Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

یہودی بھاگ کر اپنے قلعوں میں چُھپ گئے۔مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کرلیا۔سب سے پہلے مسلمانوں نے قلعہ ناعم پر حملہ کیا۔ یہاں پر مسلمانوں کو شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''کل مَیں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جسے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عزیز رکھتے ہیں اور جس کے ہاتھ پر فتح حاصل ہوگی۔'' تمام صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ ہی اس سعادت کے امیدوار تھے کہ پرچم انھیں عطا ہو، لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا'' علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کہاں ہیں؟'' لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ! اُن کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اُن کو بلا کر اُن کی آنکھوں میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور دُعا دی۔آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے لُعابِ دہن کی برکت سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس طرح صحت یاب ہوگئے کہ جیسے اِنھیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو جھنڈا عطا کیا اور انھیں قلعے پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ قلعہ ناعم کی طرف پیش قدمی کی اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ہدایات کی روشنی میں پہلے یہود کو اسلام کی دعوت دی مگر وہ انکار کرکے مقابلہ کے لیے سامنے آ گئے۔ اس لڑائی میں یہودیوں کا بڑا جنگ جُو مَرحَب حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہاتھوں جہنم رسید ہُوا جس کے بعد یہودیوں کے حوصلے پست ہو گئے اور وہ شکست کھا کر بھاگ اٹھے۔ یوں قلعہ ناعم پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو اسی فتح کی وجہ سے ''فاتحِ خیبر'' کہا جاتا ہے۔

قلعہ ناعم کی فتح کے بعد مسلمانوں کے حوصلے بلند ہو گئے اور ایک نیا جوش اور جذبہ پیدا ہو گیا۔مسلمانوں نے پیش قدمی جاری رکھی اور آہستہ آہستہ قموص اور یہودیوں کے باقی قلعوں پر قبضہ کرلیا۔ان قلعوں کے محاصرے کے بعد یہودیوں نے شکست تسلیم کر لی اور ہتھیار ڈالنے کے لیے تیار ہو گئے۔ غزوۂ خیبر میں 93 یہودی مارے گئے جب کہ 18 مسلمان شہید ہوئے۔

مسلمانوں اور یہودیوں کے مابین گفت وشنید کے نتیجے میں ایک معاہدہ طے پا گیا جس کے بعد یہودیوں نے اپنے چھوٹے بڑے تمام قلعے مسلمانوں کے سپرد کر دیے۔مسلمانوں کو فتح و نصرت نصیب ہوئی اور خیبر پر مکمل غلبہ حاصل ہو گیا۔

حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کی آمد

غزوۂ خیبر کی فتح کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ابھی خیبر ہی میں تشریف فرما تھے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ خیبر میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس پہنچ گئے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اور مہاجرین حبشہ کی آمد پر خوشی کا اظہار فرمایا اور ان کو خوش خبری دی کہ تمھیں دو ہجرتوں کا ثواب ملے گا۔حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کی روایت کے مطابق آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انھیں خیبر کے مالِ غنیمت میں سے حصّہ بھی عطا فرمایا۔

غزوۂ خیبر کے بعد مسلمانوں کو مالِ غنیمت کی صورت میں بہت سی سرسبز وشاداب زمینیں اور کھجوروں کے باغات ملے، عسکری لحاظ سے مضبوط قلعے اب مسلمانوں کے قبضے میں تھے اور بہت سا جنگی ساز وسامان مسلمانوں کے حصّے میں آیا۔عرب میں مسلمانوں کی عزّت اور سیاسی و عسکری قوت میں بے پناہ اِضافہ ہو گیا۔

NOT FOR SALE - PESRP

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) خیبر مرکز تھا:

(ا) یہود کا (ب) نصاریٰ کا (ج) مجوسیوں کا (د) بت پرستوں کا

(ii) غزوہ خیبر رونما ہوا:

(ا) 7 ہجری میں (ب) 8 ہجری میں (ج) 9 ہجری میں (د) 10 ہجری میں

(iii) خیبر میں یہودیوں کے سب سے مشہور سپہ سالار کا نام تھا:

(ا) ابورافع (ب) عبداللہ بن ابی (ج) کعب بن اشرف (د) مرحب

(iv) ''فاتح خیبر'' ہیں:

(ا) حضرت علی کرم اللہ وجہہ (ب) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ج) حضرت بشیر بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(v) مسلمانوں کو بہت سی سرسبز و شاداب زمین حاصل ہوئی۔

(ا) غزوہ خندق کے بعد (ب) غزوہ خیبر کے بعد (ج) غزوہ تبوک کے بعد (د) غزوہ حنین کے بعد

2- مختصر جواب دیں۔

(i) خیبر کے علاقے کا مختصر تعارف لکھیں۔

(ii) غزوۂ خیبر میں رونما ہونے والا ایک معجزہ لکھیں۔

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مہاجرین حبشہ کی واپسی پر کیا ارشاد فرمایا؟

(iv) غزوہ خیبر کا کیا نتیجہ ہوا؟

(v) یہودیوں کو مسلمانوں کے خلاف لڑائی پر کون اُکسا رہا تھا؟

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) غزوۂ خیبر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بہادری، سعادت اور کردار پر نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ نقشے، گلوب یا گوگل میپ وغیرہ کی مدد سے غزوۂ خیبر کے محلِ وقوع کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور چارٹ تیار کر کے جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ خیبر میں موجود قلعوں کی فہرست تیار کروائیں اور اس پر مذاکرہ کروائیں۔ ☆ طلبہ کو غزوۂ خیبر کے بعد ہونے والے واقعات مثلاً عُمْرَۃُ الْقَضَاء کے متعلق بتائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

(3) معرکہ مُؤتہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ معرکہ مُؤتہ کے پس منظر اور اسباب کے بارے جان سکیں۔
- ☆ معرکہ مُؤتہ کے واقعات اور معجزات کے بارے میں سمجھ سکیں۔
- ☆ حضرت جعفر طیار، حضرت عبد اللہ بن رواحہ اور حضرت زید بن حارثہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کی شجاعت اور شہادت کے بارے میں آگاہ ہوسکیں۔
- ☆ حضرت خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لقب سیف اللہ، کردار اور معرکہ مُؤتہ کے موقع پر عسکری حکمت عملی سے آگاہ ہوسکیں۔
- ☆ معرکہ مُؤتہ کے نتائج اور اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ معرکہ مُؤتہ کے باعث مسلمانوں کو حاصل ہونے والے عسکری اور سیاسی فوائد کا جائزہ لے سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

سریہ مؤتہ آٹھ (8) ہجری میں مؤتہ کے مقام پر ہوا۔ اس کا سبب یہ بنا کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت حارث بن عمیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اپنا خط مبارک دے کر ''بُصریٰ'' کے بادشاہ کی طرف بھیجا، جب وہ مؤتہ کے مقام پر پہنچے تو شرُحبیل بن عمرو غسّانی نے سفارتی آداب کی پروا کیے بغیر اُنھیں شہید کر دیا۔ جب یہ الم ناک خبر مدینہ منورہ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو پہنچی تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اس سرکش حاکم کی سرکوبی کے لیے ایک لشکر مؤتہ کی طرف روانہ فرمایا۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت زید بن حارثہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اس لشکر کا سپہ سالار بنایا اور ساتھ یہ بھی تاکید فرمائی کہ اگر زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سپہ سالار رہوں گے، اگر وہ بھی شہید کر دیے جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سپہ سالار بن جائیں، اگر عبد اللہ بن رواحہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی شہید ہو جائیں تو مسلمان جس کو چاہیں اپنا امیر منتخب کر لیں۔ حضرت زید بن حارثہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تین ہزار کا لشکر لے کر مؤتہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ مسلمان شام کی سرزمین میں پہنچ کر مؤتہ کے مقام پر خیمہ زن ہو گئے۔ دوسری طرف قیصرِ رُوم بھی ایک لاکھ فوجیوں پر مشتمل ایک بہت بڑی فوج لے کر بلقاء کے علاقے میں پہنچ گیا، جہاں پر عرب عیسائی قبائل بھی ایک لاکھ کا لشکر لے کر رومیوں کے ساتھ شریک ہو گئے۔ مسلمانوں کے لیے بڑی آزمائش کی گھڑی تھی، مگر حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پرجوش خطاب نے مسلمانوں میں ایک نئی روح پھونک دی اور ان کے حوصلے اتنے بلند ہو گئے کہ تھوڑی تعداد ہونے کے باوجود وہ رومیوں کے خلاف بے خوف و خطر میدان جنگ میں کود پڑے۔

حضرت زید بن حارثہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اسلامی پرچم تھام کر مسلمانوں کی قیادت کرتے رہے اور خوب جوش و خروش کے ساتھ دشمنانِ اسلام کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ حضرت زید بن حارثہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی شہادت کے بعد اسلامی پرچم حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے تھام لیا اور اپنی جنگی صلاحیتوں کے جوہر دکھانے لگے۔ میدانِ جنگ میں اچانک دشمن کے وار سے آپ کا ایک ہاتھ کٹ گیا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے پرچم دوسرے ہاتھ میں تھام لیا اور اسلامی پرچم کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ اس معرکہ میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے جسم پر نوّے (90) کے قریب زخم آئے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بعد اسلامی پرچم نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے حکم کے مطابق حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سنبھالا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مسلمانوں کے حوصلے بلند کرنے کے لیے اشعار کہتے اور ساتھ ساتھ دشمنوں پر کاری وار بھی کرتے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی شہادت کے

NOT FOR SALE - PESRP

بعد مسلمانوں نے مُتَّفِقَہ طور پر حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ کو اپنا امیر بنالیا۔ حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ جنگی حکمتِ عملی کے بہت ماہر تھے اور ایک عظیم سپہ سالار کی خوبیوں سے مُتّصف تھے۔ اس معرکے میں حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ اس جرأت کے ساتھ لڑے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ کے ہاتھ سے نو (9) تلواریں ٹوٹ گئیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ نے عسکری حکمت عملی کے تحت لشکر کو دوبارہ ترتیب دیا اور مجاہدین کی جگہیں تبدیل کر دیں، یعنی دائیں طرف لڑنے والے مجاہدین کو بائیں طرف کھڑا کر دیا اور بائیں طرف والوں کو دائیں منتقل کر دیا، اسی طرح آگے لڑنے والوں کو پیچھے اور پیچھے لڑنے والوں کو آگے بھیج دیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ کی یہ حکمت عملی بہت کام آئی اور آہستہ آہستہ رومی لشکر کے حوصلے پست ہونے لگے۔ رومی لشکر پیچھے ہٹنے لگا اور یوں حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ اسلامی لشکر کو بحفاظت ایک پہاڑ کے دامن میں لے گئے۔

ایک طرف مؤتہ کے مقام پر مسلمان رومیوں کے خلاف برسرِ پیکار تھے اور جواں مردی کے ساتھ ان کا مقابلہ کر رہے تھے، دوسری طرف مدینہ منورہ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو معرکہ مؤتہ کے حالات بتا رہے تھے۔ حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ فرماتے ہیں فتح کی خبر آنے سے قبل نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بذریعہ وحی اللہ تعالیٰ نے خبر دے دی تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: زید نے پرچم کو پکڑا، اور وہ شہید ہو گئے ہیں، پھر اسے جعفر نے لیا، وہ بھی شہید ہو گئے، پھر اسے ابن رواحہ نے تھام لیا اور وہ بھی جامِ شہادت نوش کر گئے ہیں۔ یہ بیان کرتے ہوئے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں، اب پرچم کو اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے پکڑ لیا ہے حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح و نصرت سے سرفراز فرما دیا ہے۔ (صحیح بخاری: 4262)

اس معرکہ میں بارہ (12) مسلمان شہید ہوئے۔ حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ جب اسلامی لشکر کے ہمراہ بحفاظت مدینہ منورہ پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔

معرکہ مؤتہ نے مسلمانوں کی ساکھ میں بہت اضافہ کیا۔ مسلمانوں کا انتہائی کم تعداد کے ساتھ اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن کے مقابلے میں بے خوف و خطر میدانِ جنگ میں کود پڑنا اور سات دن تک دشمن کا بہادری سے مقابلہ کرنا فتح و نصرت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ اس معرکہ میں حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ کی بہادری اور عسکری صلاحیتوں کا اظہار ہوا۔ اسی معرکہ کے بعد حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ کو سیف اللہ یعنی ''اللہ کی تلوار'' کا لقب ملا۔ اس جنگ میں حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ کی شہادت پر نبی کریم نے ان کے گھر والوں کو حوصلہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں نے جعفر کو شہادت کے بعد جنّت میں اڑتا ہوا دیکھا ہے۔ اس کے بعد انھیں جعفر طیّار کہا جانے لگا۔

معرکہ موتہ کے نتائج میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ رومیوں کا رعب اور دبدبہ جاتا رہا کیوں کہ مسلمان ہی وہ پہلی طاقت تھے جنھوں نے رومیوں کو للکارا اس طرح شام اور اردگرد کے علاقوں میں اسلام کی عسکری دھاک بیٹھ گئی۔

وہ جگہ جہاں موتہ کا معرکہ ہوا

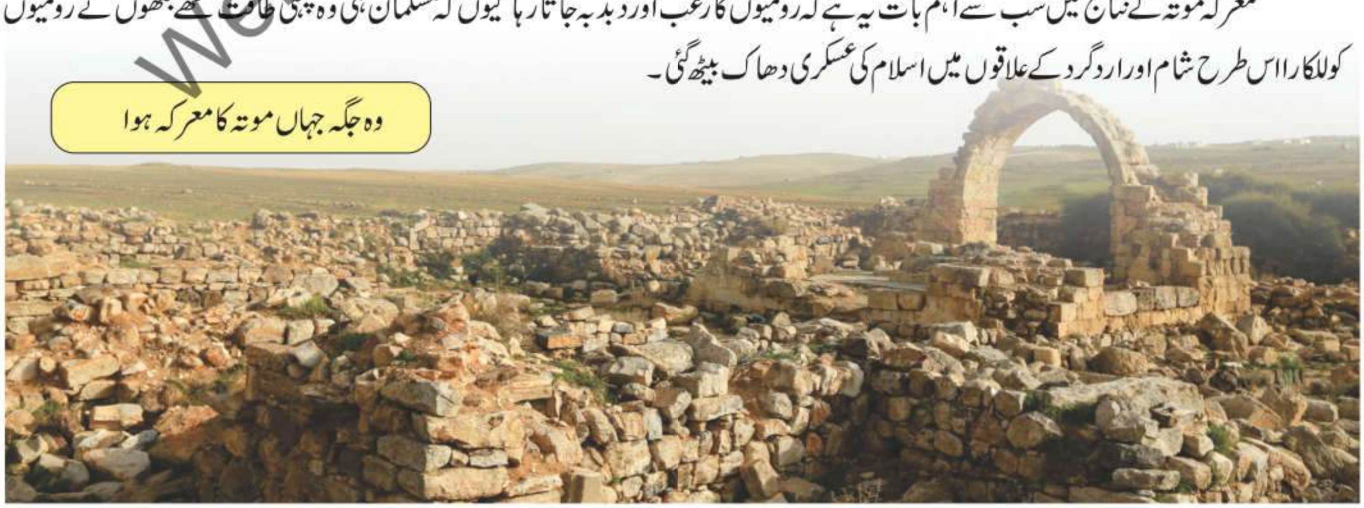

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) معرکہ مؤتہ رونما ہوا:

(ا) پانچ ہجری میں (ب) چھے ہجری میں (ج) سات ہجری میں (د) آٹھ ہجری میں

(ii) معرکہ مؤتہ میں مسلمانوں کے پہلے سپہ سالار تھے:

(ا) حضرت عبداللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (ب) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

(ج) حضرت جعفر طیار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (د) حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

(iii) سَیْفُ اللہ کا معنٰی ہے:

(ا) اللہ کی تلوار (ب) اللہ کی رضا (ج) اللہ کی عطا (د) اللہ کی اطاعت

(iv) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاتھ سے تلواریں ٹوٹیں:

(ا) چھے (ب) سات (ج) آٹھ (د) نو

(vi) معرکہ مؤتہ میں اسلامی لشکر کی تعداد تھی۔

(ا) تین ہزار (ب) پانچ ہزار (ج) دس ہزار (د) پندرہ ہزار

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) معرکہ مؤتہ کا سبب لکھیں۔

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے کن تین صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو معرکہ مؤتہ میں سپہ سالار مقرر کیا؟

(iii) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے معرکہ مؤتہ میں کیا حکمت عملی اختیار کی؟

(iv) معرکہ مؤتہ کے متعلق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کا کون سا معجزہ ظاہر ہوا؟

(v) معرکہ مؤتہ کے دو نتائج تحریر کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) معرکہ مؤتہ میں اسلامی لشکر کے سپہ سالاروں کی بہادری اور شہادت کے واقعات لکھیں۔

سرگرمی برائے طلبہ

☆ طلبہ غزوۂ مؤتہ کے روم اور فارس پر مرتب ہونے والے اثرات پر مذاکرہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ طلبہ کو نقشے، گلوب یا گوگل میپ وغیرہ کی مدد سے معرکہ مؤتہ کا جغرافیہ سمجھنے میں مدد دیں اور چارٹ تیار کروا کر جماعت میں مناسب جگہ پر آویزاں کریں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

(4) خصائص وشمائل

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ ''خصائص وشمائل'' کے معنیٰ ومفہوم سے واقف ہو سکیں۔
- ☆ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حلیہ مبارک اور حسنِ بے مثال کے متعلّق جان سکیں۔
- ☆ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا شجرہ نسب جان سکیں۔
- ☆ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حلیہ مبارک سے متعلق معجزات سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نشست و برخاست، ملنے جلنے اور آدابِ گفت گو کے متعلق جان سکیں۔
- ☆ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سراپا اقدس سے ماخوذ محاسن اور اَخلاق وعادات کو اپنی عملی زندگی میں اپنا سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

خصائص سے مراد وہ عادات وصفات اور خوبیاں وکمالات ہیں جو کسی کی ذات کے ساتھ خاص ہوں۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جب مبعوث ہوئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو بہت سے خصائص وامتیازات کا جامع بنایا گیا۔

شمائل کے لغوی معنیٰ طبیعت، عادت اور سیرت کے ہیں۔ اصطلاح میں ''شمائل'' حضرت محمد رسول اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق واحوال، عادات ومناقب، شب وروز کے معمولات، حلیہ مبارک اور آپ کی طرف منسوب تمام اشیا کے بیان کا نام ہے۔

حلیہ مبارک اور حُسن بے مثال

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بے مثال حسن وجمال اور کمالات سے متصف تھے۔ صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ نے اپنے اپنے انداز میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا حلیہ مبارک اور بے مثال حسن بیان کیا ہے۔ حضرت جابر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں دیکھا۔

حضرت علی کرم اللّٰہ وجہہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حلیہ مبارک کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ آپ نہ زیادہ لمبے تھے، نہ پستہ قد بلکہ میانہ قامت تھے، آپ کے بال مبارک نہ بالکل پیچ دار تھے نہ بالکل سیدھے، نہ آپ موٹے بدن کے تھے نہ گول چہرے کے، البتہ تھوڑی سی گولائی آپ کے چہرہ مبارک میں تھی (یعنی چہرہ انور نہ بالکل گول تھا نہ بالکل لمبا بلکہ دونوں کے درمیان تھا) اور رنگ سفید سرخی مائل تھا۔ آنکھیں مبارک نہایت سیاہ تھیں اور پلکیں دراز، بدن کے جوڑوں کی ہڈیاں (مثلاً کہنیاں اور گھٹنے) موٹی تھیں ایسے ہی دونوں کندھوں کے درمیان کی جگہ بھی موٹی اور پُر گوشت تھی، آپ کے بدن مبارک پر (معمولی طور سے زائد) بال نہیں تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی۔ آپ کے ہاتھ اور قدم مبارک پُر گوشت تھے۔ جب چلتے تو قدموں کو قوت سے اٹھاتے گویا کہ پستی کی طرف چل رہے ہیں، جب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کسی کی طرف توجہ فرماتے تو پورے بدن مبارک کے ساتھ توجہ فرماتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ سلسلہ نبوت آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر اختتام پذیر ہوا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سب سے زیادہ سخی اور سچی زبان والے تھے، سب سے زیادہ نرم طبیعت اور

NOT FOR SALE - PESRP

سب سے زیادہ شریف النفس تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو جو شخص یکا یک دیکھتا، مرعوب ہو جاتا تھا۔آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا وقار اس قدر زیادہ تھا کہ ہر دیکھنے والا رعب کی وجہ سے ہیبت میں آجاتا تھا۔ (جامع ترمذی: 3638)

شجرۂ نسب

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اپنا نسب نامہ 22 واسطوں (حضرت معد بن عدنان) تک صحابہ کرام کے سامنے خود پڑھا اور اس کی تصدیق فرمائی۔ یہ متفق علیہ نسب نامہ درج ذیل ہے:

مُحَمَّدبِنْ عَبْدُاللّٰہ بِنْ عَبْدُ الْمُطَّلِب بِنْ ھَا شِم بِنْ عَبْد مَنَاف بِنْ قُصَیّ بِنْ کِلَا ب بِنْ مُرَّۃ بِنْ کَعْب بِنْ لُوی بِنْ غَالِب بِنْ فِھْر بِنْ مَالِکْ بِنْ نَضْر بِنْ کِنَا نَۃْ بِنْ خُزَ یْمَۃْ بِنْ مُدْرِ کَہْ بِنْ اِلْیَا س بِنْ مُضَرْ بِنْ نِزَا ر بِنْ مَعَد بِنْ عَدْنَان (صحیح بخاری: 3851)

معجزاتِ رسول

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اس کی نبوت و رسالت کے ثبوت کی دلیل کے طور پر معجزات عطا کیے، جن کو لوگوں کے سامنے پیش کر کے انبیاء ورسل نے اپنی نبوت و رسالت کا ثبوت پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو بھی بے شمار معجزات عطا فرمائے گئے۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1- آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا مبارک لُعاب حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کی دکھتی آنکھ کے لیے شفا کا سبب بنا۔ (صحیح بخاری: 3701)

2- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو دیکھا جب کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ لوگوں نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا مگر نہ ملا تو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے پاس کچھ پانی لایا گیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس برتن میں رکھا اور لوگوں کو وضو کرنے کا حکم دیا، چناں چہ میں نے دیکھا کہ پانی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی انگلیوں کے نیچے سے (چشمہ کی طرح) پھوٹ رہا تھا حتی کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ (سنن نسائی: 76)

3- آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ (صحیح بخاری: 4867)

4- ایک مرتبہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے دودھ کے پیالے میں ہاتھ ڈالا تو اس پیالے میں سے اصحابِ صُفّہ نے سیر ہو کر دودھ پیا اور پھر بھی پیالے میں اتنا ہی دودھ باقی تھا۔ (جامع ترمذی: 2477)

5- آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا پسینہ مبارک ہر طرح کے عطر سے زیادہ خوش بُودار تھا۔ (صحیح مسلم: 2330)

6- ایک صحابی کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر اپنا دست اقدس پھیرا، تکلیف جاتی رہی، ٹانگ جڑ گئی اور وہ بارگاہِ رسالت سے خود چل کر رخصت ہوئے۔ (صحیح بخاری: 4039)

7- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض اوقات بھول جاتے تھے، نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے سامنے انھوں نے چادر بچھائی، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فضا میں سے کوئی اَن دیکھی شے ہاتھ میں بھر کر ان کی چادر میں ڈالی، انھوں نے چادر سینے سے لگائی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد میرا بھولنا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا۔ (صحیح بخاری: 119)

NOT FOR SALE - PESRP
Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

آدابِ گفت گو

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ گفت گو فرماتے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آواز نہ بہت بلند ہوتی اور نہ ہی بہت پست ہوتی تھی، بلکہ معتدل آواز کے ساتھ گفت گو فرماتے تھے، آپ کی گفتار میں الفاظ مشکل نہ ہوتے اور نہ ہی کوئی اِبہام اور شک کی کوئی گنجائش باقی رہتی، ایک ایک لفظ سننے والے کو ذہن نشین ہو جاتا تھا، پتھر دل لوگ بھی شہد کی سی مٹھاس محسوس کرتے تھے۔ گفت گو اس انداز سے فرماتے کہ الفاظ کو آسانی سے گِنا جا سکتا تھا۔ (صحیح بخاری: 3567)

آپ کی گفت گو شعُور اور آگاہی پیدا کرتی تھی، اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ عام آدمی کی طرح تیزی سے مسلسل کلام نہیں فرماتے تھے بلکہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس طرح کلام فرماتے کہ ہر لفظ جدا ہوتا تھا اور پاس بیٹھنے والا شخص اسے یاد کر لیتا تھا۔ (سنن ابی داؤد 4839)

بعض اوقات آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے الفاظ کو بار بار دہراتے تاکہ سننے والے کے دل میں اتر جائیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کلام فرماتے تو سامنے کے دندان مبارک سے نور نکلتا ہوا محسوس ہوتا تھا۔ (شمائل ترمذی: 15)

اندازِ نشِست و برخاست

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مجلس کی صورت حال کے مطابق انداز اختیار فرماتے تھے۔ مجلس میں رعب، وقار اور عجز و انکسار کا حسین امتزاج تھے۔ بعض اوقات نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تکیہ بھی استعمال فرماتے تھے۔ بعض اوقات فجر کی نماز کے بعد مسجد ہی میں بیٹھ کر مختلف اذکار فرماتے تھے۔

(جامع ترمذی: 2770,585)

مجلس برخاست ہونے پر یہ کلمات ادا فرماتے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ (جامع ترمذی: 3433)

ملنے جلنے کے آداب

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کسی سے ملاقات فرماتے تو اس کی طرف حقارت سے نہیں دیکھتے تھے بلکہ چہرہ انور اس کی طرف پھیرتے اور پوری توجّہ سے اس کی بات سنتے تھے۔ جس شخص سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مصافحہ فرماتے، پورا دن خوش بو محسوس کرتا رہتا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہ آسمان کے بجائے زمین کی طرف رہتی تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ نگاہ بھر کر دیکھتے تھے۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو آگے چلاتے اور جس شخص سے بھی ملتے تو سلام میں پہل کرتے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب کسی سے ملتے تھے تو مصافحہ فرماتے تھے۔ (شمائل ترمذی: 7)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حسن و جمال اور حسنِ اخلاق کا اثر تھا کہ لوگوں کے دل آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم اور قدر و منزلت کے جذبات سے لبریز ہو جاتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ وارفتگی کی حد تک آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کرتے تھے۔

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنی عملی زندگی میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق و عادات کو اپنانے کی کوشش کریں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) وہ عادات وصفات اور خوبیاں وکمالات جو کسی کی ذات کے ساتھ خاص ہوں، کہلاتی ہیں:

(ا) خصائص (ب) دلائل (ج) معجزات (د) کرامات

(ii) رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی مہر نبوت موجود تھی:

(ا) سینہ مبارک پر (ب) دونوں شانوں کے درمیان میں

(ج) دونوں ہاتھوں کے درمیان میں (د) پیشانی مبارک پر

(iii) حضرت ہاشم کا نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے رشتہ ہے:

(ا) والد کا (ب) دادا کا (ج) نانا کا (د) پردادا کا

(iv) رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اپنے نسب نامے کی تصدیق فرمائی ہے۔

(ا) 20 واسطوں سے (ب) 21 واسطوں سے (ج) 22 واسطوں سے (د) 23 واسطوں سے

(v) چلتے ہوئے رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی نگاہ مبارک ہوتی تھی:

(ا) آسمان کی طرف (ب) قبلے کی طرف (ج) زمین کی طرف (د) چاروں طرف

2۔ مختصر جواب دیں:

(i) شمائلِ نبوی سے کیا مراد ہے؟

(ii) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرمان کی روشنی میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے حلیہ مبارک کے دو پہلو بیان کریں۔

(iii) سیرت النبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی روشنی میں گفت گو کے تین آداب تحریر کریں۔

(iv) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے کوئی سے دو معجزات تحریر کریں۔

(v) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے مبارک شجرہ کی پہلی چار شخصیات کے نام تحریر کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے خصائص وشمائل پر تفصیلی مضمون لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ طلبہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا حلیہ مبارک عربی، اردو یا انگریزی زبان اور اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

☆ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے مروی حدیث مبارک کی روشنی میں نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے حلیہ مبارک کا چارٹ جماعت میں مناسب جگہ پر آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ روزمرہ زندگی میں سراپائے اقدس سے ماخوذ عملی اخلاق وعادات مبارکہ (چلنا، اٹھنا، بیٹھنا، تبسّم، خوشی اور غصّے کے چہرہ انور پر اثرات وغیرہ) کے متعلق مذاکرہ کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

(ب) اُسوۂ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اور ہماری عملی زندگی

(۱) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی معاشَرتی تعلیمات

(حجاب، عِفّت و پاک دامنی، ملاقات، اجازت طلب کرنا)

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- مدنی معاشرے کی تشکیل میں معاشرتی احکام کے نزول سے آگاہ ہو سکیں۔
- محرم اور غیر محرم رشتوں کے مفہوم اور احکام و آداب کو سمجھ سکیں۔
- عفت و پاک دامنی اور حجاب کے احکام و آداب کو جان سکیں۔
- عفت و پاک دامنی اور حجاب کے بارے میں اُسوۂ نبوی، اہل بیت اطہار رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اور صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کی سیرت سے مثالیں جان سکیں۔
- ملاقات اور استیذان کے احکام کو سیرت طیبہ کی مثالوں سے جان سکیں۔
- محفل اور تنہائی میں حیا اور پاک دامنی کے تقاضوں کو سمجھ سکیں۔
- مذکورہ صفات کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اپنا کر معاشرے میں عفت و پاکدامنی کے فروغ میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

حجاب

مدنی معاشرے کی تشکیل میں عقائد و عبادات کے ساتھ ساتھ معاملات پر بھی زور دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی اصلاح کے لیے احکام نازل فرمائے ہیں جن میں بطور خاص حجاب، عفت و پاک دامنی، ملاقات، گھر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کے آداب اور مجالس سے متعلقہ احکام شامل ہیں۔

اس سلسلے میں اسلام کی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ مرد اور عورت اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ مرد اور عورت اپنی عزّت و ناموس کی حفاظت کریں۔ مرد اور عورت اپنے جسم کو ڈھانپ کر رکھیں اور کسی کے سامنے بے حجاب نہ ہوں۔ خواتین کو بناؤ سنگھار اور زیب و زینت چھپانے کا حکم دیا گیا ہے، زمانہ جاہلیت کی خواتین کی طرح بے پردگی کا مظاہرہ نہ کریں۔ مسلمان عورتوں کو یہ حکم دیا گیا کہ اپنی چادر اوڑھ لیا کریں۔

محرم اور غیر محرم

شریعتِ اسلام نے محرم اور غیر محرم رشتوں کا تصوّر دیا ہے۔ محرم سے مراد وہ لوگ ہیں جن سے عورت نکاح نہیں کرسکتی، وہ یہ ہیں: ''باپ، چچا، ماموں، سسر، بیٹا (حقیقی اور رضاعی)، پوتا، نواسہ، شوہر کا بیٹا (سوتیلا)، داماد، بھائی (حقیقی اور رضاعی)، بھتیجا، بھانجا۔'' غیر محرم رشتہ دار وہ ہیں جن سے نکاح ہوسکتا ہے اور ان سے پردہ فرض ہے۔ مذکورہ بالا رشتہ داروں کے علاوہ دیگر تمام رشتہ دار غیر محرم ہیں۔

عفت و پاک دامنی

عفت و پاک دامنی اسلامی اخلاق میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عفت و پاک دامنی کی تعلیم دی ہے اور اس اخلاقی قدر

NOT FOR SALE - PESRP

کو ایمان کا حصّہ قرار دیا ہے۔

ارشادِ نبوی ہے: ''حیا جزو ایمان ہے۔'' (سنن نسائی: 5021)

شرم و حیا عورت کا زیور اور مرد کی زینت ہے۔ حیا ایک ایسی خوبی ہے جس کی وجہ سے انسان گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ عفت و حیا کے فروغ کے لیے اللہ تعالیٰ نے حجاب اور پردے کے احکام نازل فرمائے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سُوْرَۃُ الْاَحزاب: 59)

ترجمہ: اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے منھ پر ڈالے رہیں، یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو، تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تمام ازواج مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ نے پردہ اور حجاب پر عمل کر کے مسلمان خواتین کے لیے اُسوۂ حسنہ پیش فرمایا، ازواجِ مطہرات کی زندگی تمام خواتین کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ اُمہات المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ جب بھی گھر سے باہر نکلتیں، تو حجاب اوڑھ کر نکلتیں۔ کسی غیر محرم سے گفت گو کی ضرورت پیش آتی تو ہمیشہ پردے کے پیچھے سے گفت گو فرماتیں۔ اُمّہات المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ پردے کی اس قدر پابند تھیں کہ سفرِ حج کے دوران بھی پردے کا اہتمام فرماتیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ہم احرام کی حالت میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ حج کے سفر میں تھیں، جب قافلے کے لوگ ہمارے سامنے آتے تو ہم اپنی چادر سر سے چہرے پر لٹکا لیتی تھیں۔ (سنن ابی داؤد: 254)

اِسْتِیْذان

کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت مانگنا ''استیذان'' کہلاتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (سُوْرَۃُ النُّور: 27)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوں یہاں تک کہ تم اجازت (نہ) لے لو اور گھر والوں کو سلام (نہ) کر لو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

کسی کے گھر میں داخلے سے پہلے اجازت لینا ضروری ہے۔ اسلام کی تعلیمات کے مطابق کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تین بار اجازت طلب کی جائے، اگر اجازت مل جائے تو درست ہے ورنہ واپس جانے کو ناگوار محسوس نہ کیا جائے، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت چاہے اور اجازت نہ ملے تو واپس چلا جانا چاہیے۔ (صحیح بخاری: 6245)

اجازت طلب کرتے ہوئے دروازے سے اندر جھانکنے کی ممانعت ہے۔ ایک شخص نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے کسی حجرہ میں سوراخ سے دیکھا، حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس اس وقت ایک کنگھا تھا جس سے آپ سر مبارک کھجلا رہے تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

اس سے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو یہ کنگھا تمھاری آنکھ میں چبھو دیتا، اجازت مانگنا تو ہے ہی اس لیے کہ (اندر کی کوئی ذاتی چیز) نہ دیکھی جائے۔ (صحیح بخاری: 6241)

ہمیں چاہیے کہ ہم شرم و حیا کے اسلامی احکام پر عمل کریں، حجاب کے معاملات میں محرم اور غیر محرم کا لحاظ رکھیں اور دوسروں کے گھر جاتے وقت اجازت اور سلام کا اہتمام کریں۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) مَردوں اور عورتوں کو چلتے ہوئے نگاہیں رکھنی چاہییں:

(ا) اوپر (ب) نیچے (ج) دائیں (د) بائیں

(ii) حدیث مبارک کے مطابق ایمان کا حصہ ہے:

(ا) سفر (ب) علم (ج) حیا (د) کھانا پینا

(iii) استیذان سے مراد ہے:

(ا) اجازت لینا (ب) منع کرنا (ج) داخل ہونا (د) ختم کرنا

(iv) کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت مانگنا چاہیے:

(ا) ایک بار (ب) دو بار (ج) تین بار (د) چار بار

(v) عورت کا زیور اور مرد کی زینت ہے:

(ا) عدل و انصاف (ب) سونا چاندی (ج) شرم و حیا (د) صبر و تحمل

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) محرم اور غیر محرم رشتوں کا تصوّر واضح کریں۔

(ii) استیذان کا مفہوم بیان کریں۔

(iii) حجاب کے حوالے سے اُمّہات المومنین کا عمل کیا تھا؟

(iv) حجاب کے بارے میں ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

(v) اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگی سے عفت و پاک دامنی کی مثال بیان کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) استیذان سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ محلّہ، گھر اور گھر سے باہر مجالس و ملاقات کے آداب پر ایک چارٹ تیار کریں اور جماعت میں مناسب جگہ پر آویزاں کریں۔

☆ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور خاتون جنّت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی کی روشنی میں حیا اور پاک دامنی کی اہمیت کے متعلق مضمون لکھیں اور جماعت میں سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ سُورۃ المومنون اور سُورۃ النّور کی آیات کے تناظر میں عفت و پاکدامنی کی وضاحت کریں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

باب چہارم

اَخلاق و آداب

(الف) مساوات

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ ''مساوات'' کے لغوی اور اصطلاحی معنی جان سکیں۔ ☆ مساوات کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔
- ☆ عدل اور مساوات میں فرق کو سمجھ سکیں۔
- ☆ ریاستِ مدینہ میں مساوات قائم کرنے کے لیے کیے گئے اقدامات کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ اُسوۂ نبوی، سیرتِ اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے مساوات کی مثالوں کو جان سکیں۔
- ☆ عملی زندگی میں مساوات اور عدمِ مساوات کی صورتیں سمجھ سکیں۔
- ☆ عملی زندگی میں مساوات کے اثرات سمجھ کر اپنی زندگی میں اس پر عمل کر سکیں۔

''مساوات'' کا لفظی معنیٰ ''برابری یا ایک جیسا ہونا'' ہے۔ اصطلاح میں مساوات سے مراد ہے کہ کسی انسان کو رنگ، نسل یا زبان، معاش کی بنیاد پر دیگر انسانوں پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے۔ تمام انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور حضرت آدم علیہ السّلام کی اولاد ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ (سُوْرَةُ النِّسَاء : 1)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے ربّ (کی نافرمانی) سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان (آدم عَلَیْہِ السَّلَام) سے پیدا فرمایا۔

کسی بھی معاشرے کی بقا اور ترقّی کے لیے مساوات اور برابری کا ہونا بہت ضروری ہے۔ کوئی بھی معاشرہ اس وقت ترقّی کرتا ہے جب اس معاشرے میں قانون کی عمل داری ہو اور قانون کی نظر میں تمام انسان برابر ہوں۔ معاشرے کا کوئی فرد اپنے حقوق سے محروم نہ رہے اور ہر شخص کو اس کی محنت کا پورا صلہ ملے۔

اسلامی معاشرے کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو عدل اور مساوات عطا کرتا ہے۔ لوگوں کو قابلیت، تعلیم اور تجربے کے مطابق ذمّہ داریاں دینا عدل کہلاتا ہے، جب کہ تمام انسانوں کا قانونی لحاظ سے یکساں اور برابر حیثیت کے حامل ہونا مساوات کہلاتا ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی حیاتِ طیّبہ مساوات کے اصولوں پر بسر فرمائی اور اپنے اہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو بھی یہی تلقین فرمائی۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مساوات کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

لوگو! تمھارا ربّ ایک ہے، تمھارا باپ ایک ہے، تم سب آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد ہو اور آدم عَلَیْہِ السَّلَام مٹّی سے بنے تھے۔ تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزّت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی برتری حاصل نہیں، فضیلت صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اُسوۂ حسنہ سے ہمیں مساوات کا درس ملتا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیشہ کمزوروں کا ساتھ دیا اور سماجی تقسیم ختم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے کسی عمل سے معاشرتی تقسیم اور عدمِ مساوات کا مظاہرہ نہیں کیا۔ شِعبِ ابی طالب میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے خاندان کے دیگر افراد کی طرح بھوک اور پیاس کی شدت برداشت کی۔ مسجدِ نبوی کی تعمیر میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اصحاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے ساتھ حصّہ لیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مسجدِ نبوی کی تعمیر کے لیے پتھر اور اینٹیں اٹھاتے رہے۔ غزوۂ خندق کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بنفسِ نفیس خندق کی کھدائی میں حصّہ لیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے ساتھ سفر میں ہوتے تو کام بانٹ لیتے اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی طرح آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بھی اپنے حصّے کا کام کرتے تھے۔

ریاست مدینہ کے حکمران کے طور پر بھی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے معاشرے میں مساوات کو فروغ دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے معاشرے کے تمام افراد اور تمام طبقات پر یکساں طور پر قانون کی عمل داری کو یقینی بنایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خود اپنے آپ کو بھی یہ کہ کر عوام کے سامنے پیش کیا کہ جس کسی کو مجھ سے کوئی بدلہ یا قصاص لینا ہو تو لے سکتا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے خاندان، رشتہ داروں اور قریبی لوگوں کے ساتھ بھی قانونی مساوات کا برتاؤ فرمایا اور کسی کے ساتھ کوئی ادنیٰ رعایت نہیں کی۔

ایک مرتبہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی، جرم ثابت ہونے پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ اس کے خاندان والوں نے حضرت اسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو انتہائی محبوب تھے، سے سفارش کروائی۔ اس پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ناراضی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا: تم سے پہلی قومیں اس لیے تباہ ہو گئیں کہ جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا اور جب کوئی عام آدمی جرم کرتا تو اسے سزا دی جاتی۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ریاستِ مدینہ میں مساوات اور برابری کے اصولوں کو رواج دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قبائلی تفاخر اور نسلی امتیازات کا خاتمہ فرمایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مساوات کی تعلیمات پر مبنی ہدایات کی روشنی میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے ایک مثالی معاشرہ قائم کیا۔ اس معاشرے میں تمام افراد کو یکساں حیثیت حاصل تھی۔ ذات پات اور رنگ و نسل کی بنیاد پر کسی کو برتری نہیں تھی۔ قانون کی نظر میں تمام افراد برابر تھے۔

ہمیں بھی اپنے معاشرے میں مساوات اور برابری کو فروغ دینا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ اسلامی عدل اور مساوات پر مبنی تعلیمات پر عمل کریں۔ اس سے معاشرے کے تمام افراد کو ان کے حقوق حاصل ہوں گے۔ مساوات اور برابری ملے گی اور اس کے نتیجے میں معاشرے سے بے چینی کا خاتمہ ہو گا اور افرادِ معاشرہ کو خوشیاں اور مسرّت حاصل ہو گی۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) ''مساوات'' کا لغوی معنیٰ ہے:

(ا) برابری (ب) تقسیم کرنا (ج) واضح کرنا (د) عام کرنا

(ii) تمام انسان اولاد ہیں:

(ا) حضرت آدم علیہ السلام کی (ب) حضرت ادریس علیہ السلام کی (ج) حضرت ابرہیم علیہ السلام کی (د) حضرت اسماعیل علیہ السلام کی

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ تعمیر میں حصہ لیا۔

(ا) مسجدِ نبوی کی (ب) مسجدِ قُبا کی (ج) مسجدِ ذوالقبلتین کی (د) مسجدِ خَیف کی

(iv) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے زمین کی کھدائی میں حصہ لیا:

(ا) غزوہ خندق میں (ب) غزوہ خیبر میں (ج) غزوہ تبوک میں (د) غزوہ اُحد میں

(v) بنومخزوم کی عورت کی سفارش کی:

(ا) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) ''مساوات'' کا مفہوم بیان کریں۔

(ii) مساوات کے بارے میں ایک قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

(iii) عدل اور مساوات میں کیا فرق ہے؟

(iv) اُسوۂ حسنہ سے مساوات کی ایک مثال لکھیں۔

(v) سیرت طیبہ سے قانونی مساوات کی ایک مثال بیان کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مساوات پر تفصیلی مضمون لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ مساوات کے موضوع پر اقوال زرّیں جمع کریں، چارٹ تیار کر کے جماعت میں مناسب جگہ پر آویزاں کریں۔

☆ مساوات کے متعلّق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار تلاش کر کے لکھیں، چارٹ تیار کریں اور جماعت میں مناسب جگہ پر آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ ''اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَادِکُمْ ، وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ ، وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ '' (صحیح مسلم : 6542) کے تناظر میں مساوات پر تقریری مقابلہ منعقد کروائیں۔ طلبہ وطالبات کی حوصلہ افزائی کے لیے انعامات دیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

(ب) اُخوّتِ اسلامی اور اتّحادِ ملّی

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ اُخُوّتِ اِسلامی اور اتّحادِ ملّی کا معنیٰ و مفہوم جان سکیں۔
- ☆ اُخوّتِ اِسلامی اور اتّحادِ ملّی کی ضرورت واہمیت کو سمجھ سکیں۔
- ☆ دورِ حاضر میں فرقہ واریت کے خاتمے کے لیے اِتّحادِ ملّی کی ضرورت واہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ امتِ مسلمہ کے مسائل کے حل کے لیے اتّحادِ ملّی کی ضرورت واہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ امتِ مسلمہ کے مسائل کے حل کے لیے اتّحادِ ملّی کی افادیت کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ عالمی اخوت اسلامی کی روشنی میں امت مسلمہ کے مسائل مثلاً کشمیر فلسطین وغیرہ کے حل کے لیے اِظہارِ یکجہتی کر سکیں۔
- ☆ دورِ حاضر میں ہر سطح پر اتّحادِ ملّی کے لیے اپنا کردار ادا کرنے کے لیے جذبہ پیدا کر سکیں۔

''اُخُوّت'' کے معنیٰ بھائی چارے کے ہیں۔ اسلامی اُخُوّت سے مراد تمام روئے زمین کے مسلمانوں کا وہ تعلّق ہے جس کی بنیاد محبّت اور خیر خواہی پر استوار ہے۔ اس کا مطلب ہے ایک ہونا۔ اِتّحادِ ملّی سے مراد کسی ملّت کا عقیدے اور نظریے کی بنیاد پر ایک ہو جانا ہے۔ تمام مسلمان عقیدے اور نظریے کی بنیاد پر ایک قوم ہیں۔ مسلمانوں کے اِتّحادِ ملّی کی بنیاد اسلامی عقائد و نظریات پر ہے۔ ملّت اسلامیہ ایک امت ہے اور اس کے تمام افراد آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (سُوْرَۃُ الْحجرات: 10)

ترجمہ: ''بے شک سب اہل ایمان (تو آپس میں) بھائی بھائی ہیں''۔

اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آپس کے لڑائی جھگڑے سے منع فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِیْحُكُمْ (سُوْرَۃُ الْاَنفال: 46)

ترجمہ: اللہ اور اس کے رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کرو اور آپس میں نہ جھگڑو (ورنہ) تم کم ہمت ہو جاؤ گے اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مِلّت اسلامیہ کے اتّحاد کی بہت تاکید فرمائی، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اخوت اسلامی اور اِتّحادِ ملّی کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

''تمام مسلمان باہمی رحم، محبّت اور شفقت میں ایک جسم کی مانند ہیں، اگر اس کے ایک عضو کو تکلیف ہو تو جسم کے سارے اعضا بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔'' (صحیح بخاری: 5665)

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

ایک اور حدیث مبارک میں ارشاد فرمایا:

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ (صحیح بخاری: 2442)

ترجمہ: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔

قرآن و حدیث کی تعلیمات سے اُخوّت اسلامی اور اِتّحادِ ملّی کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ مِلّتِ اسلامیہ کا اِتحاد ہی اُمّتِ مُسلمہ کے تمام مسائل کے حل کا ضامن ہے۔ مسلمانوں کا اتحاد آپس میں ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات پیدا کرتا ہے، جس سے مسلمانوں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کے جذبات ابھرتے ہیں اور امتِ مسلمہ کے مسائل حل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

دورِ حاضر میں اگر ہم مسلمانوں کو درپیش مسائل سے نمٹنا اور انھیں حل کرنا چاہتے ہیں تو اس کا راز امّت مسلمہ کے اِتحاد اور فرقہ واریت کے خاتمہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی لیے مسلمانوں کو اِتفاق و اتحاد کی تلقین فرمائی اور فرقہ واریت سے بچنے کا حکم دیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (سُوْرَةُ اٰلِ عمرٰن: 103)

ترجمہ: ''اور تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو''

دورِ حاضر میں کشمیر، فلسطین اور جہاں جہاں مسلمانوں کو مسائل اور مشکلات درپیش ہیں، ان تمام مسائل اور مشکلات کا مقابلہ اتّحادِ ملّی کے ساتھ ہی کیا جا سکتا ہے۔ اسلام نے زندگی کے ہر میدان میں بحیثیت مسلمان ہمیں اکٹھا کر دیا ہے۔ ہماری ترقی اور خوش حالی کا دارومدار ہمارے اِتّحاد پر ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم آپس میں اِتّفاق و اِتّحاد سے رہیں اور ایسے نعروں کا ساتھ نہ دیں جو اتّحادِ ملّی کو پارہ پارہ کرتے ہیں۔ ہم سب مسلمان آپس میں محبّت کریں اور سب مل کر فرقہ واریت، گروہ بندی اور تعصّب کا خاتمہ کریں۔ اسی میں ہماری بقا اور سلامتی ہے۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

مشق

-1 درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) اُخوّت اسلامی سے مراد ہے:

(ا) اسلامی بھائی چارہ (ب) اسلامی نظام (ج) اسلامی نظم وضبط (د) اسلامی حکومت

(ii) قرآن و حدیث میں تمام مومنین کو قرار دیا گیا ہے:

(ا) ہمدرد (ب) بھائی (ج) خیر خواہ (د) دوست

(iii) حدیث مبارک میں تمام مومنین کو قرار دیا گیا ہے:

(ا) ایک جسم کی مانند (ب) ایک درخت کی مانند (ج) ایک پہاڑ کی مانند (د) ایک چٹان کی مانند

NOT FOR SALE - PESRP

(iv) مسلمانوں کا عقیدہ اور نظریہ کی بنیاد پر ایک ہونا کہلاتا ہے:

(ا) اِتّحادِ ملّی (ب) عدل وانصاف (ج) کفایت شعاری (د) رواداری

(v) فرقہ واریت کے خاتمے کے لیے مسلمانوں کو اپنانا ہوگا:

(ا) اِتّحادِ ملّی کو (ب) کفایت شعاری کو (ج) سخاوت کو (د) صبر وتحمّل کو

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) اُخُوّتِ اسلامی سے کیا مراد ہے۔ (ii) اِتّحادِ ملّی کی اہمیت پر ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

(iii) اُخُوّتِ اسلامی کی اہمیت پر ایک حدیث مبارک تحریر کریں۔ (iv) اُمّتِ مُسلمہ کے مسائل کے حل کے لیے ہمیں کیا کردار ادا کرنا چاہیے؟

(iv) حدیث مبارک میں مسلمانوں کے باہمی اِتّحاد کی کیا مثال دی گئی ہے؟

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن وحدیث کی روشنی میں اُخُوّتِ اسلامی اور اِتّحادِ ملّی پر تفصیلی مضمون تحریر کریں۔

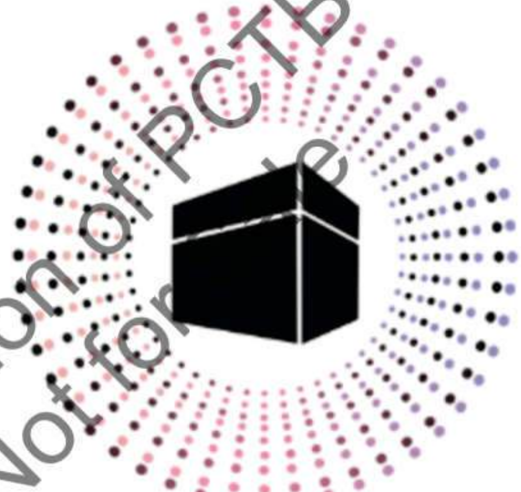

Web Version of PCTB Textbook
Not for sale

سرگرمیاں برائے طلبہ:

☆ طلبہ ''اِتّحادِ ملّی وقت کی اہم ضرورت'' کے موضوع پر مذاکرے کا اہتمام کریں، اہم نکات کا چارٹ تیار کریں اور جماعت میں مناسب جگہ پر آویزاں کریں۔

☆ اِتّحادِ ملّی کے حوالے سے قرآنی آیات چارٹ پہ لکھ کر جماعت میں مناسب جگہ پر آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ اُمّتِ مُسلمہ کو درپیش مسائل کے بارے طلبہ کو آگاہ کریں۔

☆ اِتّحادِ ملّی کی اہمیت وضرورت کے بارے طلبہ کو آگاہی دیں۔

☆ طلبہ کو اُخُوّت وبھائی چارے کی ترغیب دیں اور مناسب مثالوں سے وضاحت کریں۔

NOT FOR SALE - PESRP

(ج) بری عادات سے اِجتناب

(1) بدگمانی سے پرہیز

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

☆ ''بدگمانی'' کا معنیٰ اور مفہوم سمجھ سکیں۔
☆ سورۃ الحجرات کی روشنی میں بدگمانی اور دوسروں کے معاملات میں غیر ضروری مداخلت کی ممانعت سے آگاہ ہو سکیں۔
☆ اُسوۂ نبوی، سیرت اہل بیت اطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کی روشنی میں حسنِ ظن اختیار کرنے اور سوءِ ظن سے گریز کی مثالوں کا جائزہ لے سکیں۔
☆ روز مرّہ زندگی میں بدگمانی کے معاشرتی نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔
☆ بدگمانی کے نقصانات سمجھ کر روزمرہ زندگی میں بدگمانی سے پرہیز کرنے والے بن سکیں۔

بدگمانی کے لفظی معنیٰ ''بے جا شک اور بُرا خیال'' کرنے کے ہیں۔ اصطلاح میں کسی شخص کا دوسروں کے بارے میں کوئی ایسی منفی رائے یا اندازہ قائم کرنا جس سے اُخوّت اور بھائی چارے پر اثر پڑے، بدگُمانی کہلاتا ہے۔

اسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ ہم دوسروں سے متعلّق حُسنِ ظن رکھیں اور بلا تحقیق کسی کے بارے میں بدگُمانی کا شکار نہ ہوں، کیوں کہ بدگمانی ایک ایسی اخلاقی برائی ہے جس کی وجہ سے انسان بغیر دلیل کسی شخص کے بارے میں کوئی شک یا بُرا خیال دل میں بٹھا لیتا ہے اور پھر اس خیال کے زیرِ اثر اپنے شک کی تصدیق کے لیے اس کی جاسوسی اور ٹوہ لگانا شروع کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بدگمانی اور دوسرے لوگوں کے معاملات میں مداخلت سے منع فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا (سُوْرَةُ الْحُجُرٰت: 12)

ترجمہ: اے ایمان والو! بدگمانی سے بہت زیادہ بچو، بے شک بعض گمان گناہ ہیں اور نہ (کسی کے متعلق) جاسوسی کرو۔

اسی طرح نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ (صحیح بخاری: 6066)

ترجمہ: بدگمانی سے بچو، بے شک بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔

اُسوۂ نبوی اور حُسنِ ظن

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے فرامین سے ہمیں بدگمانی سے بچنے اور حُسنِ ظن اختیار کرنے

NOT FOR SALE - PESRP
Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

کا درس ملتا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اپنے طرزِ عمل سے حُسنِ ظن کو فروغ دیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہمیشہ اپنے ساتھیوں کے بارے حُسنِ ظن اختیار فرماتے۔ ایک بدری صحابی حضرت حاطِب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فتحِ مکہ سے پہلے جنگی حکمت عملی کے بارے میں ایک بھول ہوگئی۔ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے اِستفسار پر انھوں نے اپنی نیت سے آگاہ کیا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ان کے متعلق حُسنِ ظن اختیار فرمایا۔ ایک مسلمان کو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ان کے کسی عمل پر سزا دی تو کسی دوسرے صحابی نے ان کے متعلق سخت کلمات کہے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کہو۔ اس میں یہ خوبی بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے محبّت کرتا ہے۔ اسی طرح ایک اَعرابی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہُوا، آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) نے اسے عطیات سے نوازا اور پوچھا کہ کیا تم خوش ہو۔ اس نے جواباً کہا کہ نہیں، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اپنی شان کے مطابق عطا نہیں فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس پر ناراض ہوئے اور اس کے متعلق بُرا گمان کرنے لگے، تو نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم گھر تشریف لے گئے، اسے مزید عطیات سے نوازا۔ پھر پوچھا کہ اب خوش ہو۔ اس نے جواب دیا کہ اب خوش ہوں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اسے فرمایا کہ اب جاؤ اور اپنے متعلق بدگمانی دُور کردو، انھیں بتادو کہ میں نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) سے خوش ہوں۔

بدگمانی کے نقصانات

بدگمانی اور کسی کے عیب تلاش کرنا وہ اخلاقی برائی ہے جو معاشرے اور خاندان میں بگاڑ پیدا کرتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں پورا معاشرہ متاثر ہوتا ہے۔ بدگمانی کرنے والا شخص نہ صرف خود اس کے بُرے اثرات کا شکار ہوتا ہے بلکہ وہ معاشرے کے دیگر افراد کے لیے بھی نقصان کا باعث بنتا ہے۔ بدگمانی کے چند ایک اہم نقصانات درج ذیل ہیں:

(الف) بدگمان شخص بے چینی اور ذہنی خلفشار کا شکار ہوجاتا ہے۔

(ب) بدگمانی کی وجہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

(ج) بدگمانی کرنے والا شخص نفسیاتی بیماریوں کا شکار ہوجاتا ہے۔

(د) بدگمان شخص کا معاشرے کے دیگر افراد پر اعتماد ختم ہوجاتا ہے۔

الغرض بدگمانی ایک ایسی متعدی بیماری ہے جس سے معاشرتی بگاڑ کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ دوسروں کے متعلق حسن ظن کا مظاہرہ کرتے ہوئے بدگمانی سے پرہیز کریں۔ بلاتحقیق بدگمانی کا شکار نہ ہوں۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) کسی کے بارے میں بے جا شک اور بُرا خیال کہلاتا ہے:

(الف) بدگمانی (ب) بے صبری

(ج) تکبّر (د) حسد

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

(ii) حدیثِ مبارک کے مطابق سب سے جھوٹی بات ہے:

(الف) چغلی (ب) غیبت (ج) تہمت (د) بدگمانی

(iii) اسلام نے دوسروں سے متعلّق رویہ اپنانے کی ترغیب دی ہے:

(الف) خوش گمانی کا (ب) سختی کا (ج) نرمی کا (د) بدگمانی کا

(iv) اللہ تعالیٰ نے بدگمانی سے بچنے کا حکم دیا ہے:

(الف) سورۃ الحجرات میں (ب) سورۃ الاخلاص میں (ج) سورۃ الفلق میں (د) سورۃ النّاس میں

(v) بدگمانی میں مبتلا شخص بیماری کا شکار ہوتا ہے:

(الف) نفسیاتی (ب) جسمانی (ج) روحانی (د) دماغی

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) بدگمانی سے کیا مراد ہے؟

(ii) بدگمانی سے متعلق ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

(iii) حُسنِ ظَن کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(iv) بدگمانی سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

(v) بدگمانی کی ممانعت کے حوالے سے سیرت طیبہ سے ایک مثال بیان کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) بدگمانی کے نقصانات تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

☆ بدگمانی کے معاشرتی نقصانات پر چارٹ تیار کریں اور بدگمانی کی عملی صورتوں پر تبادلہ خیال کریں۔ چارٹ جماعت میں مناسب جگہ پر آویزاں کریں۔

☆ بدگمانی سے متعلّق ایک آیت مبارکہ اور ایک مستند حدیث مبارک مع ترجمہ تلاش کر کے لکھیں اور چارٹ جماعت میں مناسب جگہ پر آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ بدگمانی اور خوش گمانی سے متعلق ایک خاکہ تیار کروائیں۔

☆ طلبہ کو بدگمانی کے نقصانات سے آگاہ کریں۔

☆ طلبہ کو حُسنِ ظَن اختیار کرنے کی ترغیب دیں۔ سبق سے متعلق تصوّرات کی مزید وضاحت کریں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

(2) حرص و طمع کی ممانعت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ حرص و طمع کا مفہوم جان سکیں۔
- ☆ اسلام میں حرص و طمع کی مذمت اور وعید کے بارے میں آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ اُسوۂ نبوی، سیرت اہلِ بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیوں سے قناعت کی مثالوں سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- ☆ حرص و طمع کے معاشرتی نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ حرص و طمع کے معاشرے پر مضر اثرات کو سمجھتے ہوئے ان سے گریز کر سکیں۔
- ☆ قناعت کو دینی فریضہ اور کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہوئے حرص و طمع سے اجتناب کر سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

حرص

''حرص'' کا معنٰی ہے کہ انسان اپنا حصّہ حاصل کر لینے کے باوجود دوسرے کے حصّے کا لالچ رکھے۔ کسی چیز سے جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادتی کی خواہش رکھنے کو حرص کہتے ہیں جب کہ حرص رکھنے والے کو حریص کہتے ہیں۔ طمع کا مطلب یہ ہے کہ کسی چیز میں حد درجہ دل چسپی کی وجہ سے انسان کا اس کی جانب راغب ہونا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حرص اور طمع میں بنیادی طور پر زیادہ فرق نہیں ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سُوْرَةُ الْحَشْر: 9)

ترجمہ: اور جو شخص اپنے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا تو یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

دنیا کے مال و اسباب کا لالچ کرنا وہ مذموم صفت ہے جو انسان کے اخلاق کو تباہ کر دیتی ہیں اور انسان اپنی خواہشات اور نفس کا غلام بن جاتا ہے۔ اس لیے اسلام نے حرص اور طمع کی مذمّت کی ہے اور مومنوں کو اس ہلاکت خیز بیماری سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ جس شخص کے اندر طمع، حرص اور بخل جمع ہو جائیں وہ سخت پریشانی اور اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایک شخص میں سب سے بُری چیز اگر کوئی ہو سکتی ہے تو وہ شدید حرص اور انتہائی بزدلی ہے۔ جس دل میں حرص و طمع آ جائے اس دل میں ایمان کا موجود رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ طمع اور لالچ جیسی مذموم بیماری پیدا ہو جائے تو پھر یہ ختم ہونے کا نام نہیں لیتی اور مسلسل بڑھتی چلی جاتی ہے۔ حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

''اگر آدمی کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو اُسے ایک تیسری وادی کی خواہش ہوگی اور اس کا پیٹ کسی چیز سے نہیں بھرے گا سوائے مٹّی کے۔'' (جامع ترمذی: 2337)

NOT FOR SALE - PESRP

حرص وطمع ایسی بیماری ہے جو انسان کو گناہ اور پھر ہلاکت تک پہنچا دیتی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

''لالچ سے بچتے رہو کیوں کہ تم سے پہلی قومیں لالچ کی وجہ سے ہلاک ہوئیں'' (سنن ابی داؤد: 1098)

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیّبہ سے ہمیں یہ راہ نمائی ملتی ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حرص وطمع سے کوسوں دُور تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اہلِ بیت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اور صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کی بھی ایسی تربیت فرمائی تھی کہ وہ بھی حرص وطمع سے بچتے تھے۔ زیادہ مال حاصل کرنے کی خواہش نہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال پر راضی ہونا قناعت کہلاتا ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

''فلاح پا گیا وہ شخص جو اسلام لایا اور اسے مناسب رزق دیا گیا اور جو اللہ نے اس کو عطا کیا اس پر اُسے قناعت دی گئی۔ (صحیح مسلم: 1054)

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نہ صرف خود قناعت پسند تھے بلکہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اہلِ بیتِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کی تربیت بھی ایسی فرمائی تھی کہ وہ بھی قناعت کو پسند فرماتے تھے۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بیان فرماتی ہیں کہ پورا مہینا گزر جاتا تھا ہم چولھے میں آگ نہیں جلاتے تھے۔ ہمارا گزارا کھجور اور پانی پر ہوتا تھا۔ (صحیح بخاری: 6458)

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا قناعت اختیار کرنا اپنی مرضی سے تھا، دنیا کی آسائش اور کثیر مال و دولت ہونے کے باوجود آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مال کی حرص اور طمع سے دُور تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس جو مال آتا تھا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ صدقہ فرما دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مال و دولت کی پیش کش کے باوجود آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قناعت کو پسند فرمایا۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ بھی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مال و دولت کی حرص اور لالچ سے بچتے تھے اور قناعت اختیار فرماتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں نے ستّر (70) اصحابِ صفہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو دیکھا، جن میں سے کسی ایک کے بدن پر بھی چادر نہ تھی، یا تو تہ بند ہوتا یا ایک ایسا کپڑا جس کو انھوں نے گلے میں باندھ رکھا تھا۔

اصحابِ صُفہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے علاوہ حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور دیگر صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ بھی قناعت کی عملی مثال تھے، انھوں نے مال و دولت کی فراوانی کے باوجود حرص اور طمع سے گریز کیا اور قناعت پر عمل پیرا رہے۔ ان مقدّس ہستیوں کے طرزِ عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ قناعت کو اختیار کرنا اور حرص وطمع سے بچنا ہی اصل مطلوب اور کامیابی ہے۔

حرص اور طمع ایک ایسی اخلاقی بیماری ہے جو معاشرے کو فساد سے بھر دیتی ہے۔ حریص شخص مال و دولت کے لالچ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی یاد اور عبادت سے غافل ہو جاتا ہے اور اپنے مقصدِ حیات کو فراموش کر بیٹھتا ہے۔ لالچی شخص ہمیشہ مال و دولت کا حریص رہتا ہے اور مال و دولت کے حصول کے لیے دوسروں کے حقوق کو پامال کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ چوری، سود خوری، خیانت اور رشوت جیسی بیماریوں کا مرتکب ہوتا ہے، ان کی بدولت طرح طرح کے جرائم پروان چڑھتے ہیں جو معاشرے کی تباہی اور بربادی کا باعث بنتے ہیں۔ جس وجہ سے معاشرے میں بھائی چارے کی فضا متاثر ہوتی ہے۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت مبارکہ، اہلِ بیت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اور صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے طرزِ عمل سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں حرص اور طمع جیسی بیماریوں سے بچنا چاہیے۔ ہمیں قناعت اختیار کرنی چاہیے کیوں کہ حرص اور طمع انسان کے اخلاق کی خرابی کا باعث بنتی ہیں جب کہ قناعت کی صفت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور قناعت پسند انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) خواہشات کی زیادتی کو کہا جاتا ہے:

(ا) حرص (ب) حسد (ج) چغلی (د) غیبت

(ii) حدیث مبارک کے مطابق لالچی انسان کا پیٹ بھرے گی:

(ا) دودھ کی کثرت (ب) پانی کی کثرت (ج) قبر کی مٹی (د) کھانے کی فراوانی

(iii) اہل بیت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم مہینوں گزر بسر کرتے تھے:

(ا) کھجور اور پانی پر (ب) کھجور اور پنیر پر (ج) روٹی اور سالن پر (د) پھل اور میوہ جات پر

(iv) حرص و طمع ابھارتا ہے:

(ا) حسد پر (ب) چغلی پر (ج) بخل پر (د) غیبت پر

(v) قرآن مجید میں حرص و طمع کے لیے استعمال ہونے والا لفظ ہے:

(ا) شُحَّ (ب) کِبَرٌ (ج) عجز (د) بخل

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) حرص و طمع سے کیا مراد ہے؟

(ii) حرص کی مذمت میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان تحریر کریں۔

(iii) حدیث مبارک کے مطابق پہلی قوموں کی ہلاکت کا سبب کیا ہے؟

(iv) قناعت سے متعلق رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے کسی ایک فرمان کا ترجمہ تحریر کریں۔

(v) اَصحاب صُفّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی زندگی سے قناعت کی کوئی ایک مثال دیں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن و حدیث کی روشنی میں حرص و طمع کی مذمّت اور اس کے نقصانات تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

☆ سبق کے علاوہ حرص کی مذمّت سے متعلق دو قرآنی آیات اور دو مستند احادیث مبارکہ تلاش کر کے چارٹ پر لکھیں۔ چارٹ جماعت میں مناسب جگہ پر آویزاں کریں اور قرآنی آیات و احادیث مبارکہ کا ترجمہ یاد کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ قناعت کی فضیلت اور حرص و طمع کی مذمّت کے موضوع پر کسی تقریب کا اہتمام کریں یا طلبہ میں تقریری مقابلہ کروائیں۔

☆ طلبہ کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے ان سے اپنے معاشرے میں موجود حریص اور قناعت پسند کردار کے حوالے سے گفت گو کرنے کا کہیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale.

NOT FOR SALE - PESRP

باب پنجم

حُسنِ مُعاملات ومُعاشَرَت

(1) حُقُوقُ العِباد

(یتیم ، معذور، مریض)

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ حقوق العباد میں مریض، معذور اور یتیم کے حقوق کی اہمیت اور فضیلت سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ مریض اور معذور کے حقوق سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- ☆ یتیموں کے حقوق اور ان کے سر پر دستِ شفقت رکھنے کے فضائل سے روشناس ہو سکیں۔
- ☆ مریض کی عیادت کے آداب سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ اُسوۂ نبوی، اہلِ بیت اطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡهُم اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡهُم کی سیرت سے حقوق العباد کی پاسداری کی مثالیں جان سکیں۔
- ☆ مریض، معذور اور یتیم کے حقوق سمجھتے ہوئے انھیں خوش اُسلوبی سے ادا کر سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

حقوق کی دو اقسام ہیں: ''حقوق اللہ'' یعنی اللہ تعالیٰ کے بندوں پر حقوق اور ''حقوق العباد'' یعنی بندوں کے باہمی حقوق۔ حقوق العباد پیدائشی طور پر اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو عطا فرمائے ہیں: رزق، جان و مال اور عزّت کا حق۔ جو شخص ان حقوق کو پامال کرتا ہے دینِ اسلام میں اس کے لیے سخت سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔ قرآن وسنّت میں انفرادی سطح پر تمام انسانوں کے ایک دوسرے پر حقوق رکھے گئے ہیں تا کہ حقوق وفرائض کی ادائی کے ساتھ معاشرے میں بھائی چارے کے جذبات فروغ پاتے رہیں۔

یتیموں کے حقوق

یتیم اس بچّے کو کہتے ہیں جس کا والد بچپن میں فوت ہو جائے۔ اسلام نے جہاں تمام لوگوں کے حقوق مقرر کیے ہیں وہاں یتیم کو بھی بے آسرا اور بے یار و مددگار نہیں چھوڑا۔ یتیموں کو عام بچّوں کی نسبت زیادہ مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی لیے ان کے ساتھ شفقت سے پیش آنا چاہیے۔ ان کی کفالت، پرورش، تعلیم وتربیت اور ان کی جائیداد کی حفاظت کے لیے اسلام کے احکام واضح ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور یتیموں کو اُن کے مال ادا کرو اور (اپنی) ردّی چیز کو (اُن کی) عمدہ چیز سے نہ بدلو اور اُن کا مال اپنے مال کے ساتھ (ملا کر) نہ کھاؤ بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ (سورۃ النساء: 2)

NOT FOR SALE - PESRP

یتیم کی پرورش کرنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت محمد رسول اللہ خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی دو انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ''مَیں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنّت میں یوں قریب ہوں گے، اس کے بعد آپ خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا دیا۔''

(صحیح بخاری:5304)

یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اسلامی معاشرے کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے۔ اسلام نے یتیموں کے لیے سخت الفاظ استعمال کرنا، ان کے ساتھ سخت دلی سے پیش آنا اور ان سے لاتعلّقی اختیار کرنا ناپسند فرمایا ہے۔

معذوروں کے حقوق

وہ لوگ جو دماغی اور جسمانی لحاظ سے مفلوج ہوں جیسے پاگل، نابینا، لنگڑا وغیرہ معذور کہلاتے ہیں۔ معذور افراد معاشرے کا وہ کمزور اور ضرورت مند طبقہ ہیں جو اپنے بہت سے کام خود کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ ایسے حالات میں معاشرے کی ذمّہ داری ہے کہ وہ معذوروں سے ہمدردی کا برتاؤ کرے اور ان کے لیے ہر طرح کی آسائش کا انتظام کرے۔ اسلام نے معذوروں کو بہت سے حقوق دیے ہیں۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کسی نابینا شخص کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے۔ (جامع ترمذی، 1956)

اگر کوئی شخص اپنی بیماری یا کسی حادثے کی وجہ سے معذوری کا شکار ہو گیا ہو تو اس کی عیادت اور تیمارداری کرنی چاہیے۔ اسلام میں نابینا، بوڑھے جسمانی طور پر معذور افراد کو مختلف رعایتیں دی گئی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٧﴾ (سُوْرَةُ الْفَتْح: 17)

ترجمہ: اندھے پر (جہاد میں شریک نہ ہونے کا) کوئی حرج نہیں ہے اور نہ ہی لنگڑے پر کوئی حرج ہے اور نہ ہی بیمار پر کوئی حرج ہے اور جو اللہ اور اُس کے رسول (خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کرے وہ (اللہ) اسے ایسی جنّتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جو شخص (اِطاعت سے) مُنھ موڑے وہ اُسے دردناک عذاب دے گا۔

اسی طرح عبادات میں بھی معذوروں کو رُخصت دی گئی ہے، مثلاً اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے، بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر اشاروں سے نماز ادا کر سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے رَمَضان کے روزے نہیں رکھ سکتا تو اسے یہ رُخصت دی گئی ہے کہ وہ صحت یاب ہونے کے بعد روزے رکھ کر گنتی پوری کرے اور صحت یاب نہ ہونے کی صورت میں ہر ایک روزے کے عوض محتاج کو کھانا کھلا دے۔

مریضوں کے حقوق

نبی کریم خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مریضوں کے حقوق کے حوالے سے فرمایا کہ مریض کی عیادت کی جائے، عیادت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اجر عطا فرماتا ہے اور ستّر ہزار فرشتے اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ (مسند احمد: 1166)، مریض کو حوصلہ دیا جائے کہ یہ بیماری ان شاءاللہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی۔ (جامع ترمذی:2088)، آپ خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مریض سے دعا کروانے کی بھی تعلیم ارشاد فرمائی ہے کیوں کہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

طرح ہوتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ: 1441)

مریض کو چاہیے اگر مرض شدّت اختیار کر جائے تو صبر سے کام لے، اپنی زبان سے کوئی ایسی بات نہ نکالے جس سے ناشکری کا اظہار ہوتا ہو، اور نہ ہی شدّتِ مرض کی وجہ سے موت کی تمنّا کرے کیوں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ موت کی تمنّا کی جائے بلکہ اس طرح کے الفاظ کہہ سکتا ہے کہ اے میرے ربّ! جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے مجھے زندگی عطا فرما اور جب موت بہتر ہو تو موت عطا فرما دے۔ (سنن ابی داؤد: 3108)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو کوئی مریض کی عیادت کرے تو اس کو چاہیے کہ مریض کے پاس یہ دعا سات دفعہ پڑھے اگر ابھی مریض کی موت کا وقت نہیں آیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور شفا عطا فرمائے گا۔

اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ (سنن ابی داؤد: 3106)

''میں عظمت والے اللہ، جو عرشِ عظیم کا مالک ہے، سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تم کو شفا دے''۔

ہمیں چاہیے کہ یتیموں، معذوروں اور بیماروں کے حقوق ادا کریں اور انھیں بے سہارا نہ چھوڑیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہوگا اور ہم معاشرے کی بہتری میں کردار ادا کرسکیں گے۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) پیدائشی طور پر ہر انسان کو حاصل حقوق کہلاتے ہیں:

(الف) حقوق العباد (ب) حقوق اللہ (ج) حقوق الحیوان (د) حقوق النفس

(ii) ہر انسان کے پیدائشی طور پر حقوق ہیں:

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

(iii) جسمانی لحاظ سے مفلوج لوگ کہلاتے ہیں:

(الف) مریض (ب) یتیم (ج) مسکین (د) معذور

(iv) مریض کی عیادت کرنے والے شخص کے لیے دعا کرتے ہیں:

(الف) ستّر ہزار فرشتے (ب) ساٹھ ہزار فرشتے (ج) پچاس ہزار فرشتے (د) چالیس ہزار فرشتے

(v) حدیث مبارک کے مطابق مریض کے پاس شفا کے لیے دعا پڑھنی چاہیے:

(الف) چار بار (ب) پانچ بار (ج) چھے بار (د) سات بار

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) حقوق العباد سے کیا مراد ہے؟

(ii) حقوق العباد کے بارے میں ایک فرمان الٰہی (ترجمہ) لکھیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

(iii) معذور افراد کے دو حقوق تحریر کریں۔

(iv) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یتیموں کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

(v) مریض کی عیادت کی دُعا (ترجمہ) تحریر کریں۔

3۔ **تفصیلی جواب دیں۔**

(i) اِسلامی تعلیمات کی روشنی میں مریضوں کے حقوق تحریر کریں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ طلبہ اظہار خیال کریں کہ وہ مریض، معذور اور یتیم کا خیال کیسے رکھتے ہیں؟ اہم نکات کا چارٹ تیار کر کے جماعت میں مناسب جگہ آویزاں کریں۔

☆ مریض کی عیادت کے متعلّق ایک خاکہ کمرا جماعت میں پیش کیا جائے۔

برائے اساتذہ کرام

☆ متن میں مذکور آیات واحادیث مبارکہ کے علاوہ حقوق العباد کے بارے میں ایک قرآنی آیت اور ایک حدیث مبارک لکھوائیں اور اس کی وضاحت فرمائیں۔

NOT FOR SALE - PESRP

(2) خرید وفروخت کے احکام وآداب

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ معاشی سرگرمیوں اور کسبِ حلال کی فضیلت واہمیت جان سکیں۔
- ☆ اسلام میں خرید وفروخت کے احکام وآداب اور طریقوں سے واقف ہو سکیں۔
- ☆ لین دین کے معاملات میں حُسنِ طلَب اور حسن ادائی کی اہمیت وفضیلت سمجھ سکیں۔
- ☆ لین دین کے معاملات میں بے اعتدالیوں (ادائی میں تاخیر کرنا، ٹال مٹول کرنا، گراں فروشی، ذخیرہ اندوزی، مال کا عیب چھپانا، عہد شکنی وغیرہ) کے نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ لین دین کے معاملات میں اسلامی احکام وآداب پر عمل کر کے معاشرے میں بہتری کا سبب بن سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

اسلام ہمیں تمام شعبہ ہائے زندگی کے لیے رہنما اصول فراہم کرتا ہے۔ مالی معاملات خصوصاً خرید وفروخت چوں کہ انسانی معاشرے کا ایک اہم جز ہے، لہٰذا اسلام نے اپنے ماننے والوں کے لیے خرید وفروخت کے احکام وآداب اور کسبِ حلال کی فضیلت کو بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔

کسبِ حلال کی فضیلت

کسبِ حلال سے مراد ''حلال کمانا'' ہے۔ جو شخص محنت کر کے رزقِ حلال کماتا ہے اور اپنے اہل خانہ کو رزقِ حلال کھلاتا ہے، دینِ اسلام میں اس کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں اس کو اللہ کا فضل کہا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (سُوْرَةُ الجُمعة: 10)

ترجمہ: پھر جب نماز پوری ہو جائے تو (اپنے کاموں کی طرف) زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے کہ کسی نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے زیادہ بہتر کمائی کبھی نہیں کھائی۔ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد عَلَيْهِ السَّلَام اپنے ہاتھ کی کمائی کھایا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری: 2072)

حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر (بیچنے کے لیے) لیے پھرے تو وہ اس سے اچھا ہے کہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ پھر وہ اسے کچھ دے یا نہ دے۔ (صحیح بخاری: 2374)

اِن احادیث مبارکہ سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ محنت ومزدوری کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے اور باعثِ تکریم ہے۔ ہاتھ سے محنت ومزدوری کرنا انبیا کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی سُنّتِ مبارکہ ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سچے اور امانت دار تاجر کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سچّا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیا، شُھَدَا اور صدّیقین کے ساتھ ہوگا۔

آدابِ خرید وفروخت

ہمیں شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے خرید وفروخت کرنی چاہیے۔ تجارت حلال اشیا کی ہونی چاہیے، حرام اشیا کی تجارت ممنوع ہے، اسی لیے

NOT FOR SALE - PESRP

اسلام نے کچھ آداب و احکام سکھائے ہیں، جنھیں خرید و فروخت کے دوران ملحوظ رکھنا بہت ضروری ہے مثلاً خرید و فروخت میں جھوٹ نہ بولے، دھوکا نہ دے۔ قبضے سے پہلے خرید و فروخت نہ کرے۔ زائد المیعاد چیزوں کی خرید و فروخت نہ کرے، جب بازار میں داخل ہو تو دعا پڑھے، خرید و فروخت میں قسمیں کھانے سے اجتناب کرے۔ تجارت کا آغاز صبح کے بابرکت اوقات میں کرے، ذخیرہ اندوزی نہ کرے اور خیانت نہ کرے۔

لین دین کے معاملات میں اسلام کی تعلیمات یہ ہیں کہ لوگوں کے ساتھ نرمی و آسانی سے پیش آنا چاہیے، اُنھیں سہولت و رعایت دینی چاہیے اور بلند اخلاق و کردار کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ بلند اخلاق و کردار کا مظاہرہ کرنا، خندہ پیشانی اور خوش اسلوبی سے معاملات کو نبھانا، سخاوت کو اختیار کرنا، مجبور و کمزور لوگوں پر نرمی کرنا، شفقت و احسان کے ساتھ پیش آنا، اور دیگر اُمور میں اُن پر سختی نہ کرنا بہترین صدقہ ہے۔ یہ وہ بنیادی ہدایات ہیں جن پر ہر مسلمان کو زندگی کے ہر معاملے میں عمل کرنا چاہیے، بالخصوص لین دین، خرید و فروخت اور کاروبار و تجارت میں ان ہدایات کو ہمہ وقت مدِّنظر رکھنا چاہیے۔ حدیثِ مبارک ہے:

اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کرے جو بیچتے وقت اور خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت فیاضی اور نرمی سے کام لیتا ہے۔ (صحیح بخاری: 2076)

لین دین کے معاملے میں بے اعتدالیاں

1۔ چیز کی ادائی میں ٹال مٹول کرنا

فروخت کنندہ اور خریدار کے درمیان کسی چیز پر لین دین یا خرید و فروخت کے معاملات میں ٹال مٹول کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ "مال دار، جسے مجبوری نہ ہو، کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔"

2۔ اشیا مہنگی فروخت کرنا

کسی خریدار کی سادہ لوحی اور مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے کوئی چیز حد سے زیادہ مہنگی بیچنا، اسلامی جذبۂ اُخوّت کے خلاف ہے۔ فروخت کنندہ کو چاہیے کہ اپنا مناسب نفع رکھ کر چیز بیچے اور قیمت اس قدر نہ بڑھائے کہ اسے خریدنا لوگوں کے بس سے باہر ہو جائے۔

3۔ ذخیرہ اندوزی کرنا

اسلام میں ایسی ذخیرہ اندوزی ناجائز اور ممنوع ہے جس سے اشیا مارکیٹ میں دستیاب نہ رہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا خطا کار ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مسلمانوں کے خلاف غذائی اجناس کی ذخیرہ اندوزی کی اللہ اس پر غربت و افلاس اور جذام کی بیماری مُسلّط کر دے گا۔ (سنن ابن ماجہ: 2155-2154)

4۔ مال کا عیب چھپانا

اگر مال میں کوئی عیب ہو تو (بیچنے والے) کو چاہیے کہ خریدار کو اس عیب سے مطلع کرے، تاکہ خریدار کے لیے چیز لینے اور نہ لینے کا فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ ایک مرتبہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم غلّے کے ڈھیر کے پاس سے گزرے تو اُس میں ہاتھ ڈالا اور نمی محسوس کی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فروخت کنندہ سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اُس نے عرض کی کہ غلّہ بارش کے پانی سے بھیگ گیا۔ اِس پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر تم نے اِسے اُوپر کیوں نہیں رکھا تاکہ لوگ دیکھ لیتے، سُن لو جو کسی کو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔ خریدنے کے بعد اگر کوئی عیب ظاہر ہو تو دکان دار کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسے واپس لے۔ (صحیح مسلم: 284)

ہمیں لین دین کے معاملات میں حُسنِ طلب اور حُسنِ ادائی سے کام لینا چاہیے۔ چیزوں کے لین دین میں تاخیر، ٹال مٹول کرنے، چیزوں کو

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

مہنگا بیچنے ، ناجائز ذخیرہ اندوزی، مال کا عیب چھپا کر بیچنے اور عہد شکنی سے بچنا چاہیے۔ معاشرے کی بہتری کے لیے ضروری ہے کہ لین دین کے معاملات صاف اور شفاف ہوں اور جو معاہدہ یا خرید و فروخت کی جائے اسے تحریر کرلیا جائے تاکہ ہر قسم کے نزاع سے محفوظ رہا جاسکے۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) ”وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ“ میں ترغیب دی جا رہی ہے:

(ا) نیک اعمال کی (ب) رزق حلال کمانے کی (ج) سچ بولنے کی (د) دعوت و تبلیغ کی

(ii) سب سے بہترین کھانا ہے:

(ا) ولیمے کا (ب) عقیقے کا (ج) دعوت کا (د) محنت کی کمائی کا

(iii) اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کماتے تھے:

(ا) حضرت داؤد علیہ السلام (ب) حضرت یعقوب علیہ السلام (ج) حضرت یوسف علیہ السلام (د) حضرت ادریس علیہ السلام

(iv) ناجائز ذخیرہ اندوزی کرنے والا ہے۔

(ا) خطا کار (ب) فن کار (ج) رضا کار (د) ریا کار

(v) کسبِ حلال کا معنٰی ہے:

(ا) حلال کمانا (ب) تجارت کرنا (ج) صدقہ کرنا (د) خرچ کرنا

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) کسبِ حلال کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

(ii) کسبِ حلال کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(iii) خرید و فروخت کے دو آداب لکھیں۔

(iv) حدیث مبارک میں امانت دار تاجر کی کیا فضیلت بیان ہوئی ہے؟

(v) حضرت داؤد علیہ السلام کا ذریعہ معاش کیا تھا؟

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) ہمارے معاشرے میں خرید و فروخت کے حوالے سے کون سی بے اعتدالیاں پائی جاتی ہیں؟ وضاحت کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ طلبہ خرید و فروخت کے معاہدے کی رسید اور تحریر تیار کریں۔ اس کے متن کی تصحیح اپنے استاد سے کروائیں۔

☆ طلبہ مارکیٹ میں جا کر خرید و فروخت کا جائزہ لیں کہ اسلامی احکام پر کتنا عمل ہوتا ہے اور جماعت میں تبصرہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ اسلام میں خرید و فروخت کے اسلامی احکام و آداب اور طریقوں پر جماعت میں مذاکرہ کروائیں۔ اہم نکات کا چارٹ تیار کروا کر جماعت میں مناسب جگہ پر آویزاں کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale
NOT FOR SALE - PESRP

باب ششم

ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

(۱) اُمہات المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ

حضرت جویریہ، حضرت صفیہ، حضرت اُمِّ حبیبہ، حضرت میمونہ اور حضرت ماریہ قبطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ امہات المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ کی شخصیات سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ قرآن مجید کی روشنی میں امہات المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ کے معاشرے میں مقام سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ مذکورہ بالا امہات المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ کے ذوقِ علم اور عبادت کے بارے میں جان سکیں۔
- ☆ مذکورہ بالا امہات المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ کی سیرت اور دینی و علمی خدمات کی اہمیت کا جائزہ لے سکیں۔

وہ خوش نصیب خواتین جنھیں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کی زوجیّت کا شرف حاصل ہوا، بے مثال پاکیزگی کی وجہ سے انھیں ''ازواجِ مطہرات'' کہا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید نے انھیں مومنوں کی مائیں قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ وَ اَزۡوَاجُہٗۤ اُمَّہٰتُہُمۡ ؕ (سُورَۃُ الۡاَحزاب:6)

ترجمہ: ''نبی (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم) اہل ایمان کی جانوں پر خود ان سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور آپ کی ازواج (مطہرات) اُن کی مائیں ہیں''۔

ازواجِ مطہرات کو گھروں میں رہنے، بناؤ سنگھار کو چھپانے اور نماز ادا کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشادِ ربّانی ہے:

اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا (سُورَۃُ الۡاَحزاب:33)

ترجمہ: بے شک اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر قسم کی) ناپاکی دُور کر دے اے (نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم) کے اہل بیت! اور تمھیں خوب اچھی طرح پاکیزگی عطا فرمائے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم سے نسبت، احکام شرع کی پاس داری، تقویٰ و پرہیزگاری، زہد و عبادت، محبّت رسول و خوفِ خدا، ایثار و اخلاص جیسے بے شمار اوصاف و خصائص ہیں جو ازواجِ مطہرات کو سب عورتوں سے نمایاں اور اونچے مقام پر فائز کر دیتے ہیں۔ یہ درحقیقت آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّم کی صحبت و تربیت کا ہی اثر تھا کہ انھیں اس قدر بلند مقام و مرتبہ حاصل ہوا اور ان کی پاکیزہ حیات کے شب و روز قیامت تک کے لوگوں کے لیے بہترین نمونہ قرار پائے، اور انھیں وہ شان عطا ہوئی کہ قیامت تک آنے والی خواتین ان کی گردِ پا کو بھی نہیں چھو سکتیں۔ ارشادِ ربّانی ہے:

NOT FOR SALE - PESRP

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ (سُوْرَۃُ الاحزاب :32)

ترجمہ: ''اے نبی (خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کی ازواج! تم (عام) عورتوں کی طرح نہیں ہو''۔

اُمّ المومنین سیدہ جویریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام 'بَرَّہ' تھا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام ''جویریہ'' رکھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعلّق قبیلہ بنی مصطلق سے تھا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والد حارث اپنے قبیلے بنو مصطلق کے سردار تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے نکاح میں آنے سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیوہ تھیں، شعبان المعظم (5 ہجری) کے مہینے میں آپ سے نکاح ہوا، نکاح کے وقت حضرت جویرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عمر 20 سال اور آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر 57 سال تھی۔ اُمّ المومنین سیّدہ جویریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے سات احادیث مبارکہ مروی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عبادت گزار اور فیاض خاتون تھیں، حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضرت جویریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا انتہائی برکت والی ہیں کہ آپ کی وجہ سے آپ کے قبیلے کے سیکڑوں لوگوں کو آزادی حاصل ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ربیع الاوّل 50 ہجری میں 65 برس کی عمر پا کر سفرِ آخرت کو روانہ ہوئیں۔

اُمّ المومنین سیدہ صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اسم گرامی ''صفیہ''، والد کا نام ''حیّی'' ہے اور والدہ کا نام 'ضرہ بن سموأل' ہے۔ اُم المومنین سیّدہ صفیہ کا اصل نام ''زینب تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مدینہ طیبہ کے قریب رہنے والے مشہور یہودی قبیلے بنو نضیر کے سردار حیّی بن اخطب کی بیٹی تھیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا غزوۂ خیبر کے مالِ غنیمت میں آئی تھیں۔ ان کی دل جوئی کی گئی اور عزّت و احترام سے نوازا گیا اور آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اِن کو آزاد کر کے اپنے نکاح میں لے لیا۔ عرب میں دستور تھا کہ غنیمت کا جو حصّہ امام یا بادشاہ کے لیے مخصوص ہوتا تھا۔ اسے ''صفیہ'' کہا جاتا تھا اس لیے سیّدہ زینب بھی ''صفیہ'' کے نام سے مشہور ہو گئیں۔

حضرت صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بڑے تحمل والی، ذہین اور علم وفضل کی مالک تھیں، خصوصاً سخاوت کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ سیّدہ صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جب سے مسلمان ہوئیں اسلامی احکامات اور تعلیمات پر بڑی پابندی سے عمل پیرا رہیں اور آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر فدا ہو گئیں۔ سیّدہ صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دورِ حکومت میں رمضان المبارک 50 ہجری میں وفات پائی۔ اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عمر 60 سال تھی، انھیں ''بقیع الغرقد'' میں دفن کیا گیا۔

اُمّ المومنین سیدہ اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرت اُمّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیٹی تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام 'رملہ' ہے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والد کا نام 'صخر' اور والدہ کا نام 'صفیہ بنت ابی العاص' ہے۔ آپ اپنے خاوند عبیداللہ جحش اسدی کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئی تھیں وہاں خاوند عیسائی ہو گیا اور اِنھیں چھوڑ دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شاہ نجاشی کے ذریعے حضرت سیّدہ اُمّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو پیغام نکاح بھیجا۔ شاہ نجاشی نے انھیں آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس مدینہ بھیج دیا۔ نکاح کے وقت ان کی عمر 32 سال تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعلّق بنو امیّہ سے تھا۔

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

حضرت سیّدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے قول وفعل کے مطابق عمل کرنے میں پیش پیش رہتیں۔ دوسروں کے حقوق کا خصوصی خیال رکھتیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے 65احادیث مبارکہ مروی ہیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تقریباً چار برس تک آفتاب رسالت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی رفاقت وہمراہی میں رہنے کی سعادت حاصل کی۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت میں 44ہجری کواس دارفانی سے کُوچ فرمایااوردیگرازواجِ مطہرات کے ساتھ بقیع کے قبرستان میں دفن ہوئیں۔

اُمّ المومنین سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اُمّ المومنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اصل نام 'برہ' اور والد کا نام حارث تھا۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ان کا نام 'میمونہ' رکھا۔آپ بھی بیوہ تھیں اور 7 ہجری میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے نکاح میں آئیں ،نکاح کے وقت حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر 17 سال تھی، جب کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عمر 59 سال تھی۔ 11ہجری میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے سفرِ آخرت فرمایا اور اس طرح سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صرف 3 سال آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں رہیں، سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آخری اُمّ المومنین ہیں۔

سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی عالمہ، عابدہ اور نہایت دانش مند خاتون تھیں۔سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اخلاص کی پیکر،غریبوں کی ہمدرد اور معاون تھیں۔کبھی کبھی غربا اور مساکین کی مدد کی خاطر لوگوں سے قرض بھی لے لیا کرتی تھیں۔ام المومنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حافظہ بڑا قوی تھا اگرچہ ان کو صرف 3 سال آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی صحبت میسر آئی تاہم جو حدیث سنتیں فوراً یاد کر لیتی تھیں،سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کل روایات کی تعداد 76 بیان ہوئی ہے۔

اُمّ المومنین سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آپ کا نام ماریہ بنت شمعون قبطیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تھا۔ آپ کے والد قبطی اور والدہ رومی تھیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مصر میں پیدا ہوئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلے مسیحی تھیں۔نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے دعوتِ اسلام کے لیے شاہانِ وقت کو جو خطوط لکھے تھے اُن میں ایک خط مُقَوقِس شاہِ مصر کے نام بھی تھا جس کو حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لے کر مصر گئے تھے،مقوقس نے اسلام قبول نہیں کیا،لیکن آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے پیام اور پیامبر کی بڑی پذیرائی کی اور قیمتی سامان نبی کریم کی خدمت میں بھیجا۔سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدہ ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی بہن سِیرین کو اپنی نگرانی میں مدینہ منورہ لائے۔ وہ مصر سے روانہ ہوئے اور مدینہ منورہ تک راستہ بھر ان دونوں بہنوں کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کراتے رہے دونوں بہنیں دعوتِ اسلام سے بہت متاثر ہوئیں۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے فوراً اسلام قبول کرلیا۔اس کے بعد 6 ہجری میں حضرت ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے نکاح فرمایا، اُس کے دوسرے سال ماہ ذوی الحجہ 8 ہجری میں ان کے ہاں حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے، جو 17 یا 18 ماہ زندہ رہ کر انتقال کر گئے۔

سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے کچھ عرصہ کے بعد آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اس دنیا فانی سے وصال کر گئے،اب سیّدہ ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بالکل گوشہ نشین ہوگئیں۔زیادہ وقت عبادت میں گزارتیں۔سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے وصال کے بعد 5 سال تک زندہ

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

رہیں، انھوں نے 16 ہجری میں سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ انھیں مدینہ منورہ کے مشہور قبرستان بقیع الغرقد میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو زیادہ شادیوں کے لیے خصوصی طور پر اجازت مرحمت فرمائی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک کے 50 سال تک صرف ایک زوجہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے نکاح میں رہیں۔ باقی تمام ازواج آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے عالم شباب کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے نکاح میں آئیں۔ تمام ازواج مطہرات میں سے صرف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کنواری تھیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شادیوں کے پسِ منظر میں سیاسی، معاشی، معاشرتی اور دینی مقاصد تھے۔ جن کی وجہ سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے متعدد نکاح فرمائے۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں

(i) سیدہ جویریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا قبیلہ تھا:

(الف) بنو مصطلق　(ب) بنو سعد　(ج) بنو مخزوم　(د) بنو تمیم

(ii) سیدہ جویریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(الف) پانچ　(ب) چھے　(ج) سات　(د) آٹھ

(iii) اُمّ المؤمنین سیدہ صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام تھا:

(الف) زینب　(ب) ماریہ　(ج) میمونہ　(د) طاہرہ

(iv) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے نکاح میں آنے والی سب سے آخری اُمّ المؤمنین ہیں:

(الف) حضرت ماریہ قبطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا　(ب) حضرت جویریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(ج) حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا　(د) حضرت میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(v) اُم المؤمنین سیدہ اُمّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعلّق تھا:

(الف) بنو اُمیّہ سے　(ب) بنو ہوازن سے　(ج) بنو ثقیف سے　(د) بنو مصطلق سے

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) اُمّہات المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کن خواتین کو کہا جاتا ہے؟ کسی دو کے نام لکھیں۔

(ii) اُمّہات المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے مقام و مرتبہ کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

(iii) اُمّہات المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے چند اوصاف تحریر کریں۔

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(iv) اُمّ المومنین حضرت اُمّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہَا سے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے نکاح کا واقعہ تحریر کریں۔

(v) اُمّ المومنین حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہَا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

3- **تفصیلی جواب دیں۔**

(i) اُمّہات المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنۡھُنَّ کے فضائل و علمی خدمات تحریر کریں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

سرگرمی برائے طلبہ

☆ مذکورہ امہات المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنۡھُنَّ کی حیاتِ طیبہ پر مشتمل نوٹ تحریر کریں جس میں ان کے اسمائے گرامی، ولدیت، پیدائش والقاب، قبیلہ، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔ یہ نوٹ جماعت میں سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ سبق میں مذکور شخصیات کی سیرت، علم وفضل اور خدمات سے متعلّق ذہنی آزمائش کا مقابلہ کروائیں۔ ذہین طلبہ کی ستائش کریں۔

NOT FOR SALE - PESRP

(ب) حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالاتِ زندگی جان سکیں۔
- ☆ حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت و کردار اور مقام و مرتبہ سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور شہدائے کربلا کی بے مثال قربانی، کربلا کا پس منظر اور شہادت کے واقعات سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم کی حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے محبّت کے بارے میں جان سکیں۔

حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سیّدہ فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے صاحب زادے، نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم کے نواسے اور حضرت حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیّت ابو عبد اللہ جب کہ القاب سبط النّبی (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم) اور ریحانۃ النّبی (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم) ہیں۔

سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ شعبان 4 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ ولادت باسعادت کی خبر سُن کر نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر تشریف لائے، حضرت حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کانوں میں اذان دی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنے مبارک لُعابِ دہن سے گھٹّی دی، آپ کے لیے دعا فرمائی اور آپ کا نام حسین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) رکھا۔

سیّدنا حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تقریباً سات سال تک نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم کے سایۂ عاطفت میں پرورش پائی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم حضرت حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے غیر معمولی محبّت و شفقت فرماتے تھے۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم بھی رسالت مآب خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم کی اتباع میں حسنین کریمین سے خصوصی شفقت و محبّت رکھتے اور ان کا اکرام فرماتے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم کے بعد خلیفۃ الرّسول حضرت ابوبکر صدیق، امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق اور سیدنا حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم بھی حضرت حسن اور حضرت حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو نہایت عزیز اور مقدم رکھتے اور انھیں اپنی اولاد پر ترجیح دیتے تھے۔

حضرت حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بے حد فیاض، نہایت متقی، عبادت گزار اور کثرت کے ساتھ نیک عمل کرنے والے تھے۔ سخاوت، مہمان نوازی، غریب پروری، اخلاق و مروت، حلم و تواضع اور صبر و تقوی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نمایاں خصوصیات تھیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نماز سے بے حد شغف تھا۔ اکثر روزے سے رہتے۔ حج و عمرہ کا اتنا ذوق تھا کہ متعدد حج ادا فرمائے۔

حضرت حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی ذات میں ایک امّت تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ صورت اور سیرت میں رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم کے مشابہ تھے۔ آپ کی ذات گرامی بے مثال صفات اور محاسن سے متصف تھی۔ حضرت حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خانوادۂ نبوت میں پرورش پائی۔ انھی کمالات کی بنا پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فضل و کمال کے اوجِ ثُریّا پر فائز ہوئے۔

رجب 60 ہجری میں یزید نے مدینہ منورہ کے گورنر ولید بن عتبہ کو حکم دیا کہ حضرت امام حسین، حضرت عبد اللہ ابن عمر، حضرت عبد اللہ ابن زبیر اور حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے فوری طور پر بیعت لے لو اور جب تک وہ بیعت نہ کریں انھیں مت چھوڑو، حضرت حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

یزید کی بیعت سے انکار کیا، اور مکہ مکرمہ تشریف لے گئے کیوں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نزدیک یزید مسلمانوں کی امامت وسیادت کے ہرگز لائق نہیں تھا بلکہ فاسق و فاجر، شرابی اور ظالم تھا۔ حضرت حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اہلِ کوفہ نے متعدد خطوط لکھے اور کئی قاصد بھیجے کہ آپ کوفہ آئیں اور ہماری قیادت فرمائیں۔ ہماری راہ نمائی کرنے والا کوئی نہیں، ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

اہلِ کوفہ کے خطوط کی تعداد اس قدر تھی کہ حضرت حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان کی راہ نمائی کے لیے اور انھیں فاسق و فاجر کی بیعت سے بچانے کے لیے کوفہ جانا ضروری سمجھا، حالات سے آگاہی کے لیے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت مسلم بن عقیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کوفہ بھیجا جن کے ہاتھ پر بے شمار لوگوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لیے بیعت کر لی۔ حضرت مسلم بن عقیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حالات سازگار ہونے کی اطلاع دی۔ حضرت مسلم بن عقیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا خط ملتے ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کوفہ روانہ ہو گئے، دوسری طرف جب کوفہ کے گورنر ابن زیاد نے دھمکیاں دیں تو اہلِ کوفہ اپنی بیعت سے پھر گئے اور حضرت مسلم بن عقیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شہید کر دیے گئے۔

حضرت حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حضرت مسلم بن عقیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت اور اہل کوفہ کی بے وفائی کی خبر اس وقت ملی جب آپ مکہ مکرمہ سے کوفہ کی طرف روانہ ہو چکے تھے مگر حضرت حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کوفہ کی طرف سفر جاری رکھا۔ دریائے فرات کے کنارے پر میدان کربلا میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سامنا یزیدی فوج سے ہوا۔ حضرت حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قافلے میں بچے خواتین اور مرد ملا کر کل بیاسی (82) نفوس تھے جو کہ جنگ کے ارادے سے بھی نہیں آئے تھے، ان کے مقابلے کے لیے یزیدی فوج بائیس ہزار سوار اور پیادہ مسلّح افراد پر مشتمل تھی۔ ظالموں نے حضرت حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھیوں پر دریائے فرات کا پانی بند کر دیا۔ سیدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے اٹھارہ (18) اہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور دیگر چوّن (54) جاں نثاروں کے ہمراہ دس محرم الحرام 61 ہجری میں میدانِ کربلا میں نہایت بے دردی سے شہید کر دیے گئے۔

جس نے سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کیا، جو آپ کی شہادت میں شریک ہوا، جس نے شہادت میں حصّہ ڈالا اور کسی بھی درجے میں حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت پر خوش ہوا، تاریخ اسلامی میں مجموعی طور پر اس کو ناپسند کیا گیا ہے اور اُس سے شدید نفرت کا اظہار کیا گیا ہے۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بے پناہ محبّت فرماتے تھے اور اپنے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو بھی حضرت حسن و حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے محبّت کا حکم فرماتے اور حسنین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے محبّت رکھنے والے کے لیے دعا فرماتے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ (جامع ترمذی: 3768)

حسن اور حسین جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نا صرف جنّتی نوجوانوں کا سردار قرار دیا۔ بلکہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے "حسن اور حسین، میرے بیٹے، اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان سے محبّت رکھتا ہوں تو بھی انھیں اپنا محبوب بنا اور جو اِن سے محبّت کرے تو بھی ان سے محبّت فرما"۔ ایک موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت امام حسن و حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے محبّت کو اپنی ذات سے محبّت قرار دیا اور ان سے بغض وعداوت کو اپنی ذات سے بغض وعداوت قرار دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "جس نے حسن و حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے محبّت کی، اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا"۔ (سنن ابن ماجہ: 143)

اسی طرح نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد مبارک ہے: "حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں"۔ (جامع ترمذی: 3775)

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) ریحانۃ النّبی لقب ہے:

(ا) حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا (ب) حضرت قاسم بن محمد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا

(ج) حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا (د) حضرت اسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے حضرت حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو قرار دیا:

(ا) جنّتی نوجوانوں کا بھائی (ب) جنّتی نوجوانوں کا دوست (ج) جنّتی نوجوانوں کا سردار (د) جنّتی نوجوانوں کا استاد

(iii) حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام رکھا:

(ا) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے (ب) حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے

(ج) حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے (د) حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے

(iv) حضرت مسلم بن عقیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کوفہ بھیجا گیا:

(ا) حالات جاننے کے لیے (ب) کوفیوں کے اصرار پر

(ج) اسلام کی تبلیغ کے لیے (د) تجارت کے لیے

(v) کربلا میں شہدا کی تعداد تھی:

(ا) 72 (ب) 82 (ج) 86 (د) 90

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعارف تحریر کریں۔ (ii) حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اوصاف مختصراً تحریر کریں۔

(iii) حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟

(iv) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے محبّت بیان کریں۔

(v) حضرت حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کب اور کہاں شہید ہوئے؟

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت پر جامع نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالات زندگی پر معلوماتی چارٹ تیار کریں اور جماعت میں آویزاں کریں۔

☆ حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زندگی سے ہم کیسے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں وجوہات چارٹ پر تحریر کر کے یاد کریں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ کمرا جماعت میں حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت مبارک کے بارے میں تبادلہ خیال کیا جائے/ مذاکرہ کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

(ج) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابوذر غفاری، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ مذکورہ بالا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالاتِ زندگی و مقام و مرتبہ سے اجمالی طور پر واقف ہو سکیں۔
- ☆ مذکورہ بالا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی امتیازی خصوصیات کے بارے میں جان سکیں۔
- ☆ مذکورہ بالا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اخلاق وصفات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- ☆ مذکورہ بالا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی دینی خدمات سے مختصر طور پر آگاہی حاصل کر سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تبلیغ دین کے بالکل ابتدائی دنوں میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا، اس لیے آپ السابقون الاوّلون (یعنی بالکل شروع اسلام قبول کرنے والوں) میں شامل ہیں۔ آپ نے غزوۂ بدر سمیت ہر بڑے غزوہ میں شرکت فرمائی۔

آپ کا نام عبداللہ اور کنیت ابوعبدالرحمن تھی۔ والد کا نام مسعود اور والدہ کا نام اُمّ عبد تھا۔ مکہ مکرمہ میں جب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے دعوت و تبلیغ کا آغاز فرمایا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چراتے تھے۔ ایک روز نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اس طرف سے گزرے جہاں یہ بکریاں چرا رہے تھے، رسول اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کیا تمھارے پاس کوئی ایسی بکری ہے جس نے بچے نہ دیے ہوں؟ عرض کیا ہاں اور ایک بکری پیش کی، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے تھن پر ہاتھ پھیر کر دعا فرمائی، یہاں تک کہ وہ دودھ سے لبریز ہو گیا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو علیحدہ لے جا کر دوہا تو اس قدر دودھ نکلا کہ تینوں حضرات نے خوب سیر ہو کر نوش فرمایا، اس کے بعد رسول اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے تھن سے فرمایا خشک ہو جا اور وہ پھر اپنی اصلی حالت پر واپس آ گیا۔ اس معجزہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل پر بے حد اثر کیا، حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے اس مؤثر کلام کی تعلیم دیجیے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے شفقت سے ان کے سر پر دستِ مبارک پھیر کر فرمایا، تم تعلیم یافتہ بچے ہو۔ اس دن سے وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے اور نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد وہ خدمت نبوی میں حاضر رہنے لگے اور رسولِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ان کو اپنا خادمِ خاص بنا لیا۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بائیس (22) ہجری میں وفات پائی۔

NOT FOR SALE - PESRP

حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت معاذ بن جبل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے جلیل القدر صحابی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مکمل نام معاذ اور کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بھی مدینہ منورہ میں اسلام کی دعوت کے ابتدائی دنوں میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دین کی تبلیغ اور نشر و اشاعت میں پیش پیش رہنے کے ساتھ ساتھ تمام اہم غزوات میں شرکت فرمائی۔ رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ان سے اس قدر محبّت تھی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے اپنی محبّت کا اظہار بھی فرمایا۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کو یمن کا گورنر مقرر فرمایا، حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے دورِ خلافت میں ان کو شام کا گورنر مقرر فرمایا۔ حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اللہ تعالیٰ نے علم کے رسوخ اور گہرائی سے نوازا تھا۔ حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کا وقت آیا تو لوگ رو رہے تھے کہ علم اٹھایا جا رہا ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بعد ہم کس سے پڑھیں گے۔ انھوں نے کہا ذرا مجھے اٹھا کے بٹھا دو، بیٹھ گئے تو فرمایا ”سنو علم وایمان اٹھ نہیں سکتے وہ بدستور رہیں گے، جو جستجو کرے گا پائے گا (تین مرتبہ فرمایا) علم چار آدمیوں سے سیکھو: ابو درداء، سلمان فارسی، ابن مسعود، عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے۔ حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اٹھارہ (18) ہجری میں وفات پائی۔

حضرت ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا پورا نام جندب بن جنادہ ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قبولِ اسلام سے قبل ہی شرم و حیا سے متّصف تھے اور زندگی بھر سخاوت و شجاعت کا اعلیٰ نمونہ بن کر رہے۔

حضرت ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کی خبر سنی تو بارگاہِ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہو کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔ رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا: کیا تم میری طرف سے اپنی قوم کو اسلام کا پیغام پہنچا سکتے ہو؟ شاید تمھاری وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو نفع دے اور تمھیں اجر و ثواب عطا فرمائے“۔ چناں چہ واپسی پر حضرت ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سب سے پہلے اپنے بھائی انیس کو دعوتِ اسلام دی۔ وہ مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد والدہ کو اسلام کی دعوت دی وہ بھی بخوشی حلقۂ اسلام میں داخل ہو گئیں۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پوری قوم کو اسلام کی طرف بلایا۔ آدھے لوگ اُسی وقت مسلمان ہو گئے اور باقی نے بھی ہجرت کے بعد اسلام قبول کر لیا۔ حضرت ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اشاعتِ دین کی سرگرمیوں نے دوسرے قبائل کو بھی متاثر کیا۔ قبیلہ غفار کے پڑوس میں ہی بنو اسلم کا قبیلہ آباد تھا۔ وہ لوگ بھی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے نبی اکرم (خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ)! جس چیز پر ہمارے بھائی اسلام لائے ہیں اس پر ہم بھی اسلام لاتے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ سُن کر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ بنو غفار کی مغفرت کرے اور بنو اسلم کو سلامت رکھے۔“

حضرت ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات مبارکہ سے بہت زیادہ محبّت تھی۔ حضرت ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طبیعت میں زہد کا غلبہ تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ صحابہ کے مابین ممتاز مقام کے حامل تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت سادہ زندگی گزارتے تھے۔ نمود و نمائش اور آسائشوں سے کوسوں دور تھے، مال و دولت کی فراوانی کے بجائے درویشانہ طرزِ زندگی کو پسند کرنے والے تھے۔

حضرت ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عہدِ نبوی میں بکثرت بارگاہِ رسالت میں حاضر رہتے تھے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے سوال کیا کرتے تھے اور علم سیکھتے تھے۔ انھیں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیثِ مبارکہ سے بہت شغف تھا، تمام زندگی احادیثِ رسولِ کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نشر و اشاعت فرماتے رہے۔ حضرت ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اکتیس (31) ہجری میں وفات پائی۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعلّق فارس سے تھا، اسلام لانے سے قبل مجوسی مذہب سے تعلّق رکھتے تھے، آپ کو بارگاہِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے "سلمان الخیر" کا لقب ملا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آبائی مذہب مجوسیت کو چھوڑ کر مسیحی مذہب اختیار کر لیا تھا، رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اعلانِ نبوت کے وقت ایک مسیحی پادری نے حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو آخری رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی کچھ نشانیاں بتائیں، چناں چہ حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے ملنے کے لیے عرب کی طرف روانہ ہوئے، اور راستے میں کچھ لوگوں نے آپ کو غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اس نے مدینہ طیبہ کے ایک شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا، یوں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ وہیں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا۔

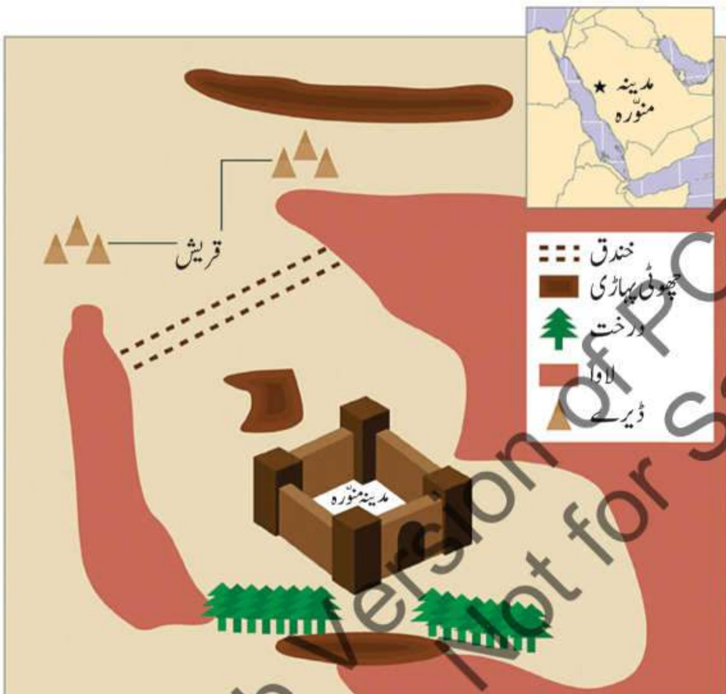

آپ کو رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے تعاون سے آزاد کرایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آزادی کے بعد غزوۂ خندق پیش آیا، غزوۂ خندق میں تمام عرب مسلمانوں کے خلاف اُمڈ آئے تھے۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں سے مشورہ کیا، حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اہلِ ایران کے جنگی طریقوں سے واقف تھے چناں چہ انھوں نے مشورہ دیا کہ خندق کھود کر شہر کو محفوظ کر دینا چاہیے، یہ تدبیر نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بہت پسند آئی اور اسی تجویز پر عمل کیا گیا۔ غزوہ خندق کے بعد حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تمام لڑائیوں میں مسلمانوں کے دوش بدوش شریک رہے۔ حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے گھر کا فرد قرار دیا۔

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی مبارک زندگیاں ہمارے لیے روشن مثال ہیں۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی مبارک صفات کو اپنا کر ہم اپنے کردار کو پاکیزہ بنا سکتے ہیں اور قوم و ملّت کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) السّابقون الاوّلون میں شمار ہوتا ہے۔

(ا) حضرت عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا (ب) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا

(ج) حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا (د) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا

NOT FOR SALE - PESRP

(ii) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ کا نام ہے:

(ا) اُمِّ عبد (ب) اُمِّ سلمہ (ج) اُمِّ رومان (د) اُمِّ حبیبہ

(iii) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تعلیم کے لیے گزارش پر رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

(ا) بیت اللہ شریف آ جانا (ب) تم تعلیم یافتہ ہو

(ج) دارِ ارقم میں آ جانا (د) تم بہت چھوٹے ہو

(iv) جندب بن جنادہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نام ہے۔

(ا) حضرت ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا (ب) حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا

(ج) حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا (د) حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا

(v) حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مشورہ پر عمل کیا گیا۔

(ا) غزوۂ خندق میں (ب) غزوۂ تبوک میں (ج) جنگ یرموک میں (د) غزوۂ خیبر میں

2۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیں۔

(i) حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

(ii) حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کن علاقوں کے گورنر رہے؟

(iii) حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کب اور کہاں اسلام قبول کیا؟

(iv) حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت مبارک کی ایک خصوصیت لکھیں۔

(v) حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ایک فضیلت لکھیں۔

3۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

(i) حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔

(ii) حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت و کردار پر روشنی ڈالیں۔

سرگرمی برائے طلبہ

☆ طلبہ مذکورہ بالا صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی حیاتِ طیبہ سے سیکھے جانے والے اسباق پر تبصرہ کریں اور اہم نکات کا چارٹ تیار کریں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ مذکورہ بالا صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی سیرت مبارکہ اور کردار پر ذہنی آزمائش کا مقابلہ کروایا جائے اور ذہین طلبہ کی ستائش کی جائے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

(د) صوفیہ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

☆ قرآن وسنت کی روشنی میں تصوف کا معنٰی ومفہوم بتا سکیں۔
☆ سبق میں مذکور صوفیہ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کے مختصر حالات زندگی اور مقام ومرتبہ سے واقف ہو سکیں۔
☆ سبق میں مذکور صوفیہ کرام کے اخلاق وصفات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
☆ اشاعتِ اسلام، تصوّف وروحانیت اور تزکیہ نفس کے فروغ میں ان کی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

تصوّف کا معنٰی ومفہوم

تصوّف، تزکیہ نفس کا ہم معنٰی لفظ ہے، تزکیہ نفس سے مراد بری عادات سے پاک ہو کر اچھی عادات اپنانا ہے۔ قرآنِ مجید میں ان لوگوں کے لیے کامیابی کا اعلان ہوا ہے جو اپنے نفس کا تزکیہ کر لیتے ہیں۔ صوفیہ کرام کے ارشادات سے یہ بات بخوبی واضح ہوتی ہے کہ تصوّف، کتاب اللہ سے مضبوط تعلّق قائم کرنا، اطاعت رسول (خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کرنا، رزقِ حلال کھانا، ایذا رسانی سے پرہیز کرنا، گناہوں سے نفرت اور بے زاری کا اعلان کرتے ہوئے توبہ کرنا، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائی کی فکر میں لگے رہنا، فرائض ادا کرنا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی منع کردہ چیزوں اور اُمُور سے بچنا اور امیدوں کو مختصر رکھنے کا نام ہے۔ تصوّف سے مراد اصحابِ صُفّہ کی طرح پر قرآن وحدیث کا علم حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ جو شخص قرآن وحدیث سمجھے اور ان پر عمل کیے بغیر صوفی یا اہلِ تصوّف ہونے کا دعویٰ کرے تو اس کی بات درست نہیں ہوگی۔

حضرت معین الدّین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

خواجہ سیّد معین الدّین چشتی اجمیری تصوّف کے سلسلۂ چشتیہ کے مشہور بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو برصغیر کا بڑا اولی اور صوفی مانا جاتا ہے۔ آپ 537 ہجری کو خراسان کے نزدیک سجز نامی گاؤں کے ایک امیر گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا بچپن میں نام حسن تھا۔ آپ کا شجرۂ نسب حضراتِ حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے جا ملتا ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم وتربیت اپنے والدین سے حاصل کی، دس سال کی عمر میں باقاعدہ مدرسہ میں داخلہ لیا۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد آپ نے دیگر صوفیا کی طرح نہ صرف عوام کی اصلاح کی بلکہ اس وقت کے حکمرانوں کو بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینے کی تلقین کی آپ نے اپنے شیخِ طریقت کے ملفوظات کو اکٹھا کیا، اس مجموعہ کا نام ''انیس الارواح'' ہے، اس کتاب میں وضو، نماز، محبّت الٰہی، عذابِ قبر، نیک اور بد لوگوں کی دوستی کے اثرات، توکّل، توبہ اور عبادت کا تفصیلی تذکرہ ملتا ہے۔ آپ کے دَور میں سلطان شمس الدّین برسرِ اقتدار تھا، حاکم وقت کی تربیت کے لیے آپ نے ایک کتاب لکھی جو ''گنج الاسرار'' کے نام سے مشہور ہے۔ سلسلہ چشتیہ ہندوستان میں آپ کی محنت سے پھیلا اور ہندوستان میں بہت سے لوگ آپ کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ آپ کا وصال 633 ہجری میں ہوا۔

NOT FOR SALE - PESRP

حضرت فرید الدّین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ مشہور مبلّغ اور صوفی بزرگ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 569 ہجری کو ملتان میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام مسعود اور لقب فرید الدّین تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پاک پتن میں واقع ہے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ پانچ سال کی عمر میں یتیم ہو گئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت فرمائی۔ ملتان میں ہی مولانا منہاج الدین ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد اور اس سے ملحقہ مدرسہ میں دیگر علوم پڑھے۔ علومِ شرعیہ کے حصول کے ساتھ ساتھ طریقت کے میدان میں حضرت قطب العالم بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر 18 سال تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغِ دین کے لیے بہت سے سفر کیے۔ فلسطین میں ایک احاطہ کا نام "شیخ فرید گنج شکر" کے نام سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قیام کی یاد میں تعمیر ہے، پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ اجودھن تشریف لائے، یہ علاقہ اسلام کی تعلیمات سے بہت دُور تھا۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف مائل کر دیا۔ مخلوقِ خدا آپ رحمۃ اللہ علیہ سے متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوتی گئی۔

حضرت علی احمد علاء الدین کلیری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ نظام الدّین اولیا رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفا میں دو مشہور بزرگ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات تصوّف کا قیمتی خزانہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں توبہ کی 6 قسمیں ہیں: اوّل دل اور زبان سے توبہ کرنا، دوسری آنکھ کی، تیسری کان کی، چوتھی ہاتھ کی، پانچویں پاؤں کی اور چھٹی نفس کی۔

اللہ والوں کی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی اطاعت کو اپنی عادت بنایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے، حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عمل اس بات کا گواہ ہے کہ صوفی اور درویش وہ نہیں ہوتا جو مریدوں کے پیسے اور جیب پر نظر رکھے اور نذرانے اکٹھے کرے بلکہ حقیقی صوفی وہ ہے جو دوسروں کی مدد کرے، غریبوں کا خیال رکھے اور قرآن وحدیث کا علم رکھتا ہو، تاکہ عوام النّاس خصوصاً اپنے مریدین کو اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی کریم خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی غلامی میں لے آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شرک کی مذمت کر کے لوگوں کو توحید باری تعالیٰ کا سبق دیا اور نبی کریم خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی اتباع سے روشناس کرایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شہرت کے بجائے گمنامی کو پسند کیا۔ امیر لوگوں اور بادشاہوں سے ملنے کے بجائے غریب لوگوں کے ساتھ بیٹھنا پسند فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پانچ صاحب زادے اور تین صاحب زادیاں عطا فرمائیں۔ 5 محرم الحرام 664 ہجری کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔

صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کو اپنا کر ہم بھی اللہ تعالیٰ کی نظر میں محبوب بن سکتے ہیں۔ نیز ہم اپنے معاشرے اور ملک کے لیے مفید انسان ثابت ہو سکتے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ احمد سرہندی بن شیخ عبد الاحد فاروقی دسویں صدی ہجری کے نہایت ہی مشہور عالم وصوفی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لقب مجدّد الف ثانی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1564 عیسوی کو موجودہ بھارت کے شہر سرہند میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد شیخ عبد الاحد ایک ممتاز عالم دین اور صوفی تھے۔ شیخ احمد سرہندی نے بچپن میں ہی قرآن مجید حفظ کر کے اپنے والد اور والدہ سے ابتدائی تعلیم حاصل کی پھر سیالکوٹ میں مولانا کمال کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے فلسفہ و منطق وغیرہ کی تکمیل کی اور اکابر محدثین سے حدیث کا علم حاصل کیا۔ آپ

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سترہ (17) سال کی عمر میں تمام مراحلِ تعلیم سے فارغ ہو کر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ تصوّف میں سلسلہ چشتیہ کی تعلیم اپنے والد سے پائی، سلسلہ قادریہ اور نقشبندیہ کی تعلیم دہلی جا کر حضرت خواجہ باقی باللہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے حاصل کی۔ 1599ء میں آپ نے حضرت خواجہ باقی باللہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے علم و بزرگی کی شہرت اس قدر پھیلی کہ روم، شام، افغانستان اور تمام عالَمِ اسلام کے مشائخ، علما اور ارادت مند آ کر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے مستفید ہوتے۔ یہاں تک کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ''مجدّد الف ثانی اور امام ربّانی'' کے خطاب سے یاد کیے جانے لگے۔

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے مغل حکمرانوں میں اکبر بادشاہ اور جہانگیر کا زمانہ پایا اور عوام النّاس کی اصلاح کے ساتھ حکمرانوں کی اصلاح کا فریضہ بھی سرانجام دیا، جس کی وجہ سے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو قلعہ گوالیار میں قید کی مشکلات بھی برداشت کرنا پڑیں۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی تعلیمات میں توحیدِ خالص کا تصوّر اور اطاعتِ رسول (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کا جذبہ غالب نظر آتا ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے نماز کی پابندی پر زور دیا اور مسلم تشخّص کی آبیاری اور اسے اپنانے کی دعوت دی۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اس بات پر بہت زور دیا کہ علم پر عمل کیا جائے اور عمل لوگوں کو دکھانے کے لیے نہ ہو بلکہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے ہو۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی فکر کو جانچنے کے لیے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے ان خطوط کا مطالعہ بہت ضروری ہے جو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے مخلوقِ خدا کی راہ نمائی کے لیے لکھے۔ یہ خطوط ''مکتوبات امام ربّانی'' کے نام سے معروف ہیں۔ یہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی زندگی میں ہی مرتّب ہو کر شہرت پا چکے تھے، ان کی تعداد 536 ہے۔ ان مکتوبات میں آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے قرآن مجید کی 370 آیات اور 300 کے قریب احادیثِ مبارکہ ذکر کی ہیں، ان میں فارسی کے 250 اور عربی کے 30 اشعار کا حوالہ بھی دیا ہے۔ 1624 عیسوی میں آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا انتقال ہوا۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) تصوّف کا ہم معنٰی لفظ ہے:

(ا) تشریح (ب) تزکیہ (ج) تکمیل (د) توقیر

(ii) حضرت معین الدّین چشتی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا شمار ہوتا ہے:

(ا) اطبا میں (ب) صوفیہ میں (ج) مفسرین میں (د) محدثین میں

(iii) حضرت معین الدّین چشتی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی کتاب کا نام ہے:

(ا) گنج الاسرار (ب) تاریخ مشائخ چشت (ج) فتوحات مکّیہ (د) گنج العرش

(iv) حضرت شیخ احمد سرہندی کی پیدائش ہوئی:

(ا) 1564 عیسوی میں (ب) 1566 عیسوی میں

(ج) 1567 عیسوی میں (د) 1568 عیسوی میں

(v) بابا فرید الدّین چشتی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی پیدائش ہوئی:

(ا) سرہند میں (ب) کراچی میں (ج) لاہور میں (د) ملتان میں

NOT FOR SALE - PESRP

2- مختصر جواب دیں۔

(i) تصوّف کا معنٰی و مفہوم بیان کریں۔

(ii) حضرت خواجہ معین الدّین اجمیری رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کا شجرۂ نسب کن سے جا ملتا ہے؟

(iii) شیخ احمد سرہندی ''مجدد الف ثانی'' کے خطاب سے کیسے مشہور ہوئے؟

(iv) حضرت مجدد الف ثانی کے خطوط کے مجموعے کو کیا کہا جاتا ہے؟

(v) حضرت بابا فرید گنج شکر رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے توبہ کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

3- تفصیلی جواب لکھیں۔

(i) حضرت خواجہ معین الدّین اجمیری رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی خدمات تحریر کریں۔

(ii) حضرت مجدد الف ثانی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے حالات و خدمات پر نوٹ لکھیں۔

(iii) بابا فرید گنج شکر رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ مذکورہ بالا صوفیائے کرام رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِمۡ کے مختصر حالاتِ زندگی پر مشتمل نوٹ تحریر کریں۔

☆ مذکورہ صوفیائے کرام رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِمۡ کے پیغام امن و محبّت پر جماعت میں مکالمہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ طلبہ کو تصوّف کے معنٰی و مفہوم اور اہمیت سے آگاہ کریں۔

☆ سبق میں مذکور صوفیہ کرام رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِمۡ کے بارے میں طلبہ کو مزید معلومات فراہم کریں۔

☆ صوفیہ کرام رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِمۡ کی خدمات کے بارے میں مذاکرہ کروائیں۔

NOT FOR SALE - PESRP

(ہ) علما و مفکّرین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ

امام غزالی، شاہ ولی اللہ اور شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ مذکورہ بالا فقہا، علمائے کرام اور مفکرین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ کے مختصر حالاتِ زندگی، مقام و مرتبہ اور امتیازی خصوصیات سے واقف ہو سکیں۔
- ☆ مذکورہ بالا علما رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ کے اخلاق وصفات اور علمی و فقہی کارناموں کو جان سکیں۔
- ☆ مذکورہ بالا علما رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ کی زندگی کے دل چسپ واقعات سنا سکیں۔
- ☆ مذکورہ بالا علما رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ کی تعلیمات و تصنیفات سے آگاہ ہو کر ان سے سبق حاصل کر سکیں۔
- ☆ مذکورہ بالا علما رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ کے اعلیٰ افکار و کردار کے مختلف پہلوؤں سے واقفیت حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھال سکیں۔

امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا نام محمد، کنیت ابو حامد اور لقب "حُجَّةُ الْاِسْلَام" ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی ولادت 450 ہجری کو طُوس (ایران) میں ہوئی۔ موجودہ دور میں یہ علاقہ افغانستان اور کچھ دیگر ممالک میں شامل ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے والد اُون کات کر فروخت کرتے تھے، اُون کو غزل کہتے ہیں، اسی نسبت سے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا خاندان "غزالی" کہلاتا ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی زندگی سادگی، فکرِ آخرت، شہرت و ناموری سے دُوری، خود پسندی کے بجائے عاجزی سے بھر پور تھی۔

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے ابتدائی تعلیم طُوس (صوبہ خراسان، ایران) میں حاصل کی اس کے بعد نیشاپور (ایران) کا قصد کیا جہاں امام الحرمین جُوَینی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے اِکتسابِ علم کیا۔

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی پوری زندگی مختلف علوم حاصل کرنے، انھیں پھیلانے اور اُمّتِ مسلمہ کی اصلاح میں گزری۔ 484 ہجری میں سلجوقی سلطنت کے نامور وزیر نظام الملک نے آپ کو مدرسہ نظامیہ بغداد کے سربراہ کا عہدہ دیا۔ چار سال بغداد میں تدریس و تصنیف میں مشغولیت کے بعد حج کے ارادے سے مکہ معظّمہ روانہ ہو گئے۔ دمشق اور بیت المقدس کے متعدّد سفر بھی کیے۔ ملکِ شام میں 10 سال قیام فرمایا، اسی دوران میں احیاء العلوم جیسی عظیم کتب تصنیف کیں۔ پھر ملکِ شام سے حجاز، بغداد اور نیشاپور کے درمیان سفر جاری رکھا، بالآخر اپنے آبائی شہر طُوس واپس آ کر عبادت و ریاضت میں مصروف ہو گئے اور تادمِ آخر وعظ و نصیحت اور عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔ آپ نے لاتعداد ایسے علما تیار کیے جنھوں نے اصلاحِ معاشرہ میں بہترین کردار ادا کیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر، حدیث، علم الکلام، فقہ، اُصول فقہ، تصوُّف و اَخلاق، منطق اور فلسفہ کے موضوعات پر سیکڑوں کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں سب سے زیادہ شہرت پانے والی کتاب 'احیاء علوم الدّین' ہے جو تصوُّف و اخلاق پر لکھی گئی کتب میں بنیاد کا درجہ رکھتی ہے۔

NOT FOR SALE - PESRP

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اس کتاب میں علم، عقیدہ، طہارت و پاکیزگی، ارکانِ اسلام، دُعا کے آداب، کھانے پینے کے آداب اور دیگر آدابِ زندگی بڑے خوب صورت انداز میں بیان فرمائے ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے 55 سال کی عمر میں بروز پیر 505 ہجری کو بمقام طُوس انتقال فرمایا اور وہیں دفن ہوئے۔

شاہ ولی اللہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

شاہ ولی اللہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ 1703 عیسوی کو دہلی کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا سلسلہ نسب والد کی طرف سے حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور والدہ کی طرف سے اہلِ بیتِ اطہار رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے عظیم فرد امام موسیٰ کاظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ تک پہنچتا ہے۔ 7 سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے والد شاہ عبدالرحیم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ماہر عالمِ دین تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اور پھر دیگر اساتذہ سے تفسیر و اصول تفسیر، حدیث، فقہ، ادب اور دیگر علوم میں مہارت حاصل کی۔ سفر حرمین کے دوران متعدد اساتذہ سے صحاحِ ستہ اور دیگر کتب حدیث کا درس لیا اور روایتِ حدیث کی اجازت لی۔ والد کے وصال کے بعد مدرسہ رحیمیہ میں درس و تدریس اور دار الافتاء میں مصروف رہے۔ مجدد الف ثانی اور ان کے ساتھیوں نے اصلاح کا جو کام شروع کیا تھا شاہ ولی اللہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اس کام کی رفتار اور تیز کر دی۔

حضرت شاہ ولی اللہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی کوشش تھی کہ ایک طرف مسلمانوں میں اتّحاد پیدا ہو اور وہ پھر سے ایک مضبوط سلطنت قائم کریں اور دوسری طرف اپنی اخلاقی خرابیوں کو دور کر کے اور غیر اسلامی طریقوں اور رسوم و رواج کو چھوڑ کو دورِ اوّل کے مسلمانوں جیسی زندگی اختیار کر لیں۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے مسلمانوں کو سیاسی حیثیت کو مضبوط بنانے کے لیے بادشاہوں اور اُمرا سے خط کتابت بھی کی۔ چناں چہ احمد شاہ ابدالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اپنا مشہور حملہ شاہ ولی اللہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے خط پر ہی کیا جس میں اس نے پانی پت کی تیسری لڑائی میں مرہٹوں کو شکست دی تھی۔ حضرت شاہ ولی اللہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے سماجی اصلاح کا بھی کام کیا۔ بیوہ عورتوں کی شادی بُری سمجھی جانے لگی تھی۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اس رسم کی مخالفت کی، اسی طرح خوشی و غم کے موقع پر فضول خرچی سے روکا۔

حضرت شاہ ولی اللہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا ایک بڑا کارنامہ قرآن مجید کا فارسی ترجمہ ''فتح الرَّحمٰن'' ہے۔ اس خطے میں مسلمانوں کی علمی زبان فارسی تھی۔ قرآن چوں کہ عربی میں ہے اس لیے بہت کم لوگ اس کو سمجھ سکتے تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے قرآن مجید کا فارسی ترجمہ کر کے اس رکاوٹ کو دور کر دیا۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ لوگ اسلام کی تعلیم سے واقف ہونے لگے۔

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی سب سے مشہور کتابیں ''الفوز الکبیر'' اور ''حجۃ اللہ البالغہ'' ہیں۔ الفوز الکبیر میں تفسیری اصول بیان کیے گئے ہیں۔ حجۃ اللہ البالغہ میں شاہ ولی اللہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اسلامی عقائد اور اسلامی تعلیمات کی دلائل کے ساتھ وضاحت کی ہے اور آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے انسان کے اپنے بنائے ہوئے مذہب کو اختیار کرنے کے بجائے آسمانی احکام کو ماننے پر زور دیا۔ اس کتاب میں آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے معیشت کو انسانی زندگی کا لازمی جز قرار دیا۔ معاشی طور پر مضبوط ہونے کی وجہ سے بھی انسان برائیوں سے بچ جاتا ہے، لیکن انسان اپنی ساری صلاحیتیں صرف حصول دولت پر ہی خرچ کرتا رہے اور دولت کا پُجاری بنا رہے تو یہ انسان کو روحانی زندگی سے غافل کر دیتا ہے۔ لہٰذا اعتدال کی راہ ہی نجات کی راہ ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا وصال 1762ء میں ہوا۔

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

شیخ عبدالحق بن یوسف الدّین جنوری 1551ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا لقب محدّث دہلوی ہے۔ مغلیہ دور کے مایہ ناز عالم دین اور محدّث ہیں۔ ہندوستان میں علمِ حدیث کی ترویج و اشاعت میں آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا کردار نا قابلِ فراموش ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے آبا و اجداد ''بخارا'' سے ہجرت کر کے دہلی تشریف لائے۔ ہجرت کے وقت مُتعلّقین اور مُریدین کی ایک جماعت ان کے ہمراہ تھی۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے والد محترم شعر و سخن کا ذوق بھی رکھتے

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

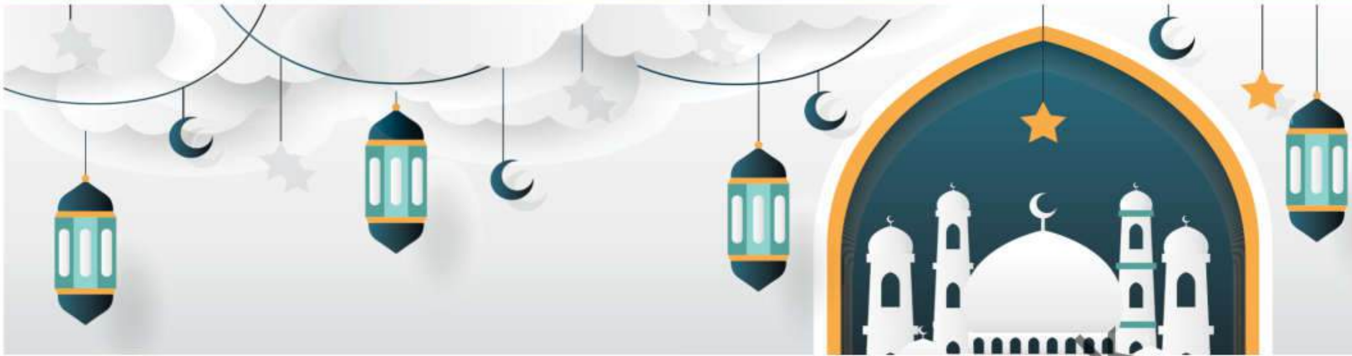

تھے اور سلسلہ قادریہ میں شیخ امان اللہ رحمۃ اللہ علیہ پانی پتی کے مرید اور خلیفہ مجاز تھے۔ شیخ عبدالحق 17 سال کی عمر میں مروّجہ علوم دینیہ کی تحصیل سے فارغ ہو گئے۔ ایک سال میں قرآن مجید حفظ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی تعلّق سلسلہ قادریہ سے تھا، ان کی عقیدت وارادت کا مرکز سیّد شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات تھی۔

حضرت شیخ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے بے حد عقیدت و محبّت تھی۔ اسی عقیدت و محبّت کی بنا پر اپنے محبوب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے نسبت رکھنے والی ہر شے سے محبّت رکھتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بھی مدینہ منورہ حاضر ہوتے تو اپنے جوتے اتار دیتے اور ننگے پاؤں رہتے۔ آپ نے کبھی سلاطین یا ارباب حکومت سے کوئی تعلّق نہ رکھا، عمر بھر گوشہ تنہائی میں رہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حجازِ مقدس کا سفر کیا اور تین سال وہاں قیام فرمایا، حج اور زیارات کے علاوہ شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ سے علمی اور روحانی استفادہ کیا۔ اپنے والدمحترم کے دستِ مبارک پر بیعت کے بعد حضرت موسیٰ پاک شہید ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور سلسلہ نقشبندیہ میں عارفِ کامل حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی۔ ہندوستان میں علم حدیث متعارف کروانے کا سہرا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں کے لوگوں کو بہترین انداز میں علم حدیث سکھایا، شیخ کی تمام تصانیف کمال درجہ کی علمی حیثیت رکھتی ہیں، خصوصاً سیرۃ النّبی کے موضوع پر ''مدارج النّبوۃ'' اعلیٰ پائے کی کتاب ہے جس میں آدابِ زندگی کا اعلیٰ درجہ میں اِحاطہ کیا گیا ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلوی صرف بلند پایہ مدرس اور روحانی مربّی ہی نہ تھے بلکہ اپنے زمانہ کے بڑے باکمال صاحب قلم مصنّف بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عمر بھر درس وتدریس کے ساتھ تصنیف وتالیف کا کام بھی جاری رکھا، جس طرح وہ ہندوستان کے عظیم محدّث ہیں اسی طرح وہ ممتاز مصنف بھی ہیں۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا دفاع، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے مقام و مرتبہ کا صحیح بیان اور اپنے زمانے کے فتنوں کا قلع قمع کرنا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خصائص میں شمار ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بدعت کی مذمّت کی اور شریعت کو طریقت سے الگ کرنے والے جاہل صوفیا کے خلاف عَلم بلند کیا اور اس بات کو مخلوقِ خدا تک پہنچایا کہ شریعت اور طریقت کوئی الگ شے نہیں ہے۔

ان کی تصانیف کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے جو مختلف علمی موضوعات کا احاطہ کرتی ہیں۔ بالخصوص علم حدیث کے حوالے سے جو خدمات ہیں وہ رہتی دنیا تک یاد رکھی جائیں گی۔ لمعات التنقیح فی شرح مشکوۃ المصابیح، اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ، مدارجِ النّبوۃ، جذب القلوب الیٰ دیارالمحبوب اور اخبارالاخیار آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصانیف میں سے ہیں۔

1642عیسوی میں آپ کا انتقال ہوا اور آپ کو ''حوض شمسی'' کے کنارے سپرد خاک کیا گیا۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

مشق

1- درست جوابات میں سے ایک کا انتخاب کریں۔

(i) حُجّۃ الاسلام لقب ہے:

(ا) سلطان صلاح الدّین ایوبی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا (ب) امام غزالی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا
(ج) سید عبدالقادر جیلانی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا (د) شاہ عبدالحق رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا

(ii) احیاء العلوم تصنیف ہے:

(ا) امام غزالی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی (ب) مجدّد الف ثانی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی
(ج) شاہ عبدالحق دہلوی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی (د) شاہ ولی اللہ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی

(iii) شاہ ولی اللہ کا ترجمہ قرآن مشہور ہے:

(ا) فتح الرحمن کے نام سے (ب) تبیان القرآن کے نام سے (ج) تفسیر القرآن کے نام سے (د) بیان القرآن کے نام سے

(iv) شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''مدارج النبوۃ'' کا موضوع ہے:

(ا) سیرۃ النبی (ب) تصوُّف (ج) فقہ (د) تاریخ

(v) امام غزالی عظیم الشان درس گاہ کے سربراہ رہے:

(ا) مدرسہ نظامیہ کے (ب) جامعۃ الازہر کے (ج) جامعہ ملیہ کے (د) جامعہ نعمانیہ کے

2- مختصر جواب دیں۔

(i) امام غزالی کا لقب ''غزالی'' کیوں ہے؟
(ii) امام غزالی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی سب سے مشہور کتاب کا نام کیا ہے؟
(iii) حضرت شاہ ولی اللہ نے کن بُری رسموں کا خاتمہ کیا؟
(iv) الفوز الکبیر کا کیا موضوع ہے؟
(v) شیخ عبدالحق رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے سیرت طیبہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے موضوع پر کیا خدمت انجام دی؟

3- تفصیلی جواب لکھیں:

(i) امام غزالی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔
(ii) شاہ ولی اللہ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی علمی و ملّی خدمات پر روشنی ڈالیں۔
(iii) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ طلبہ کو مذکورہ بالا علما کے حالاتِ زندگی پر مشتمل کوئی دستاویزی ویڈیو دیکھیں اور اہم نوٹ تیار کر کے بصورت چارٹ جماعت میں آویزاں کریں۔

☆ مذکورہ علما کے حالاتِ زندگی اور تعلیمات پر کمرا جماعت میں مکالمہ کریں اور اہم نوٹ تیار کر کے جماعت میں دوبارہ سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ سبق میں مذکور صوفیا کے بارے طلبہ کو مزید معلومات فراہم کریں۔ ☆ صوفیائے کرام کی خدمات کے بارے میں مذاکرہ کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

فاتحین

سلطان نور الدّین زنگی، سلطان صلاح الدّین ایوبی، سلطان محمد فاتح رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ☆ غلبۂ اسلام کے لیے مسلم فاتحین کے کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ مذکورہ بالا فاتحین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے حالاتِ زندگی سے اجمالی طور پر واقف ہو سکیں۔
- ☆ ان کے اعلیٰ کردار کے مختلف پہلوؤں سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- ☆ سلطان نور الدّین زنگی کے خواب میں دیدارِ نبی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور روضۂ رسول کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حفاظت کی اہمیت کے متعلّق جان سکیں۔
- ☆ بیت المقدس کی فتح میں سلطان صلاح الدّین ایوبی کے کردار کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ قسطنطنیہ کی فتح کے تناظر میں سلطان محمد فاتح کے کردار کا جائزہ لے سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

سلطان نور الدّین زنگی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

نور الدّین ابو القاسم محمود ابن عماد الدّین زنگی، زنگی سلطنت کے بانی عماد الدّین زنگی کے بیٹے تھے۔ آپ کی پیدائش 1118 عیسوی میں ہوئی۔ آپ نے مسیحیوں سے بیت المقدس واپس لینے کے لیے پہلے ایک مضبوط حکومت قائم کرنے کی کوشش کی اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے گرد و نواح کی چھوٹی چھوٹی مسلمان حکومتوں کو اپنی مملکت میں شامل کر لیا۔ شروع میں نور الدین کا دار الحکومت حلب تھا۔ 549 ہجری میں انھوں نے دمشق پر قبضہ کر کے اسے دار الحکومت قرار دیا۔ آپ نے صلیبی ریاست انطاکیہ پر حملے کر کے کئی قلعوں پر قبضہ کر لیا اور بعد ازاں ریاست ایڈیسا پر مسلمانوں کا قبضہ ختم کرنے کی کوشش کو بھی ناکام بنا دیا۔ دوسری صلیبی جنگ کے دوران میں دمشق پر قبضہ کرنے کی کوششوں کو بھی سیف الدّین غازی اور معین الدّین کی مدد سے ناکام بنا دیا اور بیت المقدس سے مسیحیوں کو نکالنے کی راہ ہموار کر دی۔ دوسری صلیبی جنگ میں فتح کی بدولت ہی مسلمان تیسری صلیبی جنگ میں فتح یاب ہو کر بیت المقدس واپس لینے میں کامیاب ہوئے۔ اس زمانے میں مصر میں فاطمی حکومت قائم تھی جو بالکل کمزور ہو گئی تھی اور مصر چونکہ فلسطین سے ملا ہوا تھا اس لیے مسیحی اس پر قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ یہ دیکھ کر نور الدین نے ایک فوج بھیج کر 564 ہجری میں مصر پر بھی قبضہ کر لیا اور فاطمی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ سلطان نور الدّین زنگی کے لشکر نے اٹلی، فرانس، جرمنی، آسٹریلیا اور انگلستان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ 1174 عیسوی میں سلطان نور الدّین زنگی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا وصال ہوا۔

سلطان نور الدّین زنگی اور روضہ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حفاظت کی سعادت

ایک مرتبہ سلطان نور الدین محمود زنگی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ معمول کے مطابق رات کے نوافل و وظائف سے فارغ ہوئے اور سو گئے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

NOT FOR SALE - PESRP

خواب میں تشریف لائے اور نیلی آنکھوں والے دو آدمی دکھا کر فرمایا: مجھے ان سے بچاؤ! آپ گھبرا کر اُٹھے، وضو کیا، نوافل ادا کیے اور پھر سو گئے۔ تین بار ایسا ہی ہوا، آپ نے رات ہی میں اپنے وزیر کو بلایا، مشورہ ہوا اور اگلی صبح ہی بہت سا مال لے کر مدینہ منورہ کی جانب چل پڑے۔ 16 دن کے سفر کے بعد مدینہ منورہ پہنچے، شہر سے باہر ہی غسل کیا، پھر شہر میں داخل ہوئے۔ ریاض الجنۃ میں نوافل ادا کیے اور روضۂ رسول پر حاضری دینے کے بعد مسجد ہی میں بیٹھ گئے۔ سب اہلِ مدینہ کو بلایا گیا کہ سلطان تشریف لائے ہیں اور نذرانے تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ چناں چہ مدینہ شریف کے ہر ہر فرد کو نذرانہ دیا گیا لیکن مطلوبہ افراد نظر نہ آئے۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ اہلِ مغرب سے دو نیک متقی شخص ہیں، کسی سے کچھ نہیں لیتے بلکہ بکثرت صدقہ کرتے ہیں، رات بھر عبادت و ریاضت کرتے اور دن میں پیاسوں کو پانی پلاتے ہیں۔ انھیں حاضر کیا گیا تو سلطان نے فوراً پہچان لیا، یہ وہی بدبخت تھے جو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے خواب میں دکھائے تھے۔ ان سے مدینہ منورہ میں آنے کا سبب پوچھا گیا تو بولے کہ ہم تو بس آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے پڑوس میں رہنے آئے ہیں۔ بار بار پوچھا گیا لیکن انھوں نے حقیقت نہیں بتائی۔ جب ان کے مکان کی تلاشی لی گئی تو وہاں سے ڈھیر سارا مال اور چند کتابیں ملیں۔ سلطان پریشانی کے عالم میں ٹہلنے لگا پھر اچانک زمین پر بچھی چٹائی کو ہٹا کر دیکھا، سب کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں کہ چٹائی کے نیچے ایک سُرنگ تھی جو روضۂ رسولِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی طرف جا رہی تھی۔ وہ دونوں بدبخت رات کو سرنگ کھودتے اور مٹی مشکیزوں میں ڈال کر قبرستان میں ڈال آتے تھے۔ ان کا جُرم ثابت ہونے کے بعد سلطان نے ان کی گردن اُڑانے کا حکم دیا اور روضۂ رسول کے گرد پانی کی گہرائی تک زمین کھدوائی، سیسہ پگھلا کر اس میں بھر دیا تا کہ آئندہ کوئی ایسی ناپاک حرکت نہ کر سکے۔

(وفاء الوفا، جلد دوم، ص: ۶۴۸)

سلطان صلاح الدّین ایّوبی رحمۃ اللہ علیہ

صلاح الدّین یوسف بن ایوب عام طور پر صلاح الدّین ایّوبی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانا جاتا ہے، ایّوبی سلطنت کے بانی تھے۔ ان کے والد کا نام نجم الدّین ایوب تھا اسی وجہ سے یہ ایوبی معروف ہوئے۔ وہ نہ صرف تاریخ اسلام بلکہ تاریخ عالم کے مشہور ترین فاتحین وحکمرانوں میں سے ایک ہیں۔ وہ 1138ء میں عراق کے شہر تکریت میں پیدا ہوئے۔ ان کی زیرِ قیادت ایوبی سلطنت نے مصر، شام، یمن، عراق، حجاز وغیرہ پر حکومت کی۔

سلطان صلاح الدّین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کو شجاعت و بہادری، فیاضی، حسنِ خلق، سخاوت اور بردباری کے باعث نہ صرف مسلمان بلکہ مسیحی بھی عزّت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ صلاح الدّین رحمۃ اللہ علیہ کو فاتح بیت المقدس کہا جاتا ہے جنھوں نے 1187ء میں یورپ کی متحدہ افواج کو عبرت ناک شکست دے کر بیت المقدس ان سے آزاد کروالیا تھا۔ ان میں جہاد کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور بیت المقدس کی فتح ان کی سب سے بڑی خواہش تھی۔ مصر کے بعد صلاح الدّین نے 1182ء تک شام، موصل، حلب وغیرہ فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لیے۔

اتنے عظیم انسان کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ بہت سادہ لباس پہنتے، سادہ سے مکان میں رہتے، جو کچھ پاس ہوتا اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے گھر میں صرف چند درہم تھے، کفن دفن کے لیے بھی یہ رقم کافی نہیں تھی۔

فتح بیت المقدس

حطین کی فتح کے بعد صلاح الدّین رحمۃ اللہ علیہ نے بیت المقدس کی طرف رخ کیا۔ ایک ہفتہ تک خون ریز جنگ کے بعد مسیحیوں نے ہتھیار ڈال دیے اور رحم کی درخواست کی۔ بیت المقدس پورے 88 سال بعد دوبارہ مسلمانوں کے قبضہ میں آیا اور تمام فلسطین سے مسیحی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ بیت المقدس کی فتح صلاح الدّین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا عظیم الشّان کارنامہ ہے۔ انھوں نے مسجد اقصٰی میں داخل ہو کر نور الدّین زنگی کا تیار کردہ منبر اپنے ہاتھ سے مسجد میں رکھا۔ اس طرح نور الدّین زنگی کی خواہش ان کے ہاتھوں پوری ہوئی۔

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

صلاح الدّین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بیت المقدس میں داخل ہو کر وہ مظالم نہیں کیے جو اس شہر پر قبضے کے وقت مسیحی افواج نے کیے تھے۔ صلاح الدّین ایوبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ایک مثالی فاتح کی حیثیت سے بیت المقدس میں داخل ہوئے۔ انھوں نے فدیہ لے کر ہر مسیحی کو امان دے دی اور جو غریب فدیہ ادا نہیں کر سکے ان کے فدیے کی رقم صلاح الدّین ایوبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور ان کے بھائی ملک عادل نے خود ادا کی۔ بیت المقدس پر فتح کے ساتھ یروشلم کی وہ مسیحی حکومت بھی ختم ہو گئی جو فلسطین میں 1099ء سے قائم تھی۔ اس کے بعد جلد ہی سارا فلسطین مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا۔ بیت المقدس پر تقریباً 761 سال مسلسل مسلمانوں کی حکومت رہی۔ 1948ء میں امریکہ، برطانیہ اور فرانس کی سازش سے فلسطین کے علاقہ میں یہودی سلطنت قائم کی گئی اور بیت المقدس کا آدھا حصّہ یہودیوں کے قبضے میں چلا گیا۔ 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ میں بیت المقدس پر اسرائیلیوں نے قبضہ کر لیا۔ آج تک فلسطینی اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

صلاح الدّین ایوبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بڑے بہادر اور فیاض تھے۔ لڑائیوں میں انھوں نے مسیحیوں کے ساتھ اتنا اچھا سلوک کیا کہ مسیحی آج بھی ان کی عزت کرتے ہیں۔ ان کو جہاد کا اتنا شوق تھا کہ ایک مرتبہ ان کے نچلے دھڑ میں پھوڑے ہو گئے، وہ بیٹھ کر کھانا نہیں کھا سکتے تھے لیکن اس حالت میں بھی جہاد کی سرگرمی میں فرق نہ آیا۔ صبح سے ظہر تک اور عصر سے مغرب تک برابر گھوڑے کی پیٹھ پر رہتے۔ ان کو خود تعجب ہوتا تھا اور کہا کرتا تھے کہ جب تک گھوڑے کی پیٹھ پر رہتا ہوں ساری تکلیف جاتی رہتی ہے اور اس سے اترنے پر پھر سے تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ مسیحیوں سے صلح ہو جانے کے بعد صلاح الدّین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے مسیحیوں کو بیت المقدس کی زیارت کی اجازت دے دی۔ اجازت ملنے پر یورپ کے زائرین جو برسوں سے انتظار کر رہے تھے اس کثرت سے ٹوٹ پڑے کہ شاہ رچرڈ کے لیے انتظام قائم رکھنا مشکل ہو گیا اور اس نے سلطان سے کہا کہ وہ اس کی تحریر اور اجازت نامے کے بغیر کسی کو بیت المقدس میں داخل نہ ہونے دیں۔ سلطان نے جواب دیا "زائرین بڑی بڑی مسافتیں طے کر کے زیارت کے شوق میں آتے ہیں ان کو روکنا مناسب نہیں"۔ سلطان نے نہ صرف یہ کہ ان زائرین کو ہر قسم کی آزادی دی بلکہ اپنی جانب سے لاکھوں زائرین کی خاطر مدارت، راحت، آسائش اور دعوت کا انتظام بھی کیا۔ صلاح الدّین ایوبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا غیر مسلموں سے سلوک عین اسلامی تعلیمات کے مطابق تھا۔ سلطان صلاح الدّین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی بڑی سادہ تھی۔ ریشمی کپڑے کبھی استعمال نہیں کیے اور رہنے کے لیے محل کی جگہ معمولی سا مکان تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے 1193 عیسوی میں وفات پائی۔

سلطان محمد فاتح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

سلطان محمد فاتح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ عثمانیہ کا عظیم سلطان تھا جو صرف اکیس سال کی عمر میں فاتح قُسطُنطنیہ بنا۔ سلطان محمد فاتح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا نام عالمِ اسلام کے لیے جرأت وشجاعت کا نقشِ عظیم ہے۔ سلطان محمد فاتح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا اصل نام محمد ثانی تھا۔ آپ 30 مارچ 1432ء کو ادرنہ میں پیدا ہوئے جو اس وقت سلطنت عثمانیہ کا دارالحکومت تھا۔ ان کے والد سلطان مراد ثانی اور والدہ ہما خاتون تھیں۔ 11 سال کی عمر میں ہی انھوں نے حکومت سنبھالنے کی تربیت حاصل کی۔ اگست 1444ء میں مراد ثانی اناطولیہ میں امارت کرمان کے ساتھ امن معاہدے کے بعد 12 سالہ محمد ثانی کے حق میں سلطنت سے دست بردار ہو گئے۔

اپنے پہلے دور بادشاہت کے دوران میں جنگ ورنا کے خدشات کے پیش نظر سلطان محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنے والد مراد ثانی سے تخت سنبھالنے کا مطالبہ کیا لیکن انھوں نے زاہدانہ زندگی کو ترجیح دیتے ہوئے اس سے انکار کر دیا۔ جس پر محمد فاتح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے انھیں ایک خط لکھا، جس میں درج تھا کہ "اگر آپ سلطان ہیں تو آئیے اور فوج کی کمان سنبھالیے لیکن اگر مَیں سلطان ہوں تو مَیں آپ کو حکم دیتا ہوں کہ میری فوج کی قیادت سنبھالیں"۔ اس خط کے بعد سلطان مراد نے 1444ء میں جنگ ورنا میں عثمانی افواج کی قیادت کی۔

1451ء میں اپنے والد سلطان مراد ثانی کی وفات پر سلطان محمد ثانی نے دوسری مرتبہ تخت سنبھالا اور دو سال بعد ہی محاصرہ قُسطُنطنیہ میں کامیابی

NOT FOR SALE - PESRP

حاصل کر کے بازنطینی سلطنت کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ کر دیا۔ اس فتح کے بعد سلطنت موریا کو فتح کیا اور بازنطینی حکومت کی یہ آخری نشانی بھی 1461ء میں ختم کر دی۔

قُسطُنطنیہ 29 مئی 1453ء کو سلطنت عثمانیہ کے ہاتھوں فتح ہوا۔ صدیوں تک مسلم حکمرانوں کی کوشش کے باوجود دنیا کے اس عظیم الشان شہر کو فتح نہ کیا جا سکا بالآخر یہ فتح عثمانی سلطان محمد ثانی کے حصّے میں آئی جو اِس فتح کے بعد سلطان محمد فاتح کہلائے۔ قُسطُنطنیہ کی فتح نے سلطنت عثمانیہ کو دنیا بھر میں شاندار عظمت اور عزت عطا کی اور عثمانی پہلی بار ایک بھرپور قوّت کے طور پر اُبھرے۔ فتح قُسطُنطنیہ کے بعد محمد ثانی نے اپنے لیے قیصر روم کا خطاب چنا۔ فتح قسطنطنیہ کی خوشخبری ایک حدیث میں بیان کی گئی تھی جس میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ''ضرور بالضرور قُسطُنطنیہ فتح ہوگا، اس کو فتح کرنے والا امیر بہترین امیر ہوگا اور وہ لشکر بہترین لشکر ہوگا (مسند احمد: 19165)۔'' بازنطینی سلطنت کی تاریخ میں قسطنطنیہ شہر پر کم از کم 24 دفعہ حملہ ہوا۔ سب سے آخری حملہ مسلمانوں کے عظیم الشان سپہ سالار سلطان محمد فاتح نے کیا اور اس نے ہی یہ فتح حاصل کی۔

اسلام کو یورپ میں فاتحانہ حیثیت سے داخل کرنے کی مہم ترک امیر ''ارطغرل'' اور اس کے بیٹے ''عثمان'' نے شروع کی تھی جو 20 جمادی الاوّل 857 ہجری کو سلطان محمد فاتح نے قسطنطنیہ کو فتح کر کے مکمّل کی۔

سلطان محمد فاتح رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ نہایت صالح اور متقی انسان تھے۔ انھوں نے شہر پر قبضہ کرنے کے بعد پہلا انتظام یہ کیا کہ عیسائیوں پر ظلم و سختی کی ممانعت کر دی۔ شہر کے مشہور گرجا ''آیا صوفیہ'' کے دروازے پر اذان دلوائی اور نمازِ ظہر ادا کی۔ پھر اسے مسجد میں تبدیل کرنے کا حکم دیا۔ سلطان محمد فاتح رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کے ہاتھوں گیارہ سو سال سے قائم بازنطینی رومی سلطنت کا خاتمہ ہوا۔ عثمانی حکمرانوں نے بے مثال رفاہی خدمات سرانجام دیں، حرمین شریفین کی بھرپور خدمت کی، شریعتِ اسلام کا بخوبی احترام کیا اور سرکاری سطح پر قانون کی کتاب ''الاحکام العرفیۃ'' ترتیب دی، جس کے مطابق سلطنت کے معاملات کے فیصلے ہوتے تھے۔ غریبوں کے لیے عمارت خانے بنائے جن میں غریبوں کے لیے کھانے کا انتظام ہوتا تھا۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں

(i) قسطنطنیہ فتح کرنے کا اعزاز حاصل ہوا:

(ا) طارق بن زیاد رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کو (ب) صلاح الدّین ایوبی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کو

(ج) نور الدّین زنگی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کو (د) سلطان محمد فاتح رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کو

(ii) سلطان صلاح الدّین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا محل کے بجائے ایک جھونپڑی میں رہنا علامت ہے:

(ا) بہادری کی (ب) سخاوت کی (ج) حسن سلوک کی (د) سادگی کی

(iii) قسطنطنیہ فتح ہوا:

(ا) 1453ء میں (ب) 1454ء میں (ج) 1455ء میں (د) 1456ء میں

NOT FOR SALE - PESRP

(iv) سلطان نور الدّین زنگی رحمۃ اللہ علیہ نے مسجدِ نبوی میں لوگوں کو بلایا:

(ا) پہچاننے کے لیے (ب) خوش کرنے کے لیے (ج) بیعت لینے کے لیے (د) سمجھانے کے لیے

(v) صلیبی جنگیں مسلمانوں نے لڑیں:

(ا) ہندوؤں کے خلاف (ب) یہودیوں کے خلاف (ج) عیسائیوں کے خلاف (د) مجوسیوں کے خلاف

2۔ مختصر جواب تحریر کریں۔

(i) سلطان نور الدّین زنگی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے مصر پر کب قبضہ کیا؟ (ii) سلطان صلاح الدّین ایوبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے کن علاقوں کو فتح کیا؟

(iii) مسلمانوں نے کتنے سال بیت المقدس پر حکومت کی؟

(iv) قُسطُنطُنیہ کی فتح کے بارے میں حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

(v) سلطان محمد فاتح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا عظیم کارنامہ قلم بند کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) سلطان نور الدّین زنگی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی روضۂ رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حفاظت کا واقعہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

(ii) بیت المقدس کی فتح پر جامع نوٹ لکھیں۔

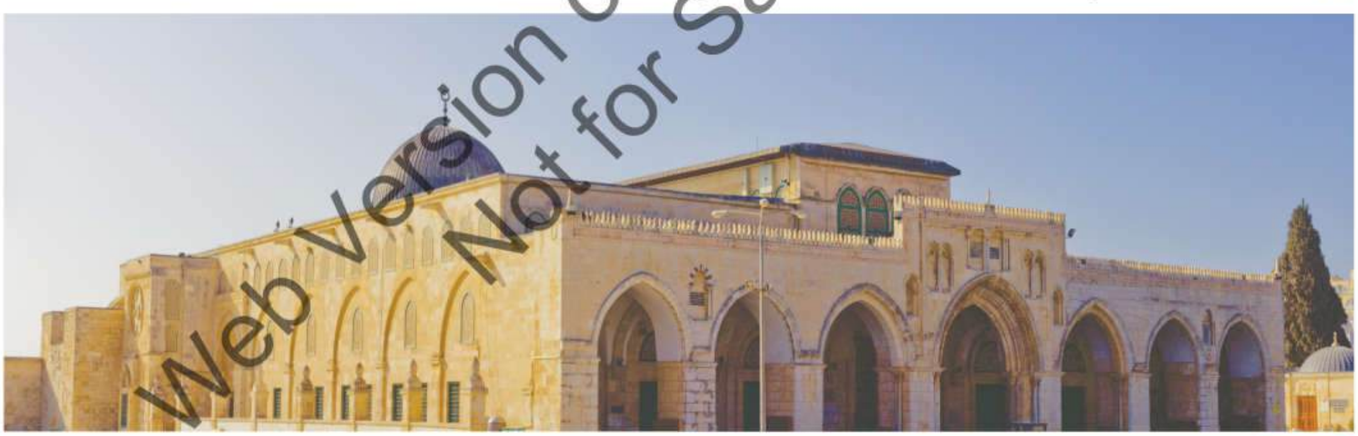

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ مذکورہ بالا فاتحین کی زندگی پر مشتمل واقعات کے مذاکرہ میں حصّہ لیں۔ اہم نکات پر مشتمل چارٹ تیار کریں۔

☆ جماعت میں مذکورہ فتوحات کے متعلّق ذہنی آزمائش کا مقابلہ میں حصّہ لیں۔ اس کے لیے مستند کتب سے استفادہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ طلبہ کو فاتحین اسلام اور فتوحات اسلامیہ سے متعلّق آگاہی فراہم کریں۔

NOT FOR SALE - PESRP

باب ہفتم

اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

الف۔ اَمر بِالمَعرُوف وَنَہی عَنِ المُنکر

دعوت و تبلیغ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ☆ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا معنی و مفہوم جان سکیں۔
- ☆ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اہمیت و فضیلت سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے احکام و آداب کو جان سکیں۔
- ☆ ختمِ نبوت کی روشنی میں دعوت و تبلیغ کی ذِمّہ داری کو سمجھ سکیں۔
- ☆ مُبلّغ کی صفات اور تبلیغ کی شرائط سے واقفیت حاصل کریں۔
- ☆ اُسوۂ نبوی، سیرت اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی مثالوں کے ذریعے سے ان کی اہمیت سمجھ سکیں۔

اَمر کے لفظی معنٰی ہیں ''کسی کام کے کرنے کا حکم دینا''، جب کہ نہی اس کا متضاد ہے جس کے معنٰی ہیں ''کسی کام سے روکنا یا''۔ شریعت کی اصطلاح میں معروف سے مراد نیک کام ہیں جنھیں انسانی معاشرہ اچھے کاموں کی حیثیت سے پہچانتا ہو۔ اس کے برعکس منکر سے مُراد وہ کام ہیں جو انسانی فطرت کے مطابق نہ ہوں اور انسانی معاشرہ فطری طور پر انھیں اچھا بھی نہ سمجھے۔ لہٰذا عام الفاظ میں امر بالمعروف سے مراد نیکی کا حکم دینا اور نہی عن المنکر سے مراد برائی سے منع کرنا ہے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر اسلام کے اہم ترین فرائض میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (سورۃ اٰلِ عِمْرٰنَ 104)

ترجمہ: اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو جو خیر کی طرف بلائے اور نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے روکے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اُمّتِ مسلمہ کی فضیلت کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ساتھ مشروط کیا ہے، یعنی اُمّت مسلمہ اس وجہ سے بہترین اُمّت ہے کہ وہ نیکی کا حکم دیتی ہے اور برائی سے منع کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتی ہے۔ اُمّت مسلمہ کے لیے امر بالمعروف و نہی عن المنکر اس اعتبار سے بھی اہم ترین ذِمّہ داری ہے کہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد وحی اور نبوت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے، اب قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور ہم آخری اُمّت ہیں۔ اب لوگوں تک اسلام کی تعلیمات پہنچانے کی ذِمّہ داری اُمّتِ مسلمہ پر عائد ہوتی ہے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (سورة اٰلِ عِمْرٰنَ:110)

ترجمہ: (مسلمانو!) تم بہترین اُمّت ہو جسے لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے پیدا کیا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا اُمّتِ مسلمہ کے ہر فرد کی ذِمّہ داری ہے۔ اُمّتِ مسلمہ کا ہر فرد اپنی بساط کی حد تک لوگوں کو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کا پابند ہے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ گرامی ہے:

''تم میں سے کوئی شخص برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان کے ساتھ روک دے، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اسے دل میں برا تصوّر کرے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ (صحیح مسلم: 49)

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا یہ حکم اُمّتِ مسلمہ کے تمام طبقات کے لیے ہے اور ہر فرد کو اپنی بساط کے مطابق اس فریضے کو انجام دینا چاہیے۔

مبلغین میں اعلیٰ صفات کا ہونا لازمی ہے کہ وہ فہم و فراست کے حامل ہوں، ان میں حلم اور عفو و درگزر کی صفات موجود ہوں، صبر و تحمل کا پیکر ہوں، صاحبِ بصیرت ہوں اور سب سے اہم صفت یہ کہ خود صاحبِ عمل ہوں۔ ایک مبلغ کو تبلیغ کرتے ہوئے تبلیغ کے اصولوں اور شرائط کو مدِنظر رکھنا چاہیے۔ تبلیغ کرتے وقت حکمت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنا چاہیے، اچھے طریقے سے نصیحت کرے، گفت گو میں نرمی اختیار کی جائے، مخاطب کی نفسیات کو ملحوظِ خاطر رکھے، وعظ و نصیحت کرتے ہوئے انداز انتہائی سادہ اور دل نشیں ہو۔ دین کے بارے میں کسی پر جبر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ان تمام اصولوں کے ساتھ ساتھ مخاطب کی بھلائی مقصود ہونی چاہیے۔ اس سے تبلیغ کے فوائد و ثمرات دوچند ہو جائیں گے۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی تمام زندگی امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں بسر کی۔ اعلانِ نبوّت سے لے کر وصال تک آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنی اس ذِمّہ داری کو پورا فرماتے رہے۔ تین سال تک آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قریبی ساتھیوں کو تبلیغ فرمائی، پھر مکہ مکرمہ کے لوگوں سے تبلیغ کا آغاز کیا، اہلِ طائف کو اسلام کی دعوت پیش کی، مکہ مکرمہ اور طائف والوں کے انکار کے باوجود آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صبر و تحمل کے ساتھ سب کچھ برداشت فرمایا۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں بھی آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ دعوت و تبلیغ کی ذِمّہ داری ادا فرماتے رہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ کو غزوۂ خیبر کے موقع پر جہاد کا پرچم عطا کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ جا کر انھیں وعظ و تبلیغ کرنا۔ اگر تمھاری دعوت کی وجہ سے ایک فرد بھی مسلمان ہو گیا تو تمھارے لیے سرخ اونٹوں سے قیمتی ہے۔ صلح حدیبیہ کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ کو دعوتی خطوط دے کر مختلف بادشاہوں کی طرف روانہ فرمایا، جس میں انھیں اسلام کی دعوت دی گئی تھی۔ صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اور اہلِ بیت رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ نے بھی آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پیروی میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیا اور اشاعتِ اسلام کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور اہلِ بیتِ اطہار رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ کے طرزِ عمل اور اسوۂ صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ دینِ اسلام کی تبلیغ، نیکی پھیلانے اور برائی کو مٹانے کا فریضہ ہر مسلمان پر لازم ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم اس ضمن میں دینِ اسلام اور اسوۂ حسنہ کا مطالعہ کریں، اس پر عمل کریں اور اسے لوگوں تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کریں۔ اگر کسی شخص کو برائی کرتے ہوئے دیکھیں تو اسے اچھے طریقے سے سمجھانے اور نصیحت کرنے کی کوشش کریں، معاشرے میں اچھائی کو فروغ دینے کی کوشش کریں اس سے معاشرہ اچھائی کا گہوارہ بن جائے گا۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) شریعت کی اصطلاح میں معروف سے مراد ہے۔

(الف) گناہ (ب) عادت (ج) نیکی (د) روکنا

(ii) اُمّتِ مُسلِمہ کے بہترین ہونے کی وجہ بیان کی گئی ہے۔

(الف) سخاوت (ب) بہادری

(ج) امر بالمعروف و نہی عن المنکر (د) مادی وسائل اور غلبہ

(iii) اگر برائی کو روکنے کی طاقت ہو تو اسے روکنا چاہیے۔

(الف) ہاتھ سے (ب) زبان سے (ج) دل سے (د) مال سے

(iv) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مکّہ مکرّمہ میں قریبی ساتھیوں کو تبلیغ فرمائی۔

(الف) ایک سال (ب) دو سال (ج) تین سال (د) چار سال

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دعوتی لکھے۔

(الف) صلح حدیبیہ کے بعد (ب) فتح مکّہ کے بعد (ج) غزوہ حنین کے بعد (د) غزوہ تبوک کے بعد

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا معنیٰ و مفہوم لکھیں۔

(ii) امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے متعلق ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

(iii) مُبلّغ کے کوئی سے دو اوصاف تحریر کریں۔

(iv) قرآن مجید میں مسلمانوں میں سے کس طرح کی جماعت کا تقاضا کیا گیا ہے؟

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کیا فرمایا؟

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر نوٹ لکھیں۔

سرگرمی برائے طلبہ

☆ طلبہ گروہ کی صورت میں ایک دوسرے سے عملی طور پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے بہتر طریقوں پر تبصرہ کریں اور اہم نکات کا چارٹ تیار کریں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ طلبہ کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اہمیت سے آگاہی دیں۔

☆ مبلغ کے اوصاف اور تبلیغ کی شرائط کو چاٹ پر لکھ کر جماعت میں مناسب جگہ پر آویزاں کریں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

(ب) ذرائع اِبلاغ کا استعمال

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ☆ اِبلاغ کا معنیٰ و مفہوم اور ذرائع جان سکیں۔
- ☆ دورِ حاضر میں ذرائع ابلاغ کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- ☆ ذرائع ابلاغ کے آداب و احکام سے واقف ہو سکیں۔
- ☆ خبر کی تحقیق و تصدیق کی اہمیت اور بلا تصدیق تشہیر و ترسیل اور ردِّ عمل کی ممانعت اور نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ ذرائع ابلاغ کے درست استعمال کے فوائد اور غلط استعمال کے نقصانات سے واقف ہو سکیں۔

اِبلاغ کا معنیٰ ہے ''پہنچانا'' جب کہ اصطلاح میں اپنے خیالات دوسروں تک پہنچانے کا عمل اِبلاغ کہلاتا ہے۔ اِبلاغ کا عمل کئی ایک طریقوں سے ہو سکتا ہے۔ آج کا دور سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے، دنیا میں نت نئی ایجادات روزمرہ کا معمول ہیں جس کے نتیجے میں زندگی کے تمام شعبوں میں غیر معمولی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں جب کہ آج کے دور میں ذرائع اِبلاغ کو ہر امیر غریب کے گھر پہنچا دیا گیا ہے۔

ذرائع اِبلاغ سے مراد وہ تمام ذرائع ہیں جن کی مدد سے ہم اپنی بات دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ اپنی روزمرّہ زندگی پر نظر ڈالیں تو محسوس ہوگا کہ دنیا میں باضابطہ زندگی گزارنے کے لیے اپنے اردگرد رہنے والوں سے رابطہ قائم کرنا کتنا ضروری ہے۔ اِبلاغ انسان کی فطرت میں داخل ہے اور یہ عمل اس وقت سے جاری ہے جب سے انسانوں نے اکٹھے رہنا شروع کیا۔ ذرائع اِبلاغ کو الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نام سے دو مختلف اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا میں ٹیلی وژن، موبائل، ریڈیو، انٹرنیٹ وغیرہ بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ جب کہ پرنٹ میڈیا سے مراد کتابیں، اخبارات اور رسائل وغیرہ ہیں۔ ذرائع ابلاغ کسی بھی قوم کی معاشرتی اقدار کا آئینہ دار ہوتے ہیں۔

ذرائع اِبلاغ کی اہمیت

معاشرے اور ریاست کی سطح پر دیگر اداروں کی طرح ذرائع اِبلاغ بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان کے ذریعے سے ہمیں نہ صرف خبریں ملتی ہیں بلکہ معلومات کا وسیع سمندر بھی مہیا ہوتا ہے۔ ذرائع اِبلاغ آئینہ کی طرح ہیں جس کے ذریعے سے ہماری سوسائٹی کا کردار ہمارے سامنے آتا ہے، انھی سے ہم دیگر اقوام سے متعارف ہوتے ہیں، ان کی تہذیب اور روایات کے بارے میں جانتے ہیں۔ اِبلاغ عامہ کے ذریعے سے جب کوئی بُرائی پھیلتی ہے تو اس سے بچنے کی تدابیر بھی اِبلاغ عامہ کے ذریعے سے ہی کی جاتی ہیں۔ اِبلاغ عامہ کے ذریعے سے قوم کی تعمیر و تشکیل کے نظریات فروغ پاتے ہیں۔

ذرائع اِبلاغ کے استعمال کے آداب و احکام

اسلام نے سُنی سنائی بات پر یقین کرنے کے بجائے، اس کی تحقیق و تفتیش کی تلقین کی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ

(سورۃ الحُجُرَاتِ: 6)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تمھارے پاس کوئی فاسق (شخص) کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ کہیں تم لاعلمی میں کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو پھر تم اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔

اِسلام میں اِبلاغ کے لیے جو چیزیں بنیادی ہیں، ان میں حکمت، عمدہ نصیحت شامل ہیں۔ جیسے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (سورۃ النَّحل: 125)

ترجمہ: بلائیے اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور اُن سے اُس طریقہ سے بحث کیجیے جو بہترین ہو۔

اسلام میں ذرائع اِبلاغ کا استعمال منفی کے بجائے مثبت ہے، یعنی منکرات کو دبا دیا جائے اور اسلامی اقدار پر جس طرح کا حملہ ہو اس کا منھ توڑ جواب دیں۔ ہمارے سامنے ذرائع اِبلاغ کے خیر اور شر کے دو نمونے موجود ہیں۔

خیر کے نمونے کے حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (سورۃ التَّوبۃ: 119)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور سچّے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اس کے مقابلے میں شر کے نمونے کی نشان دہی کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا (سُوْرَۃُ الفرقان: 72)

ترجمہ: اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی بے کار بات پر ان کا گزر ہوتا ہے تو شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں۔

اِبلاغ کا وہ نمونہ مقصود ہے جس میں صداقت و انکسار ہو نہ کہ اس سے جھوٹ، تصنّع، بناوٹ اور بے حیائی کا کلچر فروغ پاتا رہے، اسلامی نظریہ اِبلاغ قرآنِ مجید اور نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی تعلیمات پر مبنی ہونا چاہیے۔ مسلم تشخّص کو اُبھارنے والے پروگرام نشر ہوں اور صاف ستھری تفریح فراہم کی جائے، احترامِ انسانیت، نیکی کی اشاعت، صحیح معلومات کا اِبلاغ ہو اور اُخوّت اور یک جہتی کو فروغ دیا جائے۔ ذرائع اِبلاغ کے حوالے سے ملکی اور ریاستی قوانین کی پاسداری ہر شہری پر لازم ہے۔ وطنِ عزیز پاکستان میں ذرائع اِبلاغ کے درست استعمال کو یقینی بنانے اور منفی استعمال کو روکنے کے لیے اتھارٹی موجود ہے۔ جس کے طے کردہ ضابطوں کے مطابق ان ذرائع کو استعمال کیا جانا ضروری ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ (سورۃ الاَنعَام 151)

ترجمہ: اور بے حیائی کی باتوں کے قریب مت جاؤ جو ان میں سے ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

ذرائع ابلاغ کا درست استعمال بہت ضروری ہے۔ موبائل فون کو استعمال کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اپنے اور دوسروں کے لیے نقصان یا اذیّت کا باعث نہ بنے۔ موبائل فون پر بے جا وقت صرف کرنا، غیر مُستَند معلومات کو پھیلانا اور نامناسب وقت جیسے دورانِ ڈرائیونگ یا کسی مشینری کو چلاتے ہوئے موبائل فون کا استعمال کرنا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ اسی طرح کھانا کھاتے ہوئے، اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے، سکول یا کالج میں اور راہ چلتے ہوئے موبائل فون کا استعمال کرنا انسان کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔ اگر والدین موبائل فون کے استعمال سے منع کریں تو بچّوں کو ان کی یہ نصیحت بخوبی قبول کرنی چاہیے۔ ذرائع ابلاغ کے استعمال کے لیے ملکی قوانین کا احترام کرنا چاہیے۔

یہ بات اچھّے طریقے سے ذہن میں بٹھا لینی چاہیے کہ ذرائع اِبلاغ کا درست استعمال دل و دماغ کو اطمینان و سکون اور عزّتِ نفس کا باعث ہے اور ایک اعلیٰ انسانی معاشرہ پختہ بنیادوں پر تعمیر کرتا ہے۔ اگر ذرائع اِبلاغ کا غلط استعمال کیا جائے تو ایک طرف انسان اپنا فرض منصبی ادا نہیں کر رہا ہوتا، دوسری طرف اخلاقی تقاضے پورے نہیں ہو رہے ہوتے، نصیحت کا جذبہ مفقود ہوتا جاتا ہے اور اتّحاد، یک جہتی اور محبّت و اخلاص جیسے مقاصد فوت ہو جاتے ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

مشق

1- دُرست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) اِبلاغ کہا جاتا ہے۔

(ا) اپنے خیالات دوسروں تک پہنچانے کو (ب) سنی سنائی بات پر عمل کرنے کو
(ج) صرف نیکی کی تبلیغ کرنے کو (د) بُرائی سے منع کرنے کو

(ii) کسی چیز پر یقین کر لینے سے پہلے ضروری ہے۔

(ا) اس کی تردید (ب) اس کی تکذیب (ج) اس کی تحقیق (د) اس کی توثیق

(iii) ذرائع ابلاغ آئینہ دار ہوتے ہیں۔

(ا) معیشت کا (ب) معاشرت کا (ج) سیاست کا (د) حکومت کا

(iv) پرنٹ میڈیا کا حصّہ ہے۔

(ا) موبائل (ب) ٹی وی (ج) ریڈیو (د) اخبار

(v) موبائل فون کا استعمال درست نہیں ہے۔

(ا) گھر میں (ب) پارک میں (ج) دورانِ ڈرائیونگ (د) فارغ وقت میں

2- مختصر جواب دیں۔

(i) اِبلاغ کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں۔

(ii) اِبلاغ کا عمل کب سے جاری ہے؟

(iii) ذرائع ابلاغ کے درست استعمال کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان (ترجمہ) تحریر کریں۔

(iv) موبائل فون کے استعمال کے دو آداب لکھیں۔

(v) نیکی کی اشاعت کے حوالے سے ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ذرائع ابلاغ کے آداب و احکام لکھیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

سرگرمی برائے طلبہ

☆ طلبہ گروپ کی صورت میں ذرائع ابلاغ کے درست استعمال کے فوائد اور غلط استعمال کے نقصانات پر مذاکرہ کریں اور خلاصہ بحث نکات کی صورت میں پیش کریں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ طلبہ کے درمیان دورِ حاضر میں جدید ذرائع ابلاغ کے استعمال کی اہمیت پر تقریری مقابلہ کروایا جائے۔

☆ طلبہ کو ذرائع ابلاغ کی اہمیت سے آگاہ کریں۔